

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ
برائے مالی سال 2016-17ء



بینک دولت پاکستان

اظہارِ تشکر

تجزیہ کار:

ایوب

1۔ عمومی جائزہ

2۔ حقیقی شعبہ

3۔ مہنگائی اور زری پالیسی

4۔ مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

5۔ بیرونی شعبہ

فدا حسین

سید ساجد علی، جاوید اقبال، خرم اشفاق بلوچ

اسما خالد، عمر خان بلوچ، طلحہ ندیم، امجد علی

فدا حسین، ڈاکٹر محمد عمر، امتیاز حسین، محمد ادریس

منظور حسین ملک، سید علی رضا مہدی، نائلہ ارم، جنید کمال

منتظم مطبوعہ:

فدا حسین

ڈائریکٹر:

محمد فاروق عاربی

مطبوعات جائزہ کمیٹیاں:

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی ریاض ریاض الدین (چیئر مین)، جمیل احمد، قاسم نواز، سید عرفان علی، سید ثمر حسین، ڈاکٹر سعید احمد، محمد علی

ملک، ڈاکٹر محمد ندیم حنیف، ڈاکٹر فاروق پاشا، ڈاکٹر جمیل احمد اور ڈاکٹر محمد فاروق عاربی

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی ارد شیر خورشید مارکر (قائم مقام چیئر مین) اور محمد ریاض

شعبہ معاشی پالیسی جائزہ، شعبہ ہائے تحقیق، زری پالیسی اور شماریات کا شکر گزار ہے جنہوں نے مفید تبصرے کیے۔ دفتر کارپوریٹ سیکریٹری اور شعبہ بیرونی تعلقات کی جانب سے لاجسٹک سپورٹ کا بھی شکریہ۔

تبصرے اور سوالات کے لیے quarterly.report@sbp.org.pk

ترجمہ ٹیم

نگراں

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

حمیرا اشرف

فیضان رحیم

تزیین و آرائش

فیضان رحیم

صفحہ نمبر	فہرست
1	1 عمومی جائزہ
3	1.1 معاشی جائزہ
8	1.2 مالی سال 17ء کے امکانات
11	2 حقیقی شعبہ
11	2.1 عمومی جائزہ
11	2.2 فصل کا شعبہ
13	2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی
21	2.4 خدمات
23	3 مہنگائی اور زری پالیسی
23	3.1 عمومی جائزہ
26	3.2 بازارِ زر میں ہونے والی پیش رفت
28	3.3 زری مجموعے
30	3.4 نجی شعبے کو قرض
33	3.5 مہنگائی
39	4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ
39	4.1 عمومی جائزہ
41	4.2 محاصل
45	4.3 اخراجات
47	4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں
48	4.5 سرکاری قرضہ

57	بیرونی شعبہ	5
57	عمومی جائزہ	5.1
61	جاری کھاتہ	5.2
62	مالی کھاتہ	5.3
68	شرح مبادلہ	5.4
69	تجارتی کھاتہ	5.5
77	اعداد و شمار کی توضیح	ضمیمہ:
81	فرہنگ	

1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار		
شش ماہ 17ء	شش ماہ 16ء	شرح نمو (فیصد)
3.9	3.9	بڑے پیمانے کی اشیا سازی ¹
3.9	2.1	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) ¹
8.6	7.4	نئی شعبے کا قرض ²
5.0	4.3	رشد زر (انیم ٹو) ²
-3.9	-14.5	برآمدات ³
10.1	-7.9	درآمدات ³
0.2	-2.8	شرح مبادلہ (+ اضافہ / - کی فیصد) ³
383.7	295.7	لبرٹ روپے
1,467	1,371	نئی شعبے کا قرض ³
		ٹیکس حاصل ³
		ملین امریکی ڈالر
18,272	15,884	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت) ³
9,458	9,688	کارکنوں کی ترسیلات زر ³
1,081	978	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ³
-3,527	-1,865	جاری کھاتے کا توازن ³
-2.4	-1.7	فیصد جی ڈی پی
		مالیاتی توازن ³
		نمبری تخمینہ

¹ سہ ماہی کے لیے صارف اشاریہ قیمت اشاریہ کی اوسط میں سال بسال نمو
² جون کے مقابلے میں دسمبر میں فیصد تبدیلی³ آخر جون سے اب تک بہاؤ
 ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ بینک دولت پاکستان؛ وفاقی بورڈ آف رپویٹس؛ اور وزارت خزانہ۔

مجموعی معاشی ماحول نمو کے لیے بدستور سازگار ہے۔ معاون زرعی پالیسی موقف، ترقیاتی اخراجات میں اضافے، نئی شعبے کے قرضے میں اضافہ، خصوصاً معینہ سرمایہ کاری کے لیے، اور بجلی کے شعبے اور انفراسٹرکچر میں سی پیک کی بنیاد پر جاری سرگرمیاں تقویت فراہم کر رہی ہیں جس کی ضرورت تھی۔

ان عوامل سے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے جو متعدد صنعتوں میں استعداد کے توسیع کے منصوبوں اور بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے ملکی کمپنیوں کی خریداری سے ظاہر ہے۔¹ اس دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں حالیہ تیزی، توانائی کی بہتر ہوتی ہوئی² رسد اور قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں اضافے نے

¹ کئی صنعتوں بشمول سیمنٹ، مشروبات اور گاڑیوں نے توسیع استعداد کے منصوبوں کا اعلان کیا ہے۔ بعض شروع ہو چکے ہیں۔ مزید برآں، نومبر 2016ء میں ایک ترک کمپنی نے پاکستان کی گھریلو آلات کی فرم ڈاؤ لینس خرید لی اور ڈیجیٹل یوٹیکر ادارے نے دسمبر 2016ء میں اینگریڈ فوڈ میں اپنے اکثریتی حصے کی خریداری کا عمل مکمل کیا۔ مزید بیرونی سرمایہ کاری پائپ لائن میں ہے خصوصاً تعمیرات سے منسلک، گاڑیوں اور غذا کی صنعتوں میں۔
² دسمبر 2016ء اور فروری 2017ء میں دو نئے بجلی کے منصوبوں سے پیداوار شروع ہو گئی جس سے گزشتہ 433 میگا واٹ اضافہ ہوا۔ مزید برآں ساہیوال میں 1320 میگا واٹ کے کونسل کے بجلی گھر نے آزمائشی بنیاد پر کام کا آغاز کر دیا اور چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ یونٹ 4 متوقع طور پر جلد ہی کام کی ابتدا کر دے گا۔ علاوہ ازیں مئی 17ء کی بجلی ششماہی میں ایل این جی درآمدات میں اضافے کی مدد سے مجموعی گیس کی رسد میں بہتری آگئی ہے (باب 2)۔

رجائیت کو مزید بڑھایا ہے۔³ مزید برآں، زراعت کی نمو کے بحال ہونے کا امکان ہے جس کا اظہار گزشتہ سال کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے ہوتا ہے۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کے سازگار اثر کے علاوہ کلیدی متغیرات کے موجودہ رجحانات۔ جیسے کمرشل گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی فروخت، ٹرانسپورٹ کے شعبے میں تیل کا استعمال، انٹرنیٹ کا استعمال، بیرونی تجارت کا حجم وغیرہ۔ شعبہ خدمات کی کارکردگی پر مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے ظاہر ہے کہ معیشت نمو میں اضافے کی رفتار برقرار رکھے ہوئے ہے۔

بڑھی ہوئی ملکی رسد، معیشت کی آئندہ پیداواری استعداد میں توسیع اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے مدہم اثر کے پس منظر میں مہنگائی ہدف سے کم رہی۔ قدرے کم مہنگائی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران مالیاتی خسارے میں مسلسل کمی ہوئی اور بیرونی شعبے میں استحکام کا اثر رہا۔ تاہم ان اشاریوں میں نسبتاً حال میں دباؤ کی آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔

علی الخصوص مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کا تقریباً گنا تھا۔ اس کی بڑی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی آمد میں تاخیر، برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ تھا۔⁴ بیرونی شعبے کے استحکام کے نقطہ نظر سے جاری کھاتے کے خسارے میں اس طرح کا اضافہ اچھا شگون نہیں خصوصاً اجناس (خصوصاً تیل) کی عالمی قیمتوں کے پست ترین سطح کو پہنچنے اور امریکی شرح سود میں ممکنہ اضافے کی بنا پر بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں کچھ تبدیلیوں کے پیش نظر۔

تاہم بیرونی شعبے کے بارے میں دو نکات قابل غور ہیں۔ اول، درآمدات میں اضافہ زیادہ تر نموبڑھانے والی سرمایہ جاتی اشیاء میں مرکوز ہے۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی درآمد کا نصف سے زائد مشینری، ایندھن اور دھاتی گروپوں کی درآمد پر مشتمل تھا۔⁵ جب معیشت ترقی کے سفر کا آغاز کر رہی ہو تو جاری کھاتے کے خسارے میں تھوڑے بہت اضافے کی توقع فطری ہے۔ تاہم اسے پائیدار

³ نیکسٹل برآمدات گزشتہ سات ماہوں سے مسلسل کم ہونے کے بعد م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں 3.2 فیصد بڑھ گئیں۔

⁴ پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت دو قسطوں میں 550 ملین ڈالر موصول ہوئے: ایک فروری 2017ء میں (350 ملین ڈالر) اور دوسری مارچ 2017ء میں (200 ملین ڈالر)۔ م س 16ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت پہلی ششماہی میں 713 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

⁵ مشینری گروپ کے اندر بجلی پیدا کرنے والی مشینری میں 112.6 فیصد، نیکسٹل مشینری میں 11.3 فیصد، تعمیرات اور کانکنی کی مشینری میں 54.8 فیصد، برقی مشینری میں 7.5 فیصد اور دیگر میں 29.4 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے سیکشن 5.5۔

حد و تک رہنا چاہیے۔ دوم، ملک کے اندر آنے والی رقم ابھی تک جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے کافی رہی ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذریعہ مبادلہ کے ذخائر کی موجودہ سطح آبائی پانچ ماہ کی درآمدات کے لیے کافی ہے۔

جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، ترقیاتی اخراجات میں اضافے اور سلامتی کے اخراجات کے ہمراہ محاصل کی وصولی میں کمی سے مالیاتی خسارہ گزشتہ برس کی نسبت مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کا 0.7 فیصد بڑھ گیا۔ آگے چل کر ٹیکس محاصل میں توقع سے کم نمو مالیاتی خسارے کو ہدف کے مطابق رکھنے اور ساتھ ہی ترقیاتی اخراجات میں اضافے کی حکومتی کوششوں کو غیر موثر کر سکتی ہے۔

معاشی استحکام کو، جس نے ابھی معیشت کو مطلوبہ توازن (کم مہنگائی، بلند نمو) کی طرف لے جانا شروع کیا ہی ہے، برقرار رکھنے کے لیے بیرونی و مالیاتی کھاتوں کے چیلنجوں سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ بحال ہوتی برآمدات اور نجی بیرونی سرمایہ کاری سے زرمبادلہ کی وصولیاں بڑھانے کے علاوہ درآمدات خصوصاً صارفی اور پُر تعیش اشیاء کی درآمدات کو محدود رکھنے کے لیے ہنگامی اقدامات درکار ہیں تاکہ مجموعی درآمدی بل قابو میں رہے۔⁶ اس حوالے سے مسابقت اور انتظام کو بہتر بنانے کے اقدامات سے مطلوبہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر کاروبار کرنے کی لاگت مزید گھٹانے، پیداواریت بڑھانے اور برآمدی شعبے میں ساختی رکاوٹیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح گزشتہ تین برسوں میں مالیاتی خسارہ کم کرنے کے لیے ساختی اصلاحات اور استحکام لانے کے لیے کیے گئے حکومتی اقدامات میں مزید توسیع کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر محاصل کی وصولی کی رفتار بڑھانے اور معاشرتی اور انفراسٹرکچر کی ترقی پر بلند اخراجات کے لیے درکار مالیاتی گنجائش پیدا کرنے کی خاطر ٹیکس اساس میں توسیع کرنے کے لیے مربوط کوششوں کا تسلسل ضروری ہے۔

1.1 معاشی جائزہ

فصلوں سے متعلق ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 17ء میں زراعت کی نمو بحال ہو گئی۔ کپاس، گنے اور مکئی سمیت خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار میں اس سال نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ بروقت اور خوب بارشوں کی وجہ سے ربیع کی اہم فصل یعنی گندم کی پیداوار بھی پچھلے سال 25.4 ملین ٹن کی شاندار فصل کے قریب رہنے کی توقع ہے۔⁷ پانی کی بہتر صورت حال (جنوری 2017ء اور

⁶ درآمدی نمو پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے صارفی اور پُر تعیش اشیاء کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن عائد کیا (بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2017ء، بتاریخ 24 فروری 2017ء)۔

⁷ اگرچہ بارانی علاقوں میں خشک موسم اور بوائی کے موسم کے دوران پانی کی قلت کی وجہ سے زیر کاشت رقبے میں تھوڑی سی کمی کی اطلاعات ہیں تاہم پیداواریت میں متوقع اضافے سے اس کی جزوی تلافی ہونے کا امکان ہے۔

اس کے بعد) کے علاوہ ربح کے دوران کھاد کے استعمال میں اضافہ (33 فیصد زیادہ) اور قرضے کی بلند تقسیم (32 فیصد اضافہ) بھی فصلوں کے ذیلی شعبے کی بہتر کارکردگی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران تیزی آئی (جو 5.8 فیصد سال بسال بڑھ گئی)۔ اس کی وجہ سے پہلی سہ ماہی کی 2.1 فیصد کی سست نمو کی تلافی ہو گئی۔ نیتجاً مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی نمو بڑھ کر 3.9 فیصد ہو گئی جو پچھلے سال کے برابر تھی۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں غذا، فولاد، سیمنٹ اور دواساز صنعتوں کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔

ان صنعتوں کو معاون زری و مالیاتی پالیسیوں، توانائی کی بہتر فراہمی، خام مال (مثلاً گنے) کی بہتر دستیابی، (خصوصاً سی پیک کی بنا پر بجلی کے شعبے اور انفراسٹرکچر کے جاری منصوبوں کی بنا پر سیمنٹ اور فولاد کی) بڑھتی ہوئی ملکی طلب اور دواؤں کی قیمتوں کے تعین کے حوالے سے واضح صورت حال سے فائدہ ہوا۔ علاوہ ازیں برآمدی پیکینج بھی جس کا اعلان حال ہی میں کیا گیا ہے برآمدی صنعتوں خصوصاً ٹیکسٹائل کو، جو تاریخی اعتبار سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا بنیادی ستون ہے، تقویت فراہم کرے گا۔

دوسری طرف شعبہ خدمات کے اظہاریوں کے بارے میں دستیاب معلومات سے ملی جلی کارکردگی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ میں (ٹرکوں، بسوں اور پیڑ و لیم مصنوعات کی فروخت بڑھنے کے پیش نظر) صحت مندانہ رجحانات، (بیرونی) تجارتی حجم میں اضافے کے ہمراہ زراعت اور صنعت کی بہتر پیداوار (جس کے تھوک اور خردہ تجارت پر مثبت ضمنی اثرات ہیں)، بینک قرضوں کا نمایاں طور پر بڑھنا اور تھری جی / فور جی سبسکرپشن میں اضافہ (27 فیصد)، یہ سب شعبہ خدمات کی بہتر کارکردگی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے نقصانات اور بینک کی نفع یابی میں کمی اس سست رفتاری کے ممکنہ اسباب ہیں۔ تاہم، بحیثیت مجموعی خدمات کے شعبے میں گذشتہ سال کی نمو کی رفتار برقرار رہنے کی توقع ہے (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 2)۔

اس دوران توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں جاری سرمایہ کاری (اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کی بھرپور سرگرمی) درآمدی طلب خصوصاً سرمایہ جاتی اشیا اور خام مال کی مانگ میں تیزی سے اضافے پر منتج ہوئی۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی بل 6.0

فیصد بڑھ گیا جس میں بڑا حصہ مشینری (بجلی اور تعمیرات) اور پیٹرولیم (بشمول ایل این جی) کی بلند درآمدات تھیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس بل میں 8.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔⁸

درآمدات میں یہ تیزی جزوً اجتناس خصوصاً خام تیل اور پام آئل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا نتیجہ تھی۔ اس کے ہمراہ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم وصولی اور برآمدات و ترسیلات زر کے زوال کی بنا پر سال کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ تقریباً دگنا ہو کر 3.5 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ (یہاں یہ تذکرہ بے محل نہ ہو گا کہ م س 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولی اور برآمدات کے لیے حال ہی میں اعلان کردہ پیکیج آگے چل کر توازن ادائیگی کے لیے مددگار ہو سکتا ہے۔)

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ دستیاب آمد رقوم جاری کھاتے کے بلند خسارے کو پورا کرنے کے لیے کافی سے زیادہ تھی۔ زرمبادلہ کی آنے والی اہم رقوم میں صکوک سے ایک ارب ڈالر اور 1.4 ارب ڈالر کے خالص قرضے (بشمول 900 ملین ڈالر کے کمرشل قرضہ جات) شامل تھے۔ علاوہ ازیں م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 10.5 فیصد بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ پچھلے سال 978 ملین ڈالر تھی۔

نتیجے کے طور پر م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 129 ملین ڈالر کا خالص اضافہ ریکارڈ کیا گیا (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5)۔ یہاں یہ تسلیم کیا جانا چاہیے کہ انفراسٹرکچر اور توانائی کی رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے فی الحال درآمدات ضروری تو ہیں تاہم ان درآمدات کا خرچ برداشت کرنے اور بیرونی شعبے کا استحکام برقرار رکھنے کے لیے زرمبادلہ کی آمدنی میں اتنا ہی اضافہ درکار ہے۔

سرکاری آمد رقوم سے بھی مالیاتی خسارہ، جو م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 2.4 فیصد جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1.7 فیصد رہا تھا، پورا کرنے میں مدد ملی۔ مالیاتی خسارے کو بڑھانے میں اخراجات کے اضافے اور محاصل کی کمی دونوں نے کردار ادا کیا۔ مجموعی محاصل کے گھٹنے کی بڑی وجہ نان ٹیکس محاصل میں 31.8 فیصد کمی تھی جو م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم آمد، اسٹیٹ بینک کے نفع میں کمی اور منافع منقسمہ کے گھٹنے کی بنا پر آئی۔

⁸ یہ اضافہ زیادہ تر م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں مرکوز رہا جب درآمدی ادائیگیاں یکدم 11.5 فیصد سال بسال بڑھ گئیں۔ نان آئل درآمدات کی بڑھی ہوئی سطح کے علاوہ پیٹرولیم کی درآمدات م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد پہلی بار (سال بسال بنیاد پر) بحال ہوئیں اور م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی درآمدی بل میں نمایاں اضافے کا باعث بنیں۔

مزید برآں م س 17ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس محاصل کی نمو کی رفتار کم ہو کر 6.2 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ برس 20 فیصد سے زائد تھی۔ یہ سست رفتاری سرمایہ کاری، نمو اور برآمدات کو تقویت دینے کے لیے مختلف ٹیکس اقدامات کا غیر مطلوبہ نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ ان عوامل سے قطع نظر ترقی اور سماجی اخراجات کی ضروریات کی مطابقت کے ساتھ ٹیکس محاصل میں پائیدار اضافے کے لیے ٹیکس کے نظام میں ساختی کمزوریوں سے نمٹنے کی اشد ضرورت ہے۔

جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی خرچ بڑھ کر 10.7 فیصد ہو گیا جو م س 16ء کی پہلی ششماہی میں درج کردہ 5.0 فیصد کی نمو کے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس انداز کے اخراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت امن و امان کو بہتر بنانے اور بلند ترقیاتی اخراجات کے ذریعے سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں کو بڑھا دینے پر توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ان دونوں کھاتوں میں اخراجات بالترتیب 10.9 فیصد اور 16.7 فیصد بڑھ گئے (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 4)۔

بلند مالیاتی خسارے سے قطع نظر م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضہ صرف 583.4 ارب روپے بڑھا۔ یہ رقم پچھلے سال کی اسی مدت میں ہونے والے اضافے 1097.7 ارب روپے کی تقریباً نصف تھی۔ قرضہ اکٹھا ہونے میں یہ سست رفتاری بیرونی اور ملکی قرضے دونوں کی کم رفتاری بنا پر آئی۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات میں خالص اضافہ صرف 130 ملین ڈالر تھا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں 2.3 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ بیرونی قرضے کے اکٹھا ہونے میں یہ سست رفتاری باز قدر بینائی فائدے (زرقدر میں تبدیلیوں کے نتیجے میں ہونے والے اضافے) کی عکاس ہے جو زیادہ تر امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر کم ہونے کی بنا پر ہوا۔ دوسری جانب حکومت نے م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں 193.2 ارب روپے کا ملکی قرضہ واپس کیا کیونکہ اس نے نئے قرض لینے کے بجائے بینکاری نظام میں اپنی امانتوں کا بڑا حصہ استعمال کر لیا۔

معاشی سرگرمیوں میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ ملکی طلب بھی بڑھ رہی ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے باب 2)۔ اس کے ہمراہ اجناس اور تیل کی عالمی قیمتوں کی بحالی نے م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کو 3.9 فیصد تک پہنچا دیا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں یہ 2.1 فیصد تھی۔ تاہم سال بسال مہنگائی مالی سال کے آغاز سے 4.0 فیصد کے آس پاس کی مختصر حد کے اندر رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کے عالمی نرخوں میں اضافے کی پیڑ و لیم مصنوعات کی ملکی قیمتوں کو محدود منتقلی نے غذا (خصوصاً تازہ سبزیوں اور خوردنی تیل) کی بلند قیمتوں کی بنا پر اضافے کے دباؤ کی جزوی طور پر تلافی کر دی۔

موجودہ معاشی رجحانات یعنی بھرپور معاشی نمو، محدود مہنگائی اور ساتھ ہی ساتھ جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کرنے اور 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے ہمراہ بین البینک بازار میں سیالیت کی سازگار صورت حال منڈی کی شرح سود میں استحکام کے تسلسل کا باعث بنی۔

بینکاری نظام میں ان تبدیلیوں نے نجی شعبے کے قرضے میں نمو کو بڑھا دیا۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کا قرضہ 383.7 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 295.7 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کا ایک حصہ خام مال کی قیمتوں کے بڑھنے کے پیش نظر اشیا ساز فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرض یعنی استعداد کی توسیع کے لیے لیا گیا قرض بھی سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے بعد بڑھا۔ کارپوریٹ شعبے کی بھاری قرض گیری کے علاوہ صارفی قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، حکومت کی جانب سے کمرشل بینکوں کو 485.5 ارب روپے (نقد بنیاد پر) کی بھاری رقم کی واپسی سے نجی شعبے کے قرضے میں حوصلہ افزا رجحان کو تقویت ملی۔ اس کا ایک معتد بہ حصہ یعنی 212.6 ارب روپے اجارہ صکوک کی تکمیل عرصیت کی بنا پر تھا اور بقیہ حکومتی تسکات کی نیلامی کے کم ٹران اوور سے آیا۔ حکومت کی جانب سے کمرشل بینکوں کو قرضے کی واپسی اس لیے ممکن ہوئی کہ اس نے اسٹیٹ بینک اور بیرونی ذرائع سے قرضوں کے لیے رجوع کیا۔⁹

اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے ادخالات کے واجب الادا اسٹاک کو کم کر کے حکومت کی قرض گیری میں اضافے کے زربنیاد پر اثر کو بڑی حد تک معتدل کر دیا۔¹⁰ اس سے م س 17ء کی پہلی ششماہی میں زربنیاد کی نمو کو 6.6 فیصد تک محدود کرنے میں مدد ملی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 10.6 فیصد درج کی گئی تھی۔ تاہم م س 17ء کی پہلی ششماہی میں زرو وسیع کی نمو جو پچھلے برس 4.3 فیصد تھی بڑھ کر 5.0 فیصد ہو گئی۔ یہ نمو تمام کی تمام بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں توسیع کی وجہ سے آئی۔ دوسری جانب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 20.6 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال 150.6 ارب روپے کا

⁹ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض (نقد بنیاد پر) 892.6 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 429.2 ارب روپے کی واپسی ہوئی تھی۔

¹⁰ بازار زر کے سودوں کے ادخالات کا خالص واجب الادا اسٹاک وسط جولائی 2016ء میں 2033.4 ارب روپے کے نقطہ عروج سے گھٹا کر آخر دسمبر 2016ء میں 800 ارب روپے تک لایا گیا۔

اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ بیشتر کمی کا سبب جدولی بینک تھے تاہم م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثے بھی 3.4 ارب روپے گھٹ گئے۔

1.2 مالی سال 17ء کے امکانات

مالی سال 17ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو گزشتہ برس سے زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ امکان ہے کہ اس میں زیادہ کردار زراعت کی بحالی اور انفراسٹرکچر اور توانائی کے منصوبوں پر کام کی رفتار میں اضافے کا ہو گا۔ خاص طور پر سی بینک کے تحت توانائی کے جلد تکمیل پانچانے والے منصوبوں سے توقع ہے کہ صنعتی نمو کو اضافی تحریک ملے گی۔ یہ توقعات نجی شعبے کے قرضے اور مشینری اور خام مال کی درآمد کے جاری بھرپور رجحانات سے ہم آہنگ ہیں۔

اگرچہ صنعت کی نمو کے ہدف سے کم رہنے کا امکان ہے تاہم توقع ہے کہ گزشتہ سال کی سطح برقرار رہے گی۔ ٹیکسٹائل صنعت میں جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا ایک بڑا ذیلی جز ہے م س 17ء کی دوسری ششماہی کے دوران کچھ بحالی کی توقع ہے کیونکہ حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کے بعد برآمد کنندگان کے لیے نقد کے بہاؤ کی رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں۔ نئے بجلی گھروں میں کام کے آغاز اور ایل این جی کی درآمدات میں مسلسل اضافے سے توقع ہے کہ بجلی کی پیداوار اور گیس کی تقسیم کا سلسلہ پچھلے سال کی رفتار سے برقرار رہے گا۔ اسی طرح جیسا کہ سیمنٹ اور فولاد کی پیداوار کے قوی رجحانات سے ظاہر ہے تعمیرات کے شعبے میں بھی مالی سال 17ء کے دوران بھرپور نمو کا امکان ہے۔

توقع ہے کہ شعبہ خدمات اپنا سال کا نمو کا ہدف حاصل کر لے گا گو کہ باب 2 میں اس بارے میں ملے جلے رجحانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تجارت خصوصاً درآمدات میں موجودہ رجحانات، کمرشل گاڑیوں کی بلنڈ پیداوار اور فروخت، بینک کے قرضے میں خاصا اضافہ، پھلتی پھولتی ہاؤسنگ اسکیمیں اور انٹرنیٹ کی سبسکرپشن میں بڑھتا ہوا اضافہ، سب کے سب ایک متحرک شعبہ خدمات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر تازہ ترین تخمینوں میں مالی سال 17ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 5 سے 6 فیصد کی حد میں ظاہر ہوتی ہے (جدول 1.2)۔

جدول 1.2: اہم معاشی اہداف اور تخمینے			
م 16ء	م 17ء	م 17ء	م 17ء
ہدف ¹	م 17ء	م 17ء	م 17ء
حقیقی جی ڈی پی	4.7 ⁴	5.7	5.0 – 6.0
صارف اشاریہ قیمت (اوسط)	2.9 ⁴	6.0	4.0 – 5.0
ترسیلات زر	19.9 ²	20.2	19.5 – 20.5
برآمدات (ایف او بی)	22.0 ²	24.7	21.5 – 22.5
درآمدات (ایف او بی)	40.3 ²	45.2	42.0 – 43.0
مالیاتی خسارہ	4.6 ³	3.8 ³	4.0 – 5.0
جاری کھاتے کا خسارہ	1.2 ²	1.5	1.0 – 2.0

ماخذ: ¹ منصوبہ بندی کمیشن؛ ² بینک دولت پاکستان، ³ وزارت خزانہ؛ اور ⁴ پاکستان دفتر شماریات۔

زراعت کی پیداوار میں اضافے اور غذا کی بہ کفایت رسد، مستحکم شرح مبادلہ اور اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی ملکی نرخوں کو محدود منتقلی سے توقع ہے کہ مہنگائی کم اور مستحکم رہے گی۔ اہم بات یہ ہے کہ تیل کی قیمتوں کے حوالے سے ملکی موٹر آئل کی قیمتوں میں جائزے سے کم اضافے سے مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت پر اس کے براہ راست اور دوہرائی کے اثرات محدود ہوں گے۔ مزید برآں، ہو سکتا ہے کہ سرمایہ کاری طلب میں حالیہ اضافے کا، جس کی عکاسی جڑواں

خساروں کے بڑھنے سے ہوتی ہے، مالی سال 17ء کے بقیہ مہینوں میں مہنگائی پر منفی اثر نہ پڑے۔ چنانچہ پورے سال کی اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت متوقع طور پر 4 سے 5 فیصد کی حدود میں رہے گی۔

درآمدات کی بھرپور نمو کے پیش نظر اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کی صورت حال اور عالمی معاشی رجحانات کو دیکھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے بڑھنے کا امکان ہے۔ تاہم ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر مناسب سطح پر رہیں گے۔ حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کی وجہ سے برآمدات میں کچھ فوائد متوقع طور پر ترسیلات زر کی کم نمو کی وجہ سے زائل ہو جائیں گے۔ خلیج تعاون کونسل کے ممالک کو نقل مکانی کرنے والے کارکنوں کی گھٹتی ہوئی تعداد (جو تیل کی کم قیمتوں کی وجہ سے ان ممالک میں کڑے مالیاتی حالات کی عکاس ہے)، امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاؤنڈ اسٹرلنگ کی قدر میں کمی اور امریکہ میں سخت تر ضوابط وہ اہم عوامل ہیں جو امکان ہے کہ ترسیلات زر کے بہاؤ کو پچھلے سال کی سطح کے قریب رکھیں گے۔¹¹

پہلی ششماہی میں اصل مالیاتی خسارے کے جی ڈی پی کے 2.4 فیصد ہونے کے پیش نظر اور یہ دیکھتے ہوئے کہ خسارہ عموماً دوسری ششماہی میں زیادہ ہوتا ہے، پورے سال کا مالیاتی خسارہ 3.8 فیصد کے ہدف سے زیادہ ہو گا۔ اس تخمینے میں حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کا اثر شامل ہے اور یہ فرض کیا گیا ہے کہ محاصل پیدا کرنے والے اضافی اقدامات کی عدم موجودگی میں محاصل کی وصولی کی موجودہ رفتار میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئے گی۔ دوسری جانب مالی سال 18ء کے خاتمے تک بجلی اور انفراسٹرکچر کے بیشتر منصوبے مکمل کرنے کے

¹¹ پاکستانیوں کو ویزوں کے اجراء پر پابندیاں اٹھانے کا کویت حکومت کا حالیہ فیصلہ آگے چل کر ترسیلات زر کے بہاؤ میں اضافے کے حوالے سے نیک شگون ہے۔

حکومتی عزم اور ملک کے امن و امان کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے جاری کارروائیوں کے باعث امکان ہے کہ اخراجات بلند سطح پر ہی رہیں گے۔

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کا اہم ترین پہلو بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی نمو کی بحالی تھا جو کہ م س 16ء کے اسی عرصے کی 4.0 فیصد شرح سے بڑھ کر 5.8 فیصد تک ہو گئی۔ نتیجتاً، ایل ایس ایم کی نمو مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ سال کی سطح 3.9 فیصد تک پہنچ گئی۔

امسال زرعی شعبے میں بھرپور پیداوار سے گزشتہ برس ہونے والی کمی کا ازالہ ہو سکے گا۔ دریں اثنا، تھوک، خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کی حوصلہ افزا صورت حال کے پیش نظر ہمیں توقع ہے کہ شعبہ خدمات گزشتہ برس کے نمو کے تسلسل کو برقرار رکھے گا۔ لہذا، عمومی اعتبار سے م س 17ء میں جی ڈی پی کی نمو گزشتہ سال کی سطح سے بڑھ سکتی ہے۔

جدول 2.1: گندم کے اہداف برائے مالی سال 17ء

رقبہ (ہزار ہیکٹر)	یافت (کلو فی ہیکٹر)	پیداوار (ہزار ٹن)				
3 سالہ اوسط	ہدف م س 17ء	3 سالہ اوسط				
ہدف م س 17ء	3 سالہ اوسط	ہدف م س 17ء				
پنجاب	6,940	6,800	2,813	2,868	19,520	19,500
سندھ	1,128	1,150	3,372	3,652	3,802	4,200
خیبر پختونخوا	765	760	1,726	1,842	1,321	1,400
بلوچستان	373	400	2,344	2,250	873	900
پاکستان	9,205	9,100	2,772	2,857	25,516	26,000
گندم: پاکستان اگر کلچر اسٹینڈرڈ اور سارکو						

ماخذ: پاکستان ایگریکلچر سٹینٹس اور سپارکو

2.2 فصل کا شعبہ

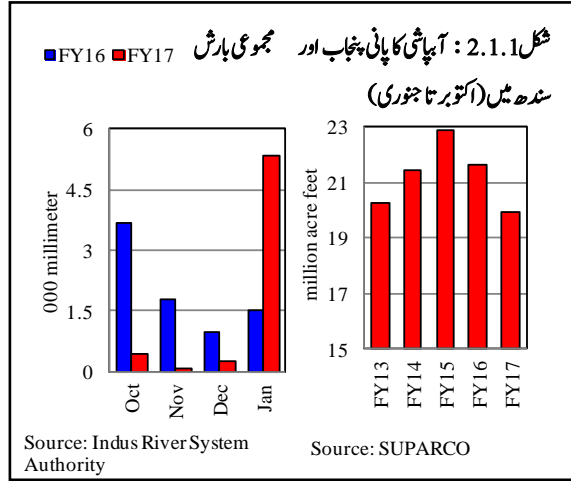
گنے اور کپاس کی (گزشتہ برس کے مقابلے میں) بہتر فصل نے خریف کے موسم میں فصل کے شعبے کو درکار مہینز فراہم کی، جبکہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق گندم کی فصل کی پیداوار گزشتہ برس کی 25.4 ملین ٹن کی سطح کے قریب

رہے گی، یہ سطح م س 17ء کے 26 ملین ٹن کے ہدف سے تھوڑی کم ہے (جدول 2.1)۔¹

¹ سالانہ منصوبہ برائے 17-2016ء میں گندم کی پیداوار کا ہدف 27.4 ملین ٹن کا مقرر کیا گیا تھا، جسے بعد ازاں وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے کم کر کے 26 ملین ٹن کر دیا۔ اس ہدف کے تحت فصل کی یافت کا تخمینہ 2857 کلوئی ہیکٹر لگایا گیا، جو کہ گزشتہ 3 برسوں کی ریکارڈ کی جانے والی اوسط یافت 2772 کلوئی ہیکٹر سے زیادہ ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

ربیع کے موسم کے ابتدائی حصے میں پانی کی کمی دیکھی گئی، (بکس 2.1)، لیکن جنوری 2017ء میں ملک بھر میں طویل بارشوں کے بعد صورت حال خاصی بہتر ہو گئی۔ اس کے ساتھ کم درجہ حرارت کے طویل ادوار اور دیگر خام مال (کھاد اور قرضے) کی بہتر دستیابی سے گندم کی پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے۔^{2, 3}



بکس: ربیع کے آغاز میں پانی کی دستیابی
ربیع کے موسم کے آغاز میں آبپاشی کے لیے پانی کی کمی اور خشکی کے طویل ادوار گندم کی بوائی کے رقبے میں کمی کا باعث بنے (بالخصوص ملک کے بارانی علاقوں میں)۔

خاص طور پر، پنجاب اور سندھ کے لیے آبپاشی کے پانی کی فراہمی میں کمی سے اکتوبر 2016ء تا جنوری 2017ء کے دوران گندم کے زیر کاشت رقبے میں 8.1 فیصد کمی واقع ہوئی، ان صوبوں کا گندم کی کاشت میں حصہ 85 فیصد سے زیادہ ہے (شکل 2.1.1)۔ علاوہ ازیں گزشتہ برس کی اسی مدت میں بھی 5.2 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی تھی۔

بارشوں کی کمی سے ملک کے پانی کے وسائل پر مزید دباؤ پڑا۔⁴ گندم کی کاشت کے وہ علاقے جن کا انحصار آبپاشی کے لیے بارشوں پر ہے، گندم کے کل زیر کاشت رقبے میں ان کا حصہ 13.2 فیصد ہے، اور کل پیداوار میں ان کا حصہ 6 فیصد ہے (جدول 2.1.1)۔

پھر بھی جنوری 2017ء میں مزید شدید بارشیں فصلی شعبے کے لیے بہت مددگار ثابت ہوئیں۔

جدول 2.1.1: بارانی علاقوں میں گندم کی پیداواری کارکردگی (اوسط 2010-11 سے 2014-15ء)

گندم کا زیر کاشت بارانی علاقہ (کل پیداوار کا فیصد)	بارانی علاقوں سے ہونے والی پیداوار (ہیراب رقبے کی یافت فیصد)	گندم کی فصل کے کل رقبے کا (ہیراب رقبے کی یافت فیصد)	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	مجموعہ
10.2	4.7	42.9	پنجاب	4.7	24.8	59.4	57.1
13.2	6.0	42.1	سندھ	4.7	24.8	59.4	57.1
10.2	4.7	42.9	خیبر پختونخوا	4.7	24.8	59.4	57.1
10.2	4.7	42.9	بلوچستان	4.7	24.8	59.4	57.1
10.2	4.7	42.9	مجموعہ	4.7	24.8	59.4	57.1

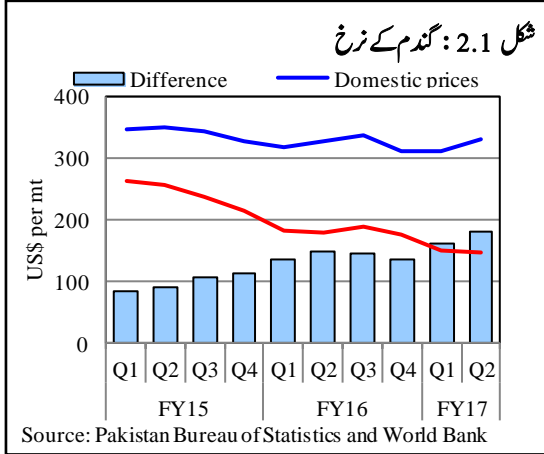
ماخذ: انٹرنیشنل ایگریکلچرل سٹینڈرڈز آف پاکستان، وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق

² مالی سال 2016-17ء کے وفاقی میز ایسے میں حکومت نے نیو یارک اور یو ایس ڈی اے پی کھاد کی بوری کے لیے 300 روپے کی ذرائعیت کا اعلان کیا تھا، اس کا تخمینہ 27.16 ارب روپے ہے (17.16 ارب روپے یوریا اور 10.8 ارب روپے ڈی اے پی کھاد کے لیے)۔ اس لاگت کا بار وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مساوی طور پر برداشت کرنا تھا۔ علاوہ ازیں، حکومت نے یوریا پر جی ایس ٹی کو بھی 17 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا۔ ان اقدامات سے یوریا اور ڈی اے پی کی قیمتوں میں بالترتیب 28 اور 27 فیصد کمی ہوئی۔

³ جاری ربیع کے موسم میں زرعی شعبے کو خام قرضے کی فراہمی میں 32 فیصد اضافہ ہوا۔ اس اضافے میں ترقیاتی اور پیداواری دونوں قسم کے قرضوں نے کردار ادا کیا۔

⁴ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں 90 فیصد کم بارشیں ریکارڈ کی گئیں۔

متوقع پیداوار کے گزشتہ برس کی سطح تک پہنچنے پر م س 17ء بھی ایسا سال ثابت ہو سکتا ہے کہ جس میں گندم کی پیداوار اس کی کھپت سے بڑھ جائے گی۔ اس سے حکومتی ایجنسیوں کے پاس موجود ذخائر میں مزید اضافہ ہوگا۔⁵ یہ صورت حال ایسے وقت میں سامنے آئی جب تنظیم برائے خوراک و زراعت (ایف اے او) پہلے ہی اس سال گندم میں اضافے کی توقع کر رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں عالمی منڈی میں

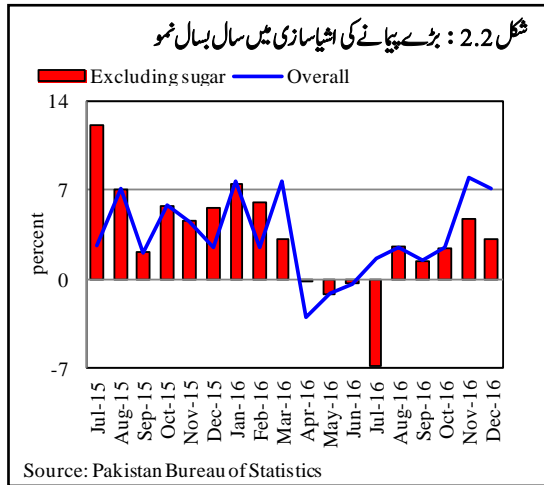


گندم کی فراوانی میں مزید اضافہ ہوگا، اور اس کے ذخائر سال کے آخر تک 248 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح تک پہنچ جائیں گے۔ اس سے گندم کی عالمی قیمتوں پر کمی کا دباؤ پاکستان کے لیے بھی مشکلات کا باعث بنے گا، کیونکہ اس کی وجہ سے گندم پر بھاری حکومتی زرعات کے باوجود پاکستان کے لیے اپنی اضافی گندم برآمد کرنا مشکل ہو جائے گا (شکل 2.1)۔⁶

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم)

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) میں 3.9 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی، جو کہ گزشتہ برس کی سطح کے مساوی تھی (جدول 2.2)۔ پہلی سہ ماہی میں سست روی کے بعد (شکل 2.2)، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں غذا، فولاد، سینٹ، دوا سازی، آٹوموبائلز اور الیکٹرونکس کی صنعتوں کے ذریعے ایل ایس ایم کی نمو بحال ہوئی۔

آگے چل کر کئی عوامل ایل ایس ایم کی نمو میں تیزی



⁵ واضح رہے کہ گزشتہ چند برسوں سے حکومتی اداروں کی تحویل میں گندم کے ذخائر مستقل بڑھ رہے ہیں، اور جنوری 2017ء میں ان کا حجم 8.0 ملین ٹن تک پہنچ چکا ہے، جبکہ آخر جنوری 2014ء میں یہ حجم 3.75 ملین ٹن تھا۔

⁶ حکومت فی ٹن 120 ڈالر کے زرعات کے ساتھ 0.9 ملین ٹن گندم برآمد کرنے کی اجازت دے چکی۔ اب تک گندم کی کوئی خاطر خواہ برآمدات نہیں ہوئی کیونکہ پاکستانی گندم کی ایف او بی قیمت (حتی کہ برآمدات پر زرعات شامل کرنے کے بعد) اب بھی اس کے قریب ترین حریفوں سے خاصی زیادہ ہے۔

کاباعث بن سکتے ہیں۔ ان میں سازگار معاشی پالیسیاں (کم شرح سود اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر بلند اخراجات)، برآمدی صنعتوں کے لیے حال ہی میں اعلان کردہ مراعات،⁷ توانائی کی رسد میں بہتری،⁸ صارفین کی طلب،⁹ معینہ سرمایہ کاری کے مقاصد کے لیے نجی شعبے کو قرض کی فراہمی میں اضافہ شامل ہیں۔¹⁰ مزید برآں، وہ رکاوٹیں جو م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں نمودار کرنے کا موجب بنی تھیں، مستقبل میں ان کے دور ہونے کا امکان ہے۔¹¹

مگر متعدد عوامل ایل ایس ایم کی تیز تر بحالی کی راہ میں رکاوٹ ہو سکتے ہیں:

- (1) جن صنعتوں میں گذشتہ چند برسوں میں تسلسل کے ساتھ نمود بھی گئی (جیسے سیمنٹ، گاڑیاں، فولاد اور دواسازی)، یہ صنعتیں پہلے ہی اپنی پیداواری استعداد سے استفادہ کی بلند سطح پر پہنچ چکی ہیں، اس لیے مزید نمو کے لیے پیداواری استعداد میں اضافہ درکار ہوگا؛¹²

⁷ حکومت نے حال ہی میں برآمدات کو متحرک کرنے کے لیے 180 ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے (مالی سال 17ء کی دوسری ششماہی اور مالی سال 18ء کے لیے)۔ اس پیکیج میں متعدد مراعات بشمول کچھ مخصوص خام مال اور مشینری پر ڈیوٹی اور ٹیکس کا خاتمہ اور برآمدات پر ریپیٹ وغیرہ کی پیشکش کی گئی ہے۔

⁸ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل این جی کی درآمدات 1004 میٹرک ٹن تک بڑھ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے دوران یہ حجم 400 میٹرک ٹن تھا۔ نئے بجلی گھر چشمہ نیو کلیئر پلانٹ (یونٹ-3) سے نظام میں 315 میگاواٹ بجلی شامل ہوئی۔ آگے چل کر ساہیوال میں کولسے سے بجلی بنانے والا 1320 میگاواٹ کا اور کراچی میں پورٹ قاسم پر 118 میگاواٹ کے پاور پلانٹ منصوبے سے توانائی کی کمی کو پورا کرنے میں مزید آسانی ہوگی۔

⁹ مختلف اظہاروں سے ملک کی صارفی طلب میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے، جیسے: (1) صارفی مالکاری میں اضافہ، پائیدار صارفی اشیاء کی فروخت میں اضافہ (گاڑیاں اور برقی مصنوعات)، ایندھن کی کھپت میں اضافہ وغیرہ۔ مزید برآں، جنوری 2017ء میں آئی بی اے-ایس بی پی اعتماد صارف اشاریہ (سی سی آئی) کی بلند ترین سطح 174.9 پوائنٹس ریکارڈ کی گئی، جو کہ جولائی 2016ء سے 17 فیصد زیادہ ہے۔

¹⁰ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اشیاء سازی کے شعبے نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی مد میں 82.7 ارب روپے حاصل کیے، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم 21.8 ارب روپے تھا۔

¹¹ ان میں سے چند ایک، سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے کی واپسی (جس کا اعلان مالی سال 17ء کے وفاقی میزائے میں کیا گیا اور اس کے باعث مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں پیداوار میں کمی واقع ہوئی تھی) اور بنگلہ دیش پر سے پٹ سن برآمد کرنے کی پابندی کا عارضی طور پر اٹھنا (جس نے پٹ سن کی مقامی صنعت کو بری طرح متاثر کیا)۔ اسی طرح، اپنا روزگار اسکیم کے بعد کاروں کی پیداوار میں کمی فروری 2017ء کے بعد ختم ہو جائے گی (کیونکہ اس اسکیم کے تحت فروری 2016ء تک کاروں کی پیداوار جاری رہی تھی)۔

¹² اگرچہ سیمنٹ، فولاد، آٹوموبائلز، اور مشروبات سازی کی صنعت کی متعدد کمپنیوں نے پہلے ہی اپنی پیداواری استعداد میں اضافے کی منصوبہ بندی کر لی ہے، تاہم اس پر عملدرآمد میں وقت لگ سکتا ہے۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

جدول 2.2: بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سال بھر (جولائی تا دسمبر)				
وزن	سال بھر نمونہ			
	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء
بڑے پیمانے کی اشیاء سازی	70.3	3.9	3.9	
ٹیکسٹائل	21.0	1.0	0.1	0.04
سونے دھالہ	13.0	1.8	0.4	0.08
سونے کپڑا	7.2	0.7	0.2	0.02
پتہ سن کی اشیاء	0.3	-22.6	-38.6	-0.10
غذا	12.4	-0.1	6.9	1.16
چینی	3.5	-14.2	52.4	1.32
سگریٹ	2.1	-10.6	-31.0	-0.58
بناسپتی کچی	1.1	4.9	2.3	0.03
خوردنی تیل	2.2	6.4	-0.5	-0.02
سافٹ ڈرنکس	0.9	4.0	18.8	0.52
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	6.8	-1.3	-0.09
فولاد	5.4	-8.6	15.6	0.53
غیر دھاتی معدنیات	5.4	7.1	9.3	1.02
سیمنٹ	5.3	7.1	9.6	1.03
آٹوموبائل	4.6	32.4	6.7	0.45
جیپ اور کاریں	2.8	47.2	-2.7	-0.10
کھاد	4.4	15.1	3.5	0.23
دوا	3.6	7.2	7.9	0.68
کاغذ	2.3	-15.6	5.7	0.19
برقی مصنوعات	2.0	-8.2	14.5	0.22
کیپائیٹل گڈس	1.7	10.8	-2.7	-0.07
کاسٹک سوڈا	0.4	26.1	-6.3	-0.03
چمڑے کی مصنوعات	0.9	6.2	-18.9	-0.38
بڑے پیمانے کی اشیاء سازی علاوہ چینی	66.8	4.4	2.6	--

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

(2) شعبہ ٹیکسٹائل میں اجناس کی

عالمی قیمتوں (بالخصوص کپاس) کی بحالی اور حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی ٹیکسیج مثبت پیش رفتیں ہیں۔ لیکن ان سے پوری طرح مستفید ہونے کے لیے اچھی حکمت عملی اور مربوط کاوشیں درکار ہوں گی تاکہ اس شعبے کو نقصان پہنچانے والے مقامی مسائل حل کیے جاسکیں۔¹³

(3) عالمی سطح پر کلیدی خام مال کی

قیمتیں بڑھ رہی ہیں، جس سے سیمنٹ، آٹوموبائل اور خوردنی تیل / گھی کے شعبے کے اشیاء ساز اداروں کے لیے منافع کا مارجن کم ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے (جدول 2.3)۔

شعبہ جاتی جائزہ

سیمنٹ

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی پیداوار میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں یہ نمو 7.1 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ زبردست ملکی طلب ہے، کیونکہ افغانستان کو سیمنٹ کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی ہے، اس کی وجہ ایرانی سیمنٹ کا قدرے

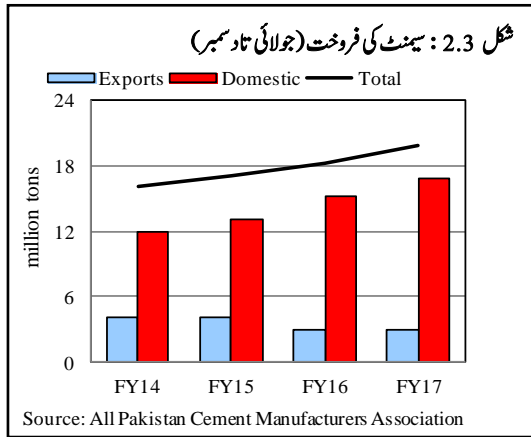
¹³ تحقیق و ترقی، مصنوعات ترقی، اختراع، نئی منڈیوں کی نشاندہی اور ان سے استفادہ، مہارت کی بہتری کی کمی اور نتیجتاً کارکنوں کی کم پیداواریت، مٹر وکھ ٹیکنالوجی کا استعمال، اور کم قدر اضافی کی مصنوعات کو زیادہ برآمد کیے جانے جیسے مسائل کے حل کے لیے کوششیں درکار ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.3: کلیدی خام مال کی عالمی قیمتیں

تہدیلی (فیصد میں)	12 سالہ	16 سالہ	3 سالہ	ایچ اس ای امریکی ڈالر *
کولڈ (ایم ٹی)	76.9	45.2	28.9	87.2
پام آئل (ایم ٹی)	36.7	21.8	2.8	711.8
سویا بین تیل (ایم ٹی)	18.2	19.5	10.7	800.3
کپاس (پونڈ)	8.7	8.3	3.1	71
تانبا (ایم ٹی)	16.1	12.3	12.9	251
فولاد (پونڈ)	61.9	2.9	27.6	633
لوہا (ایم ٹی)	101.4	41.0	40.7	79.7
ربر (کلو)	69.9	54.8	43.9	200
خام تیل				
برینٹ (بی بی ایل)	43.9	19.0	16.8	52.6
ڈبلیو ٹی آئی (بی بی ایل)	47.5	22.9	21.5	54.9
عرب لائٹ (بی بی ایل)	56.4	21.6	23.3	52.6

* 31 دسمبر 2016 تک
ماخذ: بلومبرگ، آئی ایم ایف، عالمی بینک



سستا ہونا اور کچھ رسدی مسائل ہیں (شکل

2.3)۔¹⁴ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی مجموعی فروخت 8.7 فیصد کے اضافے کے ساتھ 19.8 ملین میٹرک ٹن کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی۔¹⁵

معقول ملکی طلب نے ہی دراصل مقامی اشیاء سازوں کو اپنی پیداواری استعداد کا استعمال 80 فیصد سے زائد کرنے کا موقع فراہم کیا۔ نتیجتاً کفایت حجم کے مارجن میں بھی بہتری آئی۔ اس صنعت کا منظر نامہ حوصلہ افزا ہے، کیونکہ کئی سیمنٹ ساز مضبوط طلب کی توقعات کے پیش نظر استعداد

میں توسیع کا اعلان کر چکے ہیں (نئی ہاؤسنگ اسکیموں، ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات میں اضافے اور سی پیک سے متعلق منصوبوں پر توجہ بڑھنے سے)۔¹⁶

فولاد

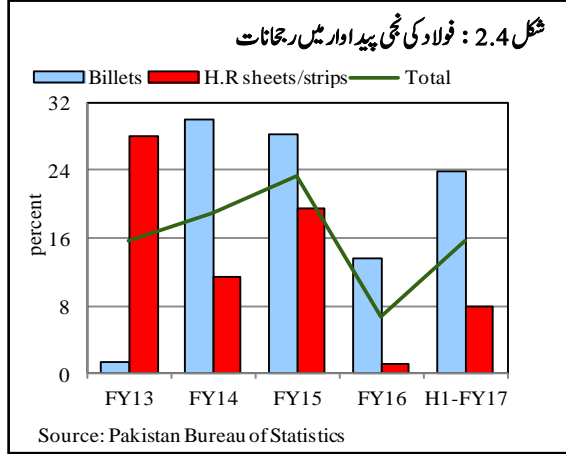
ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں میں زبردست اضافے سے فولاد اور منسلک مصنوعات کی طلب میں بھی اضافہ ہوا۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی پیداوار 15.6 فیصد

¹⁴ انتظام سرحد کے نظام پر عملدرآمد اور چند دیگر مسائل، اور نتیجتاً سیمنٹ (جس کی محفوظ رہنے کی مدت محدود ہوتی ہے) کی ترسیل میں تاخیر نے افغانی خریداروں کو ایرانی سیمنٹ کی خریداری پر مجبور کیا۔

¹⁵ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ملکی فروخت دو ہندسی نمو کے ساتھ 11 فیصد ہو گئی اور 16.9 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔ دوسری جانب اس عرصے کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں 4 فیصد کمی ہوئی۔

¹⁶ مجوزہ انفراسٹرکچر ماکلاری بینک (بین الاقوامی مالی اداروں کی شراکت سے نجی شعبے میں میگا انفراسٹرکچر منصوبوں کی ماکلاری کے لیے) کا قیام ملک میں جاری تعمیراتی سرگرمیوں کا تسلسل یقینی بنانے میں مفید ہو گا۔

بڑھی (شکل 2.4)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ فولاد کی پیداوار میں یہ نمو چین سے سستی درآمدات کی بہتات کے باوجود حاصل ہوئی (جس سے مقامی صنعت کے مارجن سکڑ گئے تھے)۔



عالمی سطح پر قیمتوں کی بحالی سے مقامی صنعتکاروں کو بھی اپنی قیمتیں بڑھانے کا موقع ملا، جس سے اس صنعت کو کچھ تقویت ملی۔¹⁷ ساتھ ہی توانائی کی فراہمی میں بہتری سے اس صنعت کو اپنی استعداد بہتر طور پر بروئے کار لانے میں مدد ملی۔

جدول 2.4: گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت

نمونہ فیصد میں		م س 17ء کی پہلی ششماہی		م س 16ء کی پہلی ششماہی		م س 17ء کی پہلی ششماہی		م س 16ء کی پہلی ششماہی	
		فروخت	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت	پیداوار
یوٹس									
کاریں		85,901	90,222	89,824	92,514	53.0	48.0	-4.4	-2.5
علاوہ اپنا روزگار اسکیم		76,288	79,803	70,308	72,847	35.1	31.5	8.5	9.5
ٹرک		3,304	3,806	2,194	2,326	34.7	31.8	50.6	63.6
بیس		577	669	451	499	76.9	65.8	27.9	34.1
ایل سی ویز، ویٹز اور جیٹیز		11,427	12,548	21,474	21,423	164.2	144.6	-46.8	-41.4
علاوہ اپنا روزگار اسکیم		2,533	2,829	2,522	2,552	39.9	20.0	0.4	10.9
ٹرکٹر		20,933	21,336	12,375	13,064	-40.7	-45.9	69.2	63.3
موٹر سائیکلیں اور رسے		789,879	790,240	651,338	657,283	84.1	86.2	21.3	20.2

ماخذ: پاکستان آٹوموٹو میٹرو فیچر رزلٹس ایژن

یہ صنعت مضبوط ملکی طلب کی توقعات کے تناظر میں توسیع کے لیے بھی پرتول رہی ہے۔ مثلاً، چند بڑے فولاد ساز اپنی پیداواری استعداد دگنی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے انرجی مکس کو متنوع بنا رہے ہیں اور درآمدی خام مال پر انحصار کو کم سے کم کر رہے ہیں، چین سے درآمدی فولادی مصنوعات پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد ہونے سے مقامی صنعت کے منظر نامے میں مزید بہتری آئی۔

¹⁷ عالمی سطح پر قیمتوں میں اضافے کے بعد ملکی فولاد کی قیمتوں میں بھی فی ٹن 3000 سے 5000 روپے کا اضافہ ہوا۔

آٹوموبائل

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں آٹوموبائل شعبے میں سال بسال بنیاد پر 6.7 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ اضافہ 32.4 فیصد تھا۔ گذشتہ برس 'اپناروز گاراسکیم' کے تحت گاڑیوں کی زائد پیداوار، نمو میں اس کمی کی وضاحت کرتی ہے۔¹⁸ اس اسکیم کے تقاضے پورے کرنے کے لیے گاڑیوں کی صنعت میں م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیاد پر 11.0 فیصد کی معقول نمو ہوئی (جدول 2.4)۔ نمو میں یہ اضافہ بڑی حد تک کمرشل گاڑیوں (ٹرکٹر، ٹرک اور بسوں) کی فروخت میں اضافے کے باعث ہوا۔

ٹرکٹروں کی نمو میں بھرپور اضافے کی بنیادی وجہ کاشتکاروں کی قوت خرید بڑھنا ہے، اس کا سبب چاول اور کپاس کی بہتر قیمتیں؛ کسان پیکیج کے سلسلے میں رقم کی فراہمی؛ بنیادی خام مال جیسے کھاد پر زر اعانت اور ٹریکٹروں پر سیلز ٹیکس میں کمی ہے۔ اسی طرح سڑکوں کے انفراسٹرکچر میں توسیع، اور تجارتی اور معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے بسوں اور ٹرکوں کی پیداوار میں بھی نمو ہوئی۔

آگے چل کر موجودہ اشیاء سازوں کی جانب سے نئے ماڈلز (مثلاً، سیلریو، آٹو 660 سی سی، ریو، فورچونر، سیاز اور ویٹارا) کے اجراء کیا موٹرز اور ہونڈائی جیسے جامد فریقوں کی بحالی اور نئے فریقوں کی آمد سے اس صنعت کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔

کھاد

گذشتہ برس کھاد کے ذخائر میں اضافے نے اس سال کی پیداوار کو متاثر کیا، کیونکہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.5 فیصد کی نمو ہوئی، جو کہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والے 15.1 فیصد اضافے سے خاصی کم ہے۔ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں (کم قیمتوں کی وجہ سے) فروخت میں کچھ بحالی ہونے کے باوجود دسمبر 2016ء کے آخر تک کھاد کے ذخائر ایک ملین ٹن کی سطح تک بڑھے رہے۔¹⁹

آگے چل کر حکومت کی جانب سے کھاد پر زر اعانت برقرار رکھنے کے فیصلے کے تناظر میں ملکی طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے۔²⁰ مزید برآں، پیداوار کو بھی فائدہ ہوگا، کیونکہ اس صنعت کو معقول گیس مل رہی ہے۔

¹⁸ اپناروز گاراسکیم کے تحت گذشتہ برس کاروں کی پیداوار میں اضافہ ہوا تھا، اس کا اثر فروری 2017ء میں ختم ہونے والا ہے۔ اس سے مستقبل میں شعبہ ہذا کی نمو کو معمول پر لانے میں مدد ملے گی۔

¹⁹ ستمبر 2016ء کے آخر تک یوریا کے ذخائر 1.3 ملین ٹن تک پہنچ گئے۔

دواساز ادارے

گذشتہ برس سے دواسازی کی صنعت میں نمو کا تسلسل رہا، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 7.9 فیصد کی نمو ہوئی۔ اس صنعت کی نمو میں گذشتہ برس قیمتوں میں اضافے، خام مال کی لاگتوں میں کمی (یورو کی قدر میں کمی کے باعث)، اور شعبے میں جاری استحکام جیسے عوامل مددگار ثابت ہوئے۔^{21, 22} متعدد عوامل بشمول صحت کی سہولتوں کی موجودہ صورت حال اور شعبے پر حکومت کی بڑھتی ہوئی توجہ، آبادی میں نسبتاً زائد اضافہ، ڈرگ پرائسنگ پالیسی کے بعد زیادہ شفافیت، اور نئی مصنوعات (جیسے ڈینگی ویکسین) کا آغاز صنعت کی نمو کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔

برقی مصنوعات

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے میں تیزی سے بہتری آئی اور 14.5 فیصد کی نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 8.2 فیصد کی کمی دیکھی گئی تھی۔ پائیدار صارفی اشیاء جیسے ریفریجریٹرز (25.0 اضافہ) اور ڈیپ فریزرز (54.4 فیصد اضافہ) نے اس بہتر کارکردگی میں بنیادی کردار ادا کیا۔

مزید یہ کہ آئندہ مہینوں میں توانائی کی رسد میں اضافہ، کم شرح سود کی بنا پر صارفی مالکاری میں اضافہ، دیہی آبادی کی منڈی تک رسائی میں بہتری، اہم فریقوں کے لیے توسیعی منصوبے، اور بیرونی سرمایہ کاری، تمام ہی عوامل صنعت کی پائیدار نمو اور ترقی کا مظہر ہیں۔²³

غذا

م س 16ء کی پہلی ششماہی میں غذائی شعبے میں 0.1 فیصد کمی ہونے کے بعد م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے میں 6.9 فیصد کی نمو ہوئی۔ ایک جانب سگریٹ سازی میں مستقل کمی (م س 17ء کے میزاسینے میں ایف ای ڈی کے نفاذ کے رد عمل میں) ہوتی رہی، تو دوسری طرف چینی کی پیداوار میں زائد اضافے نے غذائی شعبے کی مجموعی نمو کو سہارا دیا۔

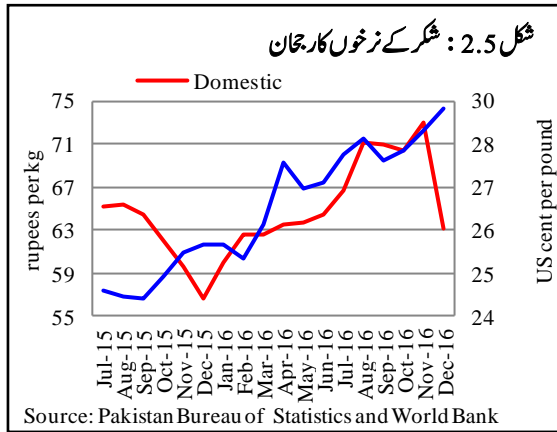
²⁰ اگرچہ مالی سال 17ء میں حکومت نے 0.3 ملین ٹن پوریابراآمد کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن اس کی زائد لاگت نے برآمدات کو مشکل بنادیا، ملک میں پوریائی قیمتیں اب بھی عالمی قیمتوں سے 6 فیصد زیادہ ہیں۔

²¹ آئی سی آئی پاکستان لمیٹڈ پاکستان میں 1949ء سے کام کرنے والی کثیرالملکی دواساز کمپنی ویتھ پاکستان لمیٹڈ کے اثاثے خریدنے کے عمل سے گزر رہی ہے۔ اور مارٹن ڈاؤلمیٹڈ نے مرک کے جی اے اے کے پاکستان میں آپریشنز کو حاصل کر لیا ہے۔

²² مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں اس صنعت کے لیے خام مارجن 30 فیصد سے تجاوز کر گیا (ماخذ: فہرستی کمپنیوں کی مالی رپورٹیں)۔

²³ ترک کمپنی آر جیکلک (Arcelik) نے حال ہی میں ہوم ایپلائنس کمپنی ڈولنس پاکستان کو 258 ملین ڈالر میں خریدا ہے۔

گنے کی فصل میں بہتری اور ملکی سطح پر چینی کی قیمتوں میں اضافے سے گنے کی کچل کاری میں اضافہ ہوا۔²⁴ اس کے ساتھ حکومت نے 0.225 ملین ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔²⁵ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی سطح پر چینی کی قیمتوں میں سال بسال اضافے کے پیش نظر اب یہ برآمدات قابل عمل بن چکی ہیں (شکل 2.5)۔ اس کے ساتھ اشیاء سازوں نے ذیلی مصنوعات (بنیادی طور پر گنے کا پھوک اور ہتھنول) کے ذریعے توانائی کی پیداوار پر اپنی توجہ بڑھادی ہے۔



م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سافٹ ڈرکس میں 18.8 فیصد اضافہ ہوا، جو کہ اس ضمن میں گزشتہ 5 برسوں کی اوسط نمو 16 فیصد سے زیادہ ہے۔ سافٹ ڈرکس بنانے والی ایک بڑی کمپنی نے حال ہی میں اپنی پیداوار اور ترسیلی استعداد میں توسیع کے لیے 200 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی۔ دوسری جانب خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں تغیر پذیری اور نقصان دہ اور غیر معیاری تیل کے خلاف مہم کے باعث نباتی گھی اور خوردنی تیل کی پیداوار میں کمی آئی۔

ٹیکسٹائل

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل صنعت کی نمو واجبی یعنی 0.1 فیصد رہی جبکہ یہ شرح گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 1.0 تھی۔ برآمد میں کمی اور ساختی رکاوٹیں اس شعبے کی راہ میں حائل رہیں۔ اگرچہ حکومت کی جانب سے اس شعبے کے لیے حال ہی میں ایک فراخ دلانہ برآمدی پیکج کا اعلان کیا گیا، تاہم اسے شعبے کی کارکردگی پر خاطر خواہ اثرات مرتب کرنے میں وقت لگے گا۔

²⁴ اگرچہ گنے کی پیداوار بلند ترین سطح 71 ملین ٹن تک پہنچنے کا امکان ہے، تاہم مالی سال 17ء جولائی تا جنوری کے دوران ملک میں چینی کی قیمتوں میں 11 فیصد

اضافہ ہوا۔

²⁵ چینی کی قیمتوں اور ذخائر / برآمدات کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے بین الاقوامی کمیٹی کا اجلاس ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں ہوتا ہے۔ 15 دسمبر 2016ء کو ملک میں چینی کی قیمتیں مقررہ سطح سے بڑھ جانے پر کمیٹی نے اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) کو اس کی مزید برآمدات سے روک دیا۔

دیگر شعبے

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات میں 1.3 فیصد کی کمی ہوئی جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں اس میں 6.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ بہتر معیار کی پیٹرولیم مصنوعات کے لیے پالیسی میں تبدیلی کے اثرات اس شعبے کی نمو میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ لکڑی، انجینئرنگ اور چمڑے کی صنعتوں کے لیے سستی درآمدی مصنوعات کا مقابلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

2.4 خدمات

اب تک کی دستیاب جزوی معلومات سے اندازہ ہوتا ہے کہ شعبہ خدمات کی نمو مناسب ہے۔ مثلاً، زراعت کی متوقع بحالی، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مستحکم نمو اور درآمدات میں مضبوط نمو، یہ تمام عوامل تھوک اور خوردہ تجارت کے منظر نامے کو حوصلہ افزا قرار دیتے ہیں، جو کہ شعبہ خدمات کا سب سے بڑا ذیلی شعبہ ہے۔

جدول 2.5: شعبہ بینکاری کی کارکردگی (جولائی تا دسمبر)		
ملین روپے		
2016ء	2015ء	
151.8	157.8	قبل ازراٹگیس منافع / خسارہ
-312.2	671.6	سرمایہ کاری (خالص)
319.0	263.7	قرضے (تموین نکال کر)
773.7	419.3	لامتیں
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

اسی طرح م س 17ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بسوں اور ٹرکوں کی طلب میں بالترتیب 27.9 اور 50.6 فیصد کا اضافہ ہوا، اس امر سے اپنا روزگار اسکیم کے عروج پر پہنچ جانے کا اثر جزوی طور پر زائل ہوا۔ ساتھ ہی ملک میں

اینڈھن کی کھپت میں تیزی سے اضافہ ہوا، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیاد پر پیٹرول کی فروخت میں 20.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ڈیزل کی کھپت میں 15.1 فیصد اضافہ ہوا، یہ دونوں عوامل ملک میں تجارتی سرگرمیوں میں اضافے کی غمازی کرتے ہیں۔

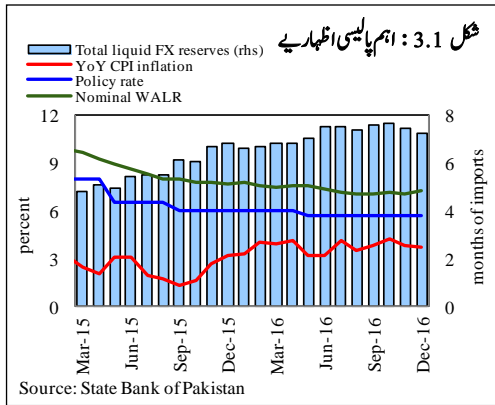
دوسری جانب مواصلات سے متعلق زیادہ تر اظہار یہ دھیمے رہے، ماسوائے تھری جی / فور جی کی سبسکریپشن کے (جس میں م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 27 فیصد اضافہ ہوا)۔ مزید برآں اس عرصے کے دوران پی ٹی سی ایل کے مجموعی کھاتے گزشتہ برس کے 1.3 ارب روپے کے خسارے کے مقابلے میں خالص خسارہ (1.5 ارب روپے) ظاہر کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ پی ٹی سی ایل کے ذیلی موبائل ادارے کی جانب سے ہونے والا خسارہ اور رضا کارانہ طور پر ملازمت سے دستبرداری کی اسکیم پر آنے والی اضافی لاگت ہے۔

مالیات اور بیمہ کے شعبے میں بینکاری شعبے کا منافع (قبل از ٹیکس) گزشتہ برس سے کم رہا (جدول 2.5)۔ اس سے قطع نظر نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں رواں برس مستحکم اضافہ ہوا۔ لہذا، مجموعی طور پر ہمیں شعبہ خدمات میں گزشتہ برس ہی کی رفتار سے نمو ہونے کی توقع ہے۔

3 مہنگائی اور زرعی پالیسی

3.1 عمومی جائزہ

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ہمراہ ملکی طلب میں اضافے کی بنا پر، کچھ کھیتی باڑیوں نے بھی اپنا راستہ تبدیل کیا ہے۔ مالی سال 17ء کے آغاز سے ہی بالخصوص درآمدی ادائیگیاں بڑھتی گئی ہیں، جس کے نتیجے میں پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ تقریباً دوگنا ہو گیا۔¹ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بھی گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی، کیونکہ اجناس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات بتدریج ختم ہو گئے (شکل 3.1)۔² بہر حال، ستمبر 2015ء سے کم ہونے والی مہنگائی گزشتہ ایک سال سے مستحکم ہے اور ایک محدود دائرے میں ہی جھولتی رہی ہے۔ آخراً، کچھ شعبوں کی اچھی کارکردگی کے باوجود م س 17ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی مجموعی نمو کم رہی۔³



زرعی پالیسی کی فیصلہ سازی کے لیے مختلف النوع رجحانات کے حامل ان اظہاروں کے رجحانات مشکل کا باعث تھے، خصوصاً نومبر 2016ء کی زرعی پالیسی کے لیے شرح سود میں کمی بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی سست سرگرمی میں معاونت کر سکتی تھی۔ چونکہ بیرونی دباؤ قابل انتظام ہو چکے تھے (اور اب بھی معلوم ہوتے ہیں) اور صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں اضافہ بھی سست تھا اس لیے اس پالیسی کے امکان کو

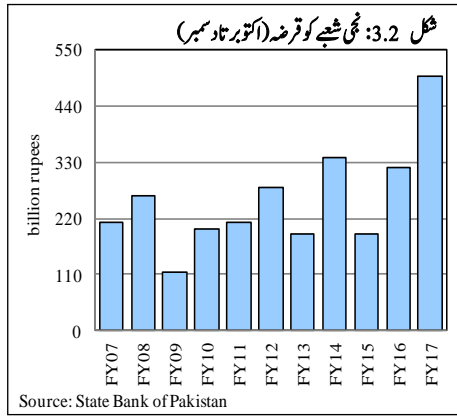
¹ جاری کھاتے کا خسارہ م س 16ء کے 1.9 ارب ڈالر سے بڑھ کر م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 3.6 ارب ڈالر ہو گیا۔

² اکتوبر تا دسمبر 2016ء کے دوران آئی ایم ایف کا اوسط اجناس اشاریہ قیمت گزشتہ برس کی اسی مدت سے 12.9 فیصد زیادہ تھا۔ اس کے برعکس اکتوبر تا دسمبر 2015ء کے دوران اس اشاریے نے 33.2 فیصد کی سال بسال تنزلی درج کی۔

³ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جولائی تا اکتوبر 2016ء کے دوران کم نمو (2.0 فیصد سال بسال) درج کرنے کے بعد نومبر تا دسمبر 2016ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سال بسال بنیاد پر اوسطاً 7.7 فیصد کی زبردست نمو آئی۔

یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔⁴ تاہم، کئی معاشی استحکام کے نقطہ نظر سے نمو میں اضافے کی کوششوں کے دوران درآمد کے ابھرتے ہوئے دباؤ کو نظر انداز نہ کرنا دانشمندی دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ، پہلے سے رائج شرح سود کی حمایت میں 6:4 کے تناسب سے ووٹنگ کے بعد زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد کی سابقہ شرح پر ہی برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔⁵

زری پالیسی کمیٹی کے فیصلے نے بنیادی طور پر ملک میں تاریخی پست شرح سود کا عرصہ طویل کر دیا۔⁶ یہ صورت حال قلیل مدتی کئی معاشی منظر نامے پر کمیٹی کے اطمینان کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ قدرتی طور پر مثبت رہا۔ کارپوریٹ صارفین، جن کا رویہ سازگار کاروباری ماحول کے جواب میں رفتہ رفتہ ہی تبدیل ہو رہا تھا، انھوں نے خریف کی فصل کی آمد کے ساتھ قرضے کے نئے چکر کے آغاز پر 2016ء میں نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں بہت تیزی سے قرضے لیے۔ بلند آمدنی والے اجزاء کی خاطر بینکوں نے اپنے اثاثوں کے جزدان کی تشکیل نو کے لیے حکمت عملی ترتیب دی جس کے باعث صارفی قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔



نتیجتاً، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضوں میں 499.3 ارب روپے کا بے مثال اضافہ دکھائی دیا (شکل 3.2)؛ قیمتوں کی سطح کو ملحوظ رکھا جائے تو بھی یہ بہاؤ دس سالہ مدت کا بلند ترین اضافہ تھا۔ سازگار پالیسی ماحول کے ساتھ اس سے مندرجہ ذیل پہلو ظاہر ہوتے ہیں (i) م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات کی سال بسال قدر اضافی میں کپاس کی بلند قیمتیں اور بحالی ظاہر کرتی ہیں، جس نے ٹیکسٹائل فرموں کی کارگزاری کے لیے جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ کیا (باب 5)؛⁷ (ii) سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے بلند

⁴ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے نمایاں خسارے میں نمایاں اضافے کے باوجود مجموعی بیرونی شعبے پر دباؤ محدود رہا، کیونکہ زرمبادلہ کے قرضے اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کافی مقدار میں موجود تھی۔

⁵ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کی گئی آخری کمی (مئی 2016ء میں 25 بی پی ایس) کے بعد نومبر 2014ء سے شرح سود میں 425 بی پی ایس کی مجموعی کمی آئی ہے۔ اگلے پالیسی فیصلے (مارچ 2017ء) تک یہ طویل دورانیوں میں سے ایک ہو گا جب اسٹیٹ بینک نے پالیسی کی شرح اپنی سطح پر برقرار رکھی۔

⁶ ملک کی موجودہ پست شرح سود کے اس دور سے پہلے مئی 1972ء سے پہلے کا زمانہ تھا جب پالیسی ریٹ 6 فیصد سے کم رکھا جا رہا تھا۔

⁷ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کپاس کی عالمی قیمتیں 13.6 فیصد بڑھ گئیں جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ اضافہ 1.2 فیصد تھا۔ اسی طرح، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کئی کپاس کی قیمتوں میں 15.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

اخراجات، جنہوں نے سیمنٹ، ریل اسٹیٹ، اور تعمیرات کے شعبوں کی سرگرمی کو مہمیز کیا؛⁸ اور (iii) توانائی کے شعبے میں سی پیک سے متعلق سرگرمی میں اضافہ۔ چنانچہ، معین سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے زمروں دونوں ہی کے تحت قرضوں کے حجم میں خاصی بڑی مقدار میں اضافہ حیران کن نہیں تھا (سیکشن 3.3)۔

م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں زری توسیع (80 فیصد سے زائد) کا بہت بڑا حصہ نجی شعبے میں غیر معمولی طور پر بڑی مقدار میں قرضوں کے استعمال پر مشتمل تھا (جدول 3.1)۔ باقی ماندہ میزانی قرض گیر یوں پر مشتمل تھا، جن کا حجم گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں

جدول 3.1: زری مجموعے								
بھاء ارب روپے میں								
	م 17ء			م 16ء			جنوری تا دسمبر	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	2015ء	2016ء
زربنیاد	342.1	-7.8	334.3	237.5	26.5	264.1	696.5	761.3
ایم 2	119.8	360.0	479.7	29.6	616.2	645.9	1,352.4	1,708.8
خالص بیرونی اثاثے	111.6	39.0	150.6	-8.4	-12.2	-20.6	321.5	23.7
اسٹیٹ بینک	150.9	28.8	179.7	38.0	-3.4	34.6	353.9	165.5
جدولی بینک	-39.3	10.2	-29.1	-46.4	-8.7	-55.2	-32.4	-141.8
خالص ملکی اثاثے	8.2	321.0	329.2	38.1	628.4	666.5	1,031.0	1,685.1
* میزانیہ قرضے	139.4	43.9	183.3	299.6	107.5	407.1	872.6	1,010.9
اسٹیٹ بینک	-304.4	-124.8	-429.2	567.7	324.9	892.6	-450.1	847.0
جدولی بینک	443.8	168.7	612.5	-268.1	-217.4	-485.5	1,322.6	164.0
نجی شعبے کو قرضہ	-25.7	321.4	295.7	-115.6	499.3	383.7	261.2	534.4
دیگر اثرا (خالص)	-140.1	22.9	-117.2	-152.7	10.4	-142.4	-152.5	-95.3

* نقد کی بنیاد پر

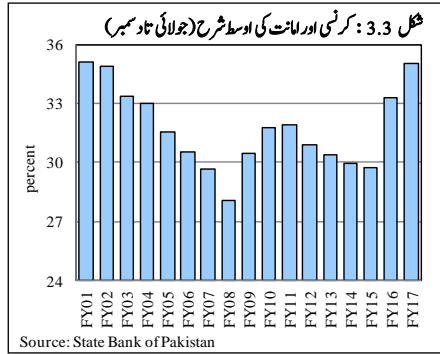
ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

خاصا کم تھا۔ سہ ماہی کے دوران نہ صرف مجموعی خسارہ کسی قدر پست تھا، بلکہ بیرونی مالکاری کی بلند دستیابی نے بینکاری شعبے کی فنڈنگ کا دباؤ بھی معتدل کر دیا۔⁹ م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے بینکاری شعبے میں اپنی مخلوط قرض گیری جاری رکھی، یعنی اسٹیٹ بینک سے رقوم حاصل کرنا اور کمرشل بینکوں کو قرضے واپس کرنا۔ زربنیاد پر اس کا اثر زائل کرنے کے لیے بازار زر کے سودوں کے ادخالات

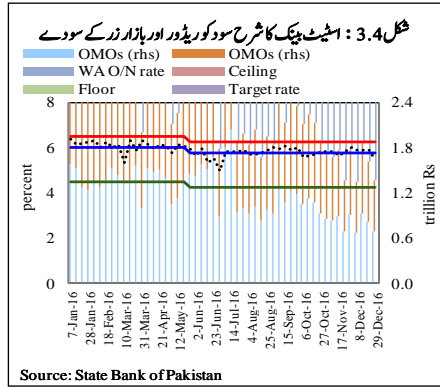
⁸ م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے اخراجات 445.7 ارب روپے ہو گئے جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 17.9 فیصد اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

⁹ م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ 361.2 ارب روپے تھا، جو پہلی سہ ماہی میں کے خسارے سے 17.5 فیصد کم تھا۔ اگرچہ م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی وسائل سے م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے خسارے کا محض 15.7 فیصد پورا ہوا، لیکن یہ م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے کل خسارے کے 47.6 فیصد کو پورا کرنے کے لیے کافی تھے۔

واپس کر لیے گئے (سیکشن 3.2)۔ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کی وجہ سے بھی زربنیاد پر کچھ منفی دباؤ آیا۔



چنانچہ، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں زربنیاد میں محض 0.6 فیصد کی نمو ہوئی، جس سے م س 17ء کی پہلی ششماہی کی مجموعی نمو کو 6.6 فیصد تک محدود رکھنے میں مدد ملی، جو گزشتہ برس م س 16ء کی پہلی ششماہی میں حاصل ہونے والی 10.6 فیصد کی نمو سے خاصی کم تھی۔ دوسری سہ ماہی میں خاصی توسیع کے باوجود مجموعی ایم 2 نمو میں اب بھی کمی رہی۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ضارب زربنیچے کی جانب گامزن رہا، کیونکہ عوام نے نقد رقم اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی۔ جیسا کہ شکل 3.3 میں دکھایا گیا ہے، کرنسی اور امانت کی شرح جو م س 16ء کے اوائل میں بینکاری لین دین پر دہولڈنگ ٹیکس عائد کرنے کے فوراً بعد بڑھ گئی تھی، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سولہ برس کی اس بلند ترین سطح کے قریب پہنچ گئی جو اس سے پہلے م س 01ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی تھی۔¹⁰



3.2 بازار زر میں ہونے والی پیش رفت

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی کی شرح بنا تبدیلی برقرار رہی اور بین الیمنٹ مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال میں مزید بہتری آئی کیونکہ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری جاری رکھی۔ یہ دوسری سہ ماہی میں بالخصوص، جب قرضے کے چکر کا آغاز ہوتا ہے، مددگار رہی۔ سیالیت کی صورت حال میں بہتری کی عکاسی کئی اظہاریوں سے ہوتی ہے: (i) شبینہ ریٹس میں کمی، جو م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹارگٹ ریٹ سے اوسط ایک بیسیس پوائنٹ اوپر کی سطح پر برقرار

رہے (شکل 3.4)؛¹¹ (ii) بازار زر کے سودوں کے واجب الادا اخراجات کی سطح تیزی سے نیچے آئی، جو آخر ستمبر کے 1147 ارب روپے سے کم ہو کر آخر دسمبر 2016ء تک 800 ارب روپے ہو گئی؛ اور (iii) اسٹیٹ بینک کی ریورس ریپو سہولت کا کمرشل بینکوں

¹⁰ بالخصوص، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کرنسی اور امانت کی اوسط شرح بڑھ کر 35.0 فیصد ہو گئی۔

¹¹ اس کے مقابلے میں پچھلی سہ ماہی میں شبینہ ریٹ کا ٹارگٹ ریٹ سے بالائی حد کی سمت 10 بی پی ایس انحراف ہوا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

میں محدود استعمال۔¹² مزید برآں طویل مدتی ریٹس کے حوالے سے م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران چھ ماہی کا بئور تقریباً 6.1 فیصد کے ساتھ خاصاً مستحکم رہا۔

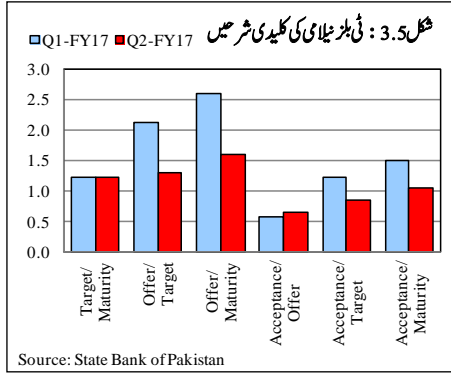
بین الینک مارکیٹ میں اس آسانی کے باوجود م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سرکاری وثیقہ جات کی نیلامی میں کمرشل بینکوں کی شمولیت کم رہی (جدول 3.2)۔ پہلی سہ ماہی کے برخلاف جب حکومت نے (مجموعی طور پر) 300 ارب روپے کے مشترکہ ہدف کے دو گنے سے زیادہ رقم اکٹھا کی، دوسری سہ ماہی میں تمام پی آئی بل نیلامیاں غیر کامیاب رہیں۔ نہ صرف اہداف کے مقابلے میں پیش کردہ حجم خاصاً کم تھا، بلکہ کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے گئے ریٹس بھی بلند تھے۔ اس صورت حال میں اور اس حقیقت کی وجہ سے بھی کہ حکومت کے پاس دیگر (اسٹیٹ بینک، بیرونی و ملکی غیر بینک) ذرائع سے بھی خاصی فنڈنگ دستیاب تھی، دوران سہ ماہی حکومت نے پی آئی بیز کے لیے تمام پولیاں مسترد کر دیں۔

جدول 3.2: حکومتی تسکات کی نیلامی کا خاکہ *

ارب روپے

پی آئی بیز			ٹی بلز		
قبولیت	پیشکش	ہدف	قبولیت	پیشکش	ہدف
مجموعی لحاظ سے					
218.3	808.2	200.0	1,321.2	1,387.0	1,200.0
182.9	447.0	150.0	1,014.0	2,060.9	1,225.0
678.5	995.3	300.0	1,763.9	3,066.0	1,450.0
-	234.6	200.0	1,099.6	1,695.8	1,300.0
عرصیت نکالنے کے بعد					
55.0	644.9	36.7	458.6	524.4	337.4
182.9	447.0	150.0	-132.4	914.5	78.6
-748.8	-431.9	-1,127.3	585.9	1,887.9	272.0
-	234.6	200.0	41.2	637.4	241.6
* بشمول غیر مساقتی اور خصوصی نیلامی (عرفی مالیت میں)					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

¹² م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں بینکوں نے صرف 6 دن ایس بی پی کی ریپورس ریپورٹ سہولت استعمال کی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں یہ 10 دن استعمال کی تھی۔ حجم کے لحاظ سے م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی ونڈوسے کمرشل بینکوں نے 65.6 ارب روپے کی رقوم قرض لیں، جبکہ گذشتہ سہ ماہی کے دوران 503.9 ارب روپے لیے تھے۔



ٹی بل کی نیلامی میں بھی ویسی ہی پست شمولیت اور بولی کی بلند شرح دیکھی گئی جیسی پی آئی بی کی نیلامی میں نظر آئی تھی۔ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کمرشل بینکوں نے حکومتی ہدف سے 1.3 گنا زیادہ رقم کی بولیاں دیں، جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں ہدف کے دو گنا سے زیادہ تھیں (شکل 3.5)۔ تاہم، پی آئی بی نیلامی کے برعکس حکومت نے ٹی بل نیلامی کے ہدف کا تقریباً 85 فیصد حاصل کیا۔

پی آئی بی اور ٹی بل نیلامی کا پہلا نتیجہ حکومت کے لیے مجموعی فنڈنگ میں 400 ارب روپے کی کمی تھی، جسے اسٹیٹ بینک سے قرض لے کر پورا کیا گیا۔¹³ دوسرا قابل غور نتیجہ خطیافت کے لیے جز (ایک سال سے زائد کی عرصیت) کی، بالخصوص آخر ستمبر اور آخر دسمبر کے درمیان، عمودیت تھی (شکل 3.6)۔¹⁴ اس نے مہنگائی میں اضافے اور پالیسی ریٹ کے ممکنہ طور پر پست ترین سطح کو پہنچنے کی منڈی کی توقع کو ظاہر کیا؛ اس کی وجہ سے میعاد پر پی ایم میں اضافہ ہوا۔ حکومتی وثیقہ حیات کی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی بولیوں کا پی آئی بی کی نسبت ٹی بلز کی طرف کسی قدر زیادہ رجحان، اس استدلال کے مطابق ہے۔ بہر حال، چونکہ حقیقی مہنگائی منڈی کی توقعات کے مقابلے میں کم رہی (بالخصوص نومبر اور دسمبر 2016ء میں)، اس لیے جنوری 2017ء کے دوران خطیافت کے لیے جُز میں کچھ اصلاح دکھائی دی۔

3.3 زری مجموعے

زری مجموعوں میں بہت سی پیش رفتیں تو پہلے ہی سیکشن 3.1، میں بیان کی جا چکی ہیں، مزید کچھ حقائق یہاں پیش کیے جا رہے ہیں:

¹³ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 893 ارب روپے قرض لیے جس میں سے 325 ارب روپے م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں لیے گئے۔

¹⁴ ایک سال سے کم مدت کی پی کے آروی شرح سود تبدیل نہیں ہوئی کیونکہ یہ پالیسی ریٹ اور شبینہ ریٹ میں تبدیلیوں کے لیے زیادہ حساس ہے؛ زیر جائزہ مدت میں پالیسی ریٹ اپنی سطح پر قرار رہے، اور شبینہ ریٹ مارگٹ ریٹ سے قریب رہے۔

(i) م س 17ء کی مسلسل دوسری سہ ماہی میں بھی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی آئی، جبکہ اس کے مقابلے میں م س 16ء کی اسی سہ ماہی میں اضافہ دیکھا گیا تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ، جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے جو مئی 2016ء میں منفی ہو گئے تھے ان میں مزید کمی جاری رہی۔ یہ بالخصوص ملک میں کام کرنے والے کچھ غیر ملکی بینکوں کے زرمبادلہ کے بلند واجبات کو ظاہر کرتے ہیں؛

(ii) م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس ایز) کو قرضہ 60 ارب روپے بڑھ گیا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ نیلم، جہلم پاور پراجیکٹ کی تکمیل کے لیے مالکاری میں اضافہ ہے؛ جون 2016ء میں کمپنی نے پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لیے مالی رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے 100 ارب روپے کے صکوک جاری کیے تھے؛

(iii) م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اجناسی قرضوں میں واپسی م س 16ء کی اسی ششماہی کے مقابلے میں دوگنی تھی۔¹⁵ دو اجناس، کھاد اور گندم، میں قرضوں کی واپسی سب سے نمایاں رہی۔ کھاد کے ضمن میں، 2016ء کے خریف میں حکومت کے اعانتی پروگرام کی وجہ سے یوریا اور ڈی اے پی دونوں ہی کے استعمال میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کو کمرشل بینکوں میں اپنے واجبات چکانے میں مدد ملی۔

جہاں تک گندم کا تعلق ہے، اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اس برس خریداری کرنے والی ایجنسیاں کمرشل بینکوں کو زیادہ قرضے واپس کر سکیں تاہم واجب الادا قرضوں کے اسٹاک کے ساتھ ساتھ گندم کے فروخت نہ ہونے والے ذخائر بھی اب تک بلند ہیں۔ ملک میں فاضل گندم کی دستیابی کی وجہ سے م س 17ء میں حکومت نے (گندم کی اعانتی قیمت 1300 روپے فی 40 کلوگرام پر برقرار رکھتے ہوئے) گندم کے غیر فروخت شدہ ذخائر کی بلند سطح سے نمٹنے کے لیے بعض اقدامات کیے۔ اولاً، گندم کی برآمد پر 120 ڈالر فی ٹن کی اعانت پر (15 مارچ 2017ء تک) توسیع دی، اور اس اسکیم کے تحت گندم کی برآمد کی حد 4 لاکھ ٹن بڑھا کر 1.3 ملین ٹن کر دی۔ ثانیاً، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں گندم کی برآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی مزید بڑھا کر 60 فیصد کر دی تاکہ منڈی میں ابھرتی ہوئی بھرماری کی صورت حال بننے سے بچا جاسکے۔¹⁶

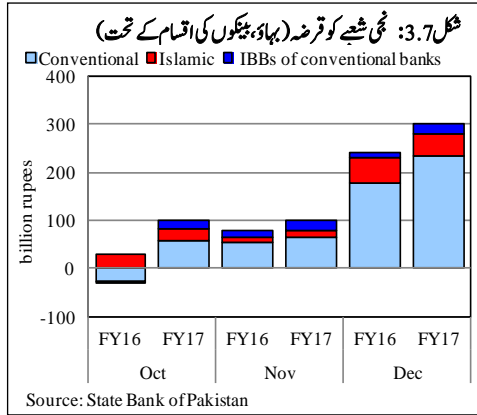
¹⁵ خاص طور پر، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 82.8 ارب روپے کی رقوم کی خالص واپسی ہوئی، جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں 41.8 ارب روپے کی خالص رقوم واپس کی گئی تھیں۔

¹⁶ م س 16ء کی چوتھی سہ ماہی میں حکومت نے ریگولیٹری ڈیوٹی 25 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کر دی تھی۔

3.4 نجی شعبے کو قرض

مستحکم کلی معاشی ماحول، توانائی اور امن وامان کی بہتر صورت حال، اور کراچی میں میگا پراجیکٹس کے آغاز سے گزشتہ چند برسوں سے ملک میں کاروباری ماحول سازگار ہو چکا ہے۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کے استعمال پر اس کا مثبت اثر جاری رہا، تاہم قرضے کی طلب میں مزید تحریک ان عناصر سے ہوئی: (i) مئی 2016ء میں پالیسی ریٹ میں کمی کے موثر اثرات؛ (ii) ملک میں سرکاری شعبوں میں ترقیاتی منصوبوں اور سی پیک سے متعلق سرمایہ کاریاں، جنہوں نے ٹرانسپورٹ اور تعمیرات کی صنعتوں میں سرگرمیوں کو متحرک کیا؛ اور (iii) خام مال، بالخصوص کپاس اور کونکے، کی قیمتوں میں بحالی، جس نے ٹیکسٹائل اور سیمنٹ کے شعبوں میں جاری سرمائے کے قرضے کی طلب میں اضافہ کیا۔

تاہم، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں فیصلہ کن عامل سازگار رسدی صورت حال تھی، کیونکہ حکومت نے کمرشل بینکوں کو قرضوں کی واپسی جاری رکھی جس سے نجی شعبے کی فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان کے پاس کافی وسائل بچ گئے۔ مزید برآں، گزشتہ سال کے مقابلے میں امانتوں کی نمو معمولی سی بلند رہی؛ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بینکوں کی مجموعی امانتیں 6.0 فیصد بڑھ گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں یہ 5.3 فیصد تھیں۔



طلب و رسد کے محرکات کے نتیجے میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کی قرض گیری میں نمایاں اضافہ ہوا۔ قرض میں یہ اضافہ جاری سرمایہ اور معین سرمایہ کاری دونوں ہی زمروں سے ظاہر ہے جو کہ بنیادی طور پر روایتی بینکوں سے لیا گیا (شکل 3.7)۔¹⁷ یہ اضافہ بالخصوص دسمبر کے دوسرے ہفتے میں زیادہ مضبوط تھا جب بینکوں نے نجی شعبے کو 229.9 ارب روپے کی قرض گاری درج کی۔ تاہم، اس رجحان سے

استثنا جنوری کے پہلے ہفتے میں دیکھا گیا جب 111.5 ارب روپے واپس کیے گئے۔¹⁸

¹⁷ م س 17ء میں بالخصوص، توانائی اور تعمیرات کے شعبوں کا معین سرمایہ کاری کے لیے قرضوں میں سب سے زیادہ حصہ برقرار رہا؛ مزید برآں، سیمنٹ،

ٹیکسٹائل، غذائی مصنوعات اور مشروبات نے بھی ان کی پیروی کی، حالانکہ م س 16ء میں انہیں اس مقصد کے لیے بہت معمولی قرضہ دستیاب ہوا تھا۔

¹⁸ تقویمی اور مالی سال کے آخری ہفتے میں بعض کمرشل بینکوں کا رجحان یہ ہوتا ہے کہ عارضی قرضہ لیں جس کے فوراً بعد اگلے ہفتے کافی قرض کی واپسی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے ہفتے سے مراد یہاں 30 دسمبر 2016ء تا 6 جنوری 2017ء کا ہفتہ ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سست روی کے باوجود اشیاء سازی کے قرضے میں اضافہ

نچی شعبے کے کاروبار کو دیے جانے والے قرض میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اشیاء سازی کی فرموں نے تقریباً 68.5 فیصد قرض حاصل کیا (جدول 3.3)۔ حسب معمول ٹیکسٹائل یونٹ بڑے قرض گیر تھے جس کی وجہ بنیادی طور پر کپاس کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ مقدار اور قیمت دونوں لحاظ سے ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ بھی تھا۔¹⁹

جدول 3.3: نچی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (دوسری سہ ماہی کے دوران بہاؤ)								
ارب روپے								
مجموعی قرضہ	جاری سرمایہ	مستحق سرمایہ کاری	تجارتی مالکاری	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 17ء
نچی کاروباری اداروں کو مجموعی قرضے	255.7	420.2	149.9	279.3	56.4	94.3	49.4	46.6
(1) اشیاء سازی	192.5	287.9	125.6	195.9	12.7	50.3	54.2	41.6
الف) ٹیکسٹائل	91.3	123.0	66.2	84.5	4.3	19.5	20.8	19.0
اسپننگ، ویونگ، فٹنگ	70.0	104.3	52.7	74.3	2.9	18.7	14.4	11.2
ب) غذائی مشروبات و مصنوعات	53.9	91.7	31.6	67.8	5.8	13.6	16.6	10.3
چاول کی پراسیسنگ	27.4	39.7	17.3	32.3	0.9	0.6	9.2	6.8
چینی	10.4	39.8	3.9	26.9	5.2	8.1	1.3	4.8
ج) سیمنٹ	0.7	14.1	1.4	5.4	-2.2	6.2	1.5	2.6
د) کیمیکلز	17.1	10.0	14.6	11.6	-0.1	-0.3	2.5	-1.2
انسان ساختہ ریشے اور دیگر مصنوعات	0.9	5.1	1.0	2.2	-0.1	2.6	0.0	0.3
کھاد	4.3	-3.4	6.7	5.3	-4.8	-5.8	2.4	-2.9
(2) بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	26.5	38.0	12.0	25.4	16.2	11.8	-1.7	0.9
(3) کاروبار اور تجارت	23.2	28.1	24.3	23.2	-1.5	2.9	0.4	2.0
خرود تجارت	11.2	13.8	14.2	9.9	-4.1	1.9	1.1	2.0
تھوک اور کمیشن کی تجارت	10.8	14.5	9.4	13.7	2.1	1.1	-0.6	-0.3
(4) تعمیرات	23.2	16.9	8.2	6.3	11.6	10.8	3.5	-0.1
(5) رینک اسٹیٹ، کرایہ اور کاروبار کی سرگرمی	8.8	12.1	6.7	7.2	2.4	5.6	-0.3	-0.6
(6) ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری / مواصلات	12.8	2.5	-0.8	1.4	14.0	1.5	-0.3	-0.4
(7) زراعت	15.1	-6.5	14.2	-2.5	0.2	-4.5	0.7	0.6

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

¹⁹ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کل کپاس کی قیمتوں میں 15.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ ٹیکسٹائل برآمدات کی مقدار اور قدر میں اضافے کی تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5۔

اس کے برخلاف چینی کے شعبے میں قرض کی بلند طلب کی وجہ قیمتوں کی بجائے ان کا بڑھتا ہوا پیداواری حجم ہے۔ بالخصوص پنجاب میں گنے کی فصل کو مختص علاقہ اور اس کے بعد اس کی پیداوار نے م 17ء کے سالانہ ہدف کو عبور کر لیا²⁰ جس کے نتیجے میں کچل کاری کے موسم کے دوران قرض کی طلب گزشتہ سال کے مقابلے میں بلند رہی۔

جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے، ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے سیمنٹ کے شعبے میں پیداوار اور مقامی ترسیل بلند رہی جو اس کی جاری سرمائے کی طلب کی وجہ تھی۔ مزید برآں منقولی شہادتیں ظاہر کرتی ہیں کہ کچھ بڑے سیمنٹ ساز توسیع کی تیاری کر رہے ہیں جو اس شعبے میں معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب کی توجیح کرتی ہے۔

لب لباب یہ ہے کہ چینی اور سیمنٹ جیسے شعبوں نے رواں مدت میں نمایاں طور پر بلند قرض لیا ہے؛ یہ بہتری بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں ان کے مضبوط انفرادی کردار سے بھی ہم آہنگ ہے۔²¹

توانائی کے شعبے کی قرض گیری کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی دیکھی گئی

گزشتہ برس بجلی کے منصوبے بنیادی طور پر طویل مدتی قرضوں (جسے معین سرمایہ کاری کہا جاسکتا ہے) پر مشتمل تھے، م 17ء کی پہلی ششماہی میں ان میں قلیل مدتی (جاری سرمایہ کاری) قرض گیری کی طرف منتقلی دیکھی گئی۔²²

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ، م 17ء کی پہلی ششماہی میں 276.3 ارب روپے کی بجلی تیار کرنے والی اور الیکٹریکل مشینری درآمد کی گئی، جبکہ اسی مدت میں توانائی کے شعبے میں صرف 101.2 ارب روپے کے معین سرمایہ کاری قرضے تقسیم کیے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

²⁰ گزشتہ موسموں میں کپاس کی فصل کو لاحق مسلسل مسائل اور کئی برسوں سے حکومت کی جانب سے گنے کے لیے مقررہ بلند امانتی قیمتوں کی وجہ سے کاشت کاروں کے لیے گنا ایک محفوظ اور منافع بخش انتخاب بن گیا جس کے باعث اس فصل کے زیر کاشت علاقے میں اضافہ ہو گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی صورت حال پراسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م 17ء، باب 2۔

²¹ م 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی 3.9 فیصد بڑھ گئی جبکہ م 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی اتنی ہی نمود دیکھی گئی (دیکھیے باب 2 برائے حقیقی شعبہ)۔

²² خاص طور پر، م 16ء کی پہلی ششماہی میں بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے لیے معین سرمایہ کاری قرض کا خالص استعمال 18.7 ارب روپے تھا، جبکہ م 17ء کی پہلی ششماہی میں یہ 22.5 ارب روپے تھا۔ اس کے مقابل جاری سرمائے کا استعمال م 16ء کی پہلی ششماہی میں 3.2 ارب روپے سے بڑھ کر م 17ء کی پہلی ششماہی میں 17.7 ارب روپے ہو گیا۔ چنانچہ، روپے کے لحاظ سے رواں دورانیے میں معین سرمایہ کاری کے استعمال میں معمولی اضافے کے باوجود قرض کے مجموعی استعمال میں ان طویل مدتی قرضوں کا حصہ کم ہو گیا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

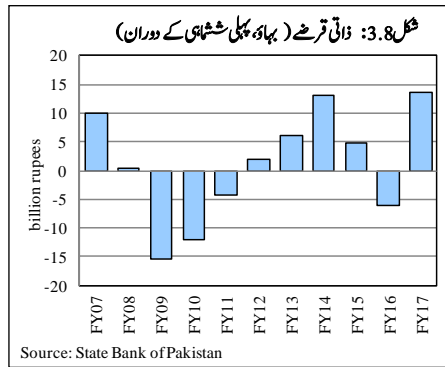
مشینری کی درآمد کے ایک بڑے حصے کی مالکاری کے لیے بینک سے قرض نہیں لیا گیا ہے۔²³ اس کے برعکس، بڑھتی ہوئی آپریشنل لاگتوں (مختلف فیولز کی خریداری) کے لیے توانائی کے اداروں کی جانب سے جاری سرمائے کے قرض کی طلب میں بظاہر اضافہ ہوا ہے، کیونکہ گذشتہ برس درآمد کی گئی مشینری اب استعمال کی جائے گی۔

جدول 3.4: صارفی مالکاری				
بہاؤ ارب روپے میں				
	پورا سال			
	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء
م 17ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء
مجموعی	32.0	25.5	13.1	9.9
گاڑیاں	21.0	26.8	8.2	11.8
ذاتی	9.1	-11.3	4.9	-6.0
مکان کی تعمیر	0.9	7.9	0.2	2.7
کریڈٹ کارڈ	1.1	1.7	-0.1	0.8
پائیدار صارفی اشیا	-0.1	0.4	-0.1	0.5

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

صارفی مالکاری مضبوط رہی

م 17ء کی پہلی ششماہی میں صارفی مالکاری میں 37.6 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا (جدول 3.4)۔ گاڑیوں کی مالکاری کا جُز ہنوز غالب رہا، جبکہ ذاتی قرضوں میں اضافہ نظر آیا۔ م 17ء کی پہلی ششماہی میں 13.7 ارب روپے کے ذاتی قرضوں کا استعمال دیکھا گیا جو تقریباً ایک عشرے کی سب سے بڑی ششماہی مقدار ہے (شکل 3.8)۔



Source: State Bank of Pakistan

3.5 مہنگائی

م 17ء کی پہلی ششماہی میں اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 3.9 فیصد ہو گئی، جبکہ م 16ء کی پہلی ششماہی میں یہ 2.1 فیصد تھی (جدول 3.5)۔ اس اضافے کی اہم وجوہات یہ تھیں: (i) تازہ سبزیوں کی کم رسد؛²⁴ (ii) غذائی اجناس، جیسے پام آئل، چاول اور چینی کی عالمی قیمتوں میں نمایاں بحالی؛²⁵ (iii) وفاقی بجٹ برائے 2016-17ء میں مختلف اشیا، جیسے سگریٹ،

²³ مشینری کے درآمدی ڈیٹا کے بارے میں مزید جاننے کے لیے دیکھیے باکس 5.1، باب 5۔

²⁴ مٹر، مرچیں، لہسن، ادراک، گاجر، کھیرے، شلغم، گوبھی، پالک، لیٹوں وغیرہ کا شمار تازہ سبزیوں میں ہوتا ہے۔ آلو، ٹماٹر، اور پیاز ان میں شامل نہیں، جن کی قیمتوں کا ڈیٹا الگ درج کیا جاتا ہے۔

²⁵ اس اضافے کی وجہ اساسی اثر کو قرار دیا جاسکتا ہے، کیونکہ صارف اشاریہ قیمت میں چند بہت زیادہ وزن کی حامل اشیا جن کی قیمت گذشتہ برس تیزی سے کم ہوئی تھی، م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یا تو ان (خوردنی تیل / گھی، اور چاول) کی قیمت میں اضافہ ہوا یا م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ان (موٹر فیول) میں معمولی سی کمی درج کی گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

خشک دودھ، اسٹیشنری کے سامان اور سیمنٹ پر ٹیکس عائد کرنے کے اقدامات کے اثرات؛ اور (iv) ملکی طلب کی میں بتدریج اضافہ، بالخصوص غیر غذائی غیر تیل میں، جیسا کہ بڑھتی ہوئی قوزی گرائی سے ظاہر ہے۔

جدول 3.5: مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت فیصد

توزی	غیر غذائی غیر توانائی	غیر غذائی توانائی	مجموعی غذائی	مجموعی غیر غذائی	مجموعی
تراشیدہ					
م 16ء					
پہلی سہ ماہی	2.8	3.9	-3.7	2.7	0.3
دوسری سہ ماہی	2.8	3.8	-1.2	3.0	1.8
پہلی ششماہی	2.8	3.8	-2.5	2.9	1.0
تیسری سہ ماہی	3.5	4.5	1.7	4.1	3.3
چوتھی سہ ماہی	3.7	4.5	0.1	3.9	3.0
م 17ء					
پہلی سہ ماہی	3.6	4.6	-1.6	3.7	4.0
دوسری سہ ماہی	3.8	5.2	-2.1	4.1	3.6
پہلی ششماہی	3.7	4.9	-1.8	3.9	3.8

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان

اہم بات یہ ہے کہ اگر سہ ماہی میں گاڑیوں کے فیول اور ٹرانسپورٹ خدمات کی قیمتوں میں سال بسال کی جاری نہ رہتی تو مجموعی صارف اشاریہ قیمت پر ان عوامل کے مشترکہ اثرات بڑھ جاتے۔²⁶ مزید برآں، م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کے استحکام نے بھی مہنگائی کی شرح کم رکھنے میں کردار ادا کیا۔ پہلی ششماہی کی 3.9 فیصد سال بسال مہنگائی سالانہ منصوبہ برائے 17-2016ء کے طے کردہ ہدف 6.0 سے کافی کم ہے۔

واپس ربط رکھتے ہوئے، م 17ء کی پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں میں تازہ سبزیوں کی قیمتیں بلند رہیں؛ اس بنا پر م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل 20 وزنی ترین اشیاء میں شامل تازہ سبزیوں نے 19.2 فیصد کا بلند ترین اضافہ درج کیا گیا۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے دوران 1.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ بعض سبزیوں (بالخصوص لہسن اور شلغم) کی ملکی پیداوار کو نہ صرف خشک موسم نے متاثر کیا، بلکہ غیر رسمی تجارت کی سرکوبی نے بھی درآمدی رسد کو بری طرح متاثر کیا۔²⁷

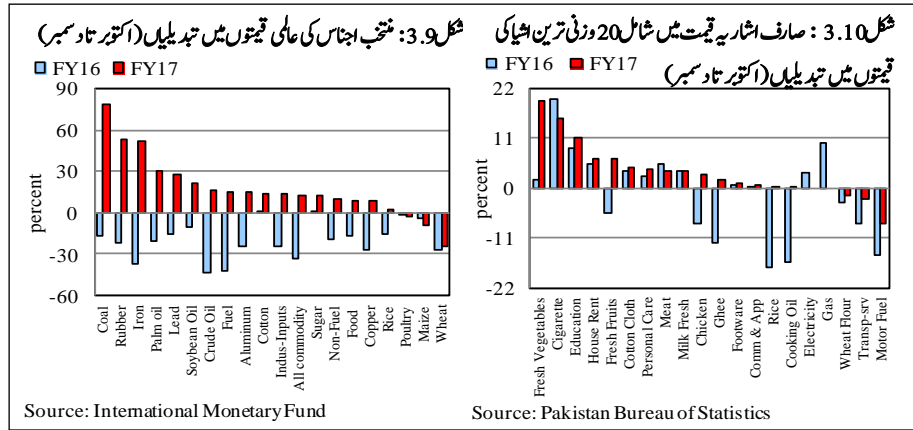
²⁶ صارف اشاریہ قیمت میں ان دونوں کا مجموعی وزن 5.7 فیصد ہے۔

²⁷ مثال کے طور پر جولائی تا اکتوبر م 17ء میں گو بھی، پالک، اور لیموں و ترشا کی درآمد کم ہو کر بالترتیب 1.9، 0.2، اور 2.6 میٹرک ٹن ہو گئی، جبکہ گزشتہ برس کے اسی دورانیے میں یہ بالترتیب 2.1، 1.0، اور 5.1 میٹرک ٹن تھیں۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

بہر حال، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سبزی کی قیمت میں وسیع پیمانے پر ہونے والے اضافے کے مقابلے میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ چند اشیاء تک محدود ہو گیا۔²⁸

اسی دوران، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کئی غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں بحالی ہوئی (شکل 3.9)، اور اب یہ ملکی مہنگائی پر بھی اثر انداز ہونا شروع ہو گئی ہے (شکل 3.10)۔ بالخصوص، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی تک چاول، خوردنی تیل، گھی، اور چینی کی ملکی قیمتوں میں کمی کاربجھان م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران معکوس ہو گیا۔ مزید برآں، وفاقی بجٹ برائے 17-2016ء میں ٹیکس کے نفاذ / اضافے سے بہت سی اشیاء (جیسے سگریٹ، خشک دودھ اور اسٹیشنری) نے بھی مہنگائی کے اضافے میں حصہ لیا۔²⁹ ڈیوٹی کی ساخت کے طریقہ کار میں حکومت کی جانب سے تبدیلی کی وجہ سے سیمنٹ کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔³⁰



ان اشیاء کے علاوہ، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں صحت اور تعلیم کی خدمات کی قیمتوں میں بھی بالترتیب 8.1 فیصد اور 11.3 فیصد کا نمایاں اضافہ درج کیا گیا، جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں ان میں بالترتیب صرف 2.7 فیصد اور 8.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ڈرگ

²⁸ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں بہت سی تازہ سبزیاں، جیسے بیگن، لوکی، بھنڈی، ٹنڈے، توری، کرپا، مرچیں (ہری) اور لہسن میں 20 فیصد سے زائد مہنگائی درج کی گئی۔ تاہم، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں بہت سی سبزیوں کی قیمتوں میں تیزی سے کمی درج کی گئی، مثلاً لوکی، بھنڈی، مٹر، ٹنڈا، توری، کرپا، ارودی، گاجر اور اورک، جبکہ لہسن اور شلغم میں بالترتیب 66.5 اور 22.3 فیصد مہنگائی درج کی گئی۔

²⁹ مثال کے طور پر م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں سگریٹ اور سیمنٹ میں 15.3 اور 5.2 فیصد کی مہنگائی درج کی گئی، جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ بالترتیب 19.8 اور 1.2 فیصد تھی۔

³⁰ تفصیل کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م س 17ء، باب 3۔

ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (ڈی آر اے پی) کی منظوری کے بعد ادویات کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کی وجہ سے صحت کی خدمات اور ان سے متعلقہ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔³¹ تعلیم کے معاملے میں یہ اضافہ م س 16ء کے مقابلے میں م س 17ء میں تعلیمی فیسوں میں جلد نظر ثانی کو ظاہر کرتا ہے۔³² یہ تبدیلیاں قوزی گرانی میں تیز اضافے کی وجہ ہیں: م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں غیر غذائی غیر تیل بڑھ کر 5.2 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ تین سہ ماہیوں میں اس کی اوسط 4.5 فیصد تھی۔

ٹرانسپورٹ محض وہ گروپ تھا جس کی قیمتیں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کم ہوئیں۔³³ یہ جنوری تا مارچ 2016ء میں حکومت کی اعلان کردہ فیول کی قیمتوں میں کمی کے موثر اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔³⁴ تاہم، جب حکومت نے بالآخر دسمبر 2016ء میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کیا تو پیٹرولیم کی قیمتوں میں سات مہینوں سے جاری استحکام ختم ہو گیا۔³⁵ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر اس کے اثرات آنے والے مہینوں میں ظاہر ہوں گے۔

منظر نامہ

م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے آخری حصے میں پیداوار میں کمی کے لیے اویک معاہدے کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پیدا ہوا، کیونکہ نومبر 2016ء سے فروری 2016ء کے درمیان ان میں 25.0 فیصد اضافہ ہوا۔³⁶ جیسا کہ توقع تھی، حکومت نے وسط جنوری 2017ء سے اس کے جزوی اثرات ملکی صارفین کو منتقل کیے ہیں۔³⁷

³¹ بذریعہ ایس آر آر 2016/ (1) 628 بتاریخ 22 جولائی 2016ء، ڈی آر اے پی، وزارت برائے قومی صحت خدمات، ریگولیشن اینڈ کوآرڈینیشن۔

³² م س 16ء کی تیسری سہ ماہی میں تعلیمی فیسوں میں اضافہ کیا گیا تھا، جبکہ م س 17ء میں دوسری سہ ماہی میں یہ اضافہ کیا گیا۔

³³ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹرانسپورٹ گروپ کی قیمتوں میں 3.3 فیصد کمی آئی، جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ کمی 8.6 فیصد تھی۔

³⁴ جنوری تا مارچ 2016ء کے دوران حکومت نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں مجموعی طور پر بالترتیب 13.5 روپے اور 12.5 روپے فی لٹر کٹوتی کی تھی۔

³⁵ دسمبر 2016ء میں حکومت نے پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں بالترتیب 2 روپے اور 2.70 روپے فی لٹر اضافے کا اعلان کیا۔ اپریل 2016ء کے بعد یہ پہلا اضافہ تھا۔ ایک مہینے پہلے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے ایچ او بی سی کی ڈی ریگولیشن کی وجہ سے اس کی قیمتیں بڑھائی تھیں۔

³⁶ امریکی انتخابات کے موقع پر 8 نومبر 2016ء کو اور 30 نومبر 2016ء کو جس دن اویک پیداوار میں کمی پر راضی ہوا تو سعودی عربین لائٹ آئل بالترتیب 43 ڈالر اور 45.4 ڈالر فی بیرل کے حساب سے فروخت ہوا۔ 6 مارچ 2016ء کو اس کی فروخت اوسطاً 54.2 ڈالر فی بیرل تھی۔

³⁷ جنوری کے وسط سے یکم مارچ 2017ء تک حکومت نے چار مواقع پر پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں مجموعی طور پر بالترتیب 6.7 روپے فی لٹر اور 6.8 روپے فی لٹر کا اضافہ کیا۔ مزید برآں، دسمبر 2016ء میں سی این جی کی ڈی ریگولیشن (بہ توسط وزارت پیٹرولیم اور قدرتی وسائل نوٹیفیکیشن نمبر-CNG

Price-16/ (9) 7 بتاریخ 16 دسمبر 2016ء) کی وجہ سے سی این جی کی قیمت 1.7 روپے فی کلوگرام بڑھ چکی ہے۔

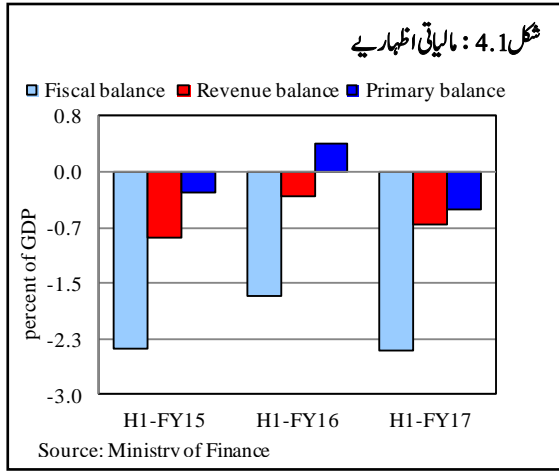
م س 17 کے بقیہ مہینوں میں درج ذیل عوامل ملکی مہنگائی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں:

- (i) اجناس اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی توقع ہے جو ملکی مہنگائی کو بھی متاثر کرے گی۔
 - (ii) حال ہی میں تھوک اشاریہ قیمت کے تعمیراتی جُز میں زبردست اضافہ نظر آ رہا ہے جو صارف اشاریہ قیمت میں اجرتوں اور تعمیراتی اشیا کی قیمتوں تک منتقل ہو سکتا ہے۔³⁸ مزید برآں، چونکہ تعمیراتی لاگت کا اثر کرایہ مکان پر بھی پڑتا ہے، لہذا صارف اشاریہ قیمت کے سب سے بڑے جُز اشاریہ کرایہ مکان میں اضافے سے صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر اضافے کا دباؤ پڑ سکتا ہے۔
 - (iii) دوسری جانب، حالیہ بارشوں سے گندم اور تلف پذیر غذائی اشیا کی رسد کی صورت حال میں بہتری ممکن ہوگی جو مہنگائی کے دباؤ کو ختم کرنے میں مددگار ہوگی۔
- چنانچہ، م س 17ء کے دوران سالانہ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 4 فیصد کے قریب رہنے کی توقع ہے۔

³⁸ تھوک اشاریہ قیمت کے تعمیراتی خام مال میں گلاس شیٹس، دیگر شیشے کی اشیا، سرامکس اور سینیٹری، اینٹیں اور ٹائلیں، فولاد کی سلاخیں اور چادریں اور پائپ فٹنگز شامل ہیں۔

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ترقیات اور سلامتی سے متعلق اخراجات بڑھنے اور محاصل کی وصولی کم ہونے سے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.4 فیصد تک بڑھ گیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 1.7 فیصد رہا تھا۔ بنیادی میزانیہ جو مالی سال 16ء میں فاضل تھا، مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 0.5 فیصد خسارے میں تبدیل ہو گیا (شکل 4.1)۔

اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم وصولی اور اسٹیٹ بینک کا منافع گرنے کے سبب غیر ٹیکس محاصل میں تیزی سے کمی ہوئی جو مجموعی محاصل کی نمو میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی کا باعث بنی۔¹ مزید برآں س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران محاصل کی وصولی زائد رہنے کے باوجود اُن میں نمو مالی سال کے آغاز میں کی گئی توقع سے کم رہی۔ یہ تخفیف و سنج البینا دتھی، براہ راست اور بالواسطہ دونوں طرح کے ٹیکسوں میں نمو گزشتہ سال ہونے والی شرح نمو سے تقریباً نصف تھی۔

یہاں یہ تسلیم کیا جانا چاہیے کہ ٹیکس محاصل کی وصولی میں کمی کی ایک جزوی وجہ وہ متعدد ٹیکس ترغیبات ہیں جن کا اعلان ملک میں سرمایہ کاری کے فروغ اور معاشی سرگرمیاں بڑھانے کے لیے کیا گیا، ان ترغیبات میں کارپوریٹ ٹیکس کی شرح میں کٹوتی بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ حال میں دی گئی ترغیبات کے تناظر میں۔ خصوصاً برآمدی پیکیج اور سی پیک سے متعلق چند منصوبوں کے لیے ٹیکس استثناء کے اعلان سے س 17ء کے بقیہ مہینوں کے دوران محاصل کی وصولی بڑھانا ایک ہمت آزمایا کام ہو گا۔²

¹ تاہم مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 550 ملین ڈالر موصول ہو گئے۔

² برآمد کنندگان کے لیے وزیراعظم کے ترغیباتی پیکیج کے تحت حکومت نے یہ رعایت دی: (i) ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل، پراسیسڈ فیبرک، Greige فیبرک کی برآمد اور دھاکہ بنانے والے نیز برآمدی یونٹوں کو 7.0 فیصد ڈیوٹی ڈرایبک کی اجازت دی (بذریعہ وزارت ٹیکسٹائل ایس آر او نمبر 17/ TID/ 1(42) RDA)، (ii) ٹیکسٹائل کے لیے خام مال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی معاف کردی (بذریعہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو ایس آر او نمبر 39(I)/ 2017)، اور (iii) ٹیکسٹائل

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے تو ملک میں امن و امان کی مجموعی صورت حال مزید بہتر بنانے کے لیے سلامتی سے متعلق بلند اخراجات کی بنا پر م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری اخراجات میں دیکھے گئے رجحانات دوسری سہ ماہی میں برقرار نہ رہ سکے۔ یہ بات حوصلہ افزا

جدول 4.1: مالیاتی آپریشنز کا خلاصہ					
ارب روپے					
حقیقی		بی ڈی پی کا فیصد*			
م س 16ء	م س 17ء	پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م س 17ء	م س 16ء
5347.0	2,004.9	1,990.6	6.8	5.9	الف۔ مجموعی حاصل
4,306.0	1,639.1	1,741.2	5.5	5.2	تکس حاصل
1,041.0	365.9	249.4	1.2	0.7	نان تکس حاصل
6,623.0	2,520.1	2,789.7	8.5	8.3	ب۔ مجموعی اخراجات
5,198.0	2,104.4	2,241.6	7.1	6.7	جاری
1,360.0	632.4	647.4	2.1	1.9	سودہ ادائیگیاں
860.2	303.3	336.3	0.5	1.0	دفع
1,435.0	426.2	497.4	1.4	1.5	ترقیاتی
-10	-1.8	-6.4	0.0	0.0	خالص قرض گاری
0	-8.6	57.2	0.0	0.2	ج۔ شماریاتی تفرق
-1,276.0	-515.2	-799.1	-1.7	-2.4	مالیاتی توازن (الف-ب-ج)
149.0	-99.5	-251.0	-0.3	-0.7	معاصل کا توازن
84.0	117.2	-151.7	0.4	-0.5	بنیادی توازن
1,276.0	515.2	799.1	1.7	2.4	مالکاری
234.0	203.2	240.9	0.7	0.7	بیرونی ذرائع
1,042.0	311.9	558.2	1.1	1.7	اندرونی ذرائع
453.0	183.3	407.1	0.6	1.2	بینک
539.0	128.7	151.1	0.4	0.5	نان بینک
50.0	0.0	0.0	0.0	0.0	چیکاری
فیصد بنو					
	14.6	-0.7			مجموعی حاصل
	20.4	6.2			تکس حاصل
	-5.7	-31.8			نان تکس حاصل
	5.0	10.7			مجموعی اخراجات
	5.8	6.5			جاری
	32.6	16.7			ترقیاتی
* م س 17ء کا بی ڈی پی ہدف					
ماخذ: وزارت خزانہ					

مشینری کی درآمد پر سیلز ٹیکس معاف کر دیا (بذریعہ ایف بی آر ایس آر او نمبر 36(I)/2017)۔ اسی طرح سی پیک سے متعلق کاموں کے لیے چین کی تعمیراتی کمپنیوں کو انکم ٹیکس سے استثناء دیا گیا بذریعہ ایف بی آر ایس آر او نمبر 735(1)/2016۔

ہے کہ مالیاتی دباؤ کے باوجود ترقیاتی اخراجات پر اس دوران کوئی سمجھوتہ نہیں کیا گیا (جدول 4.1)۔ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کی طرح زیر جائزہ سہ ماہی میں بھی حکومت نے مالیاتی خسارے کو بڑی حد تک اسٹیٹ بینک سے قرضہ لے کر پورا کیا جبکہ کمرشل بینکوں کو قرضہ واپس کیا۔ اس کے علاوہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی اور غیر بینک ذرائع سے خاصی بھاری مالکاری دستیاب تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بلند مالیاتی خسارے کے باوجود سرکاری قرضہ اکٹھا ہونے کی رفتار گزشتہ سال سے کم رہی۔ اس سے بینکوں کے پاس سرکاری امانتوں میں کمی، اور بیرونی قرضے پر باز قدر پیمائی کے فوائد کی عکاسی ہوتی ہے۔

4.2 محاصل

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران محاصل کی مجموعی وصولی 0.7 فیصد گر گئی جبکہ م س 16ء کی اسی مدت کے دوران 14.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کمی کی بنیادی وجہ غیر ٹیکس محاصل میں (م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ نہ ملنے، اسٹیٹ بینک کے پست منافع، اور منافع منقسمہ آمدنی میں تخفیف کے باعث) 31.8 فیصد کمی تھی۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ رواں مال سال کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی کی رفتار بڑھ گئی، اگرچہ کہ ٹیکس محاصل میں مجموعی نموم س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصی کم یعنی 6.2 فیصد رہی جبکہ گزشتہ مالی سال اس میں 20.4 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا (جدول 4.1)۔³ اس کی کا بڑا سبب ایف بی آر کی ٹیکس وصولی تھی کیونکہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی ٹیکس وصولی 19.1 فیصد بڑھ گئی، جبکہ یہ گزشتہ سال 28.8 فیصد بڑھی تھی۔

ایف بی آر ٹیکس

ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں نموم س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پست یعنی 7.0 فیصد رہی، جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ 17.0 فیصد جمی بلند سطح پر تھی (جدول 4.2)۔ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں براہ راست ٹیکسوں میں اضافے کو بالواسطہ ٹیکسوں میں کمی نے جزوی طور پر زائل کر دیا۔

بظاہر یہ کہا جاسکتا ہے کہ براہ راست اور بالواسطہ دونوں ٹیکسوں میں وسیع البنیاد کمی دراصل ان مالیاتی اقدامات کا غیر مطلوبہ نتیجہ ہے جن کا مقصد سرمایہ کاری اور اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دینا تھا۔^{4, 5} اس کے ساتھ ساتھ اس سے یہ بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ ٹیکس نظام،

³ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹیکس وصولی 8.2 فیصد بڑھ گئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 3.2 فیصد بڑھی تھی۔

⁴ حکومت نے کیڑے مار دواؤں اور کھاد کو سبز ٹیکس سے مستثنیٰ کر کے زرعی شعبے کو ٹیکس ترغیبات دی تھیں۔ اسی طرح پانچ بڑے برآمدی شعبوں، یعنی ٹیکسٹائل، چمڑا، آلات جراحی اور کھیلوں کا سامان، اور قالین کو صفر درجے کی سہولت دی گئی تھی۔ نیز صارفین کو سہولت دینے کے لیے پیٹرولیم کے نرخوں پر زراعت دیا گیا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

ساتھی کمزوریاں دور کرنے کے متعدد اقدامات کے باوجود اب تک پست بنیاد کا حامل ہے اور جس کا جھکاؤ بالواسطہ ٹیکسوں کی جانب ہے (جن کا صرف اور نرخوں کے دھچکوں پر بے حد انحصار ہوتا ہے)۔ تاہم حکومت نے پالیسی اور انتظامی جہتوں دونوں پر محیط جاری اصلاحاتی ایجنڈے کے تحت ٹیکس ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ملک کے ٹیکس نظام کو بہتر بنانے میں یہ کوششیں بہت معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولی					
ارب روپے					
بجٹ م 17ء	پہلی ششماہی کی وصولی		پہلی ششماہی کی فیصد نمو		م 17ء
	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء	
برادر راست ٹیکس	1,558.0	540.8	586.4	17.8	8.4
بالواسطہ ٹیکس	2,063.0	830.1	880.9	16.4	6.1
کسٹم ڈیوٹی	413.0	177.9	218.0	31.5	22.6
سیلز ٹیکس	1,437.0	578.5	577.5	12.6	-0.2
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	213.0	73.7	85.4	15.2	15.9
مجموعی ٹیکس	3,621.0	1,370.9	1,467.3	17.0	7.0

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

برادر راست ٹیکس

م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران برادر راست ٹیکس وصولی میں تیزی سے اضافہ ہوا جس نے م 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمو کو 8.4 فیصد تک پہنچا دیا، تاہم یہ م 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہونے والے اضافے 17.8 فیصد سے اب بھی کم ہے۔⁶ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ برادر راست ٹیکسوں میں کچھ کمی کارپوریٹ ٹیکس ریٹ میں تخفیف کے باعث متوقع بھی تھی۔ کمرشل بینکوں کے منافع میں کمی، اور کارپوریٹ کی نفع یابی میں معتدل رفتار سے اضافہ دوسرا اہم عامل تھا۔⁷

مزید برآں، خام کپاس، غذائی اجناس، نانکون اور ایکریلک فائبر کی درآمد کو کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ کیا گیا (بذریعہ ایس آر او نمبر 39(I)/2017)، اور نئی ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد کو سیلز ٹیکس سے چھوٹ دی گئی (بذریعہ ایس آر او نمبر 36(I)/2017)۔

⁵ اسی طرح اس عرصہ کے دوران پٹرولیم کے کم نرخوں کے باعث سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی آگئی۔ سگریٹوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھنے سے اسمگل شدہ سگریٹوں کا استعمال بڑھ گیا (یہ م 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس کی پیداوار میں 31 فیصد تخفیف سے بھی ظاہر ہے) اور ٹیکس وصولی میں کمی آگئی۔

⁶ برادر راست ٹیکس وصولی م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال 17.2 فیصد بڑھ گئی، جبکہ پچھلی سہ ماہی میں 2.5 فیصد کمی آئی تھی۔

⁷ تاہم م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کارپوریٹ نفع یابی کی بحالی دکھائی دی ہے۔

براہ راست ٹیکسوں کے اندر ود ہولڈنگ ٹیکسوں کا تناسب 67 فیصد ہوتا ہے، ود ہولڈنگ ٹیکسوں میں نموم س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران گر کر 10.0 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں نموم 20.0 فیصد تھی۔ اسی طرح رضا کارانہ ٹیکس ادا ٹیکسوں میں نموم (جس کا تناسب 28 فیصد ہوتا ہے) م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران گر کر 6.6 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ سال 21.0 فیصد تھی۔ عندالطلب وصولی واحد جز تھا جو تیزی سے بحال ہوا، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 32.2 فیصد نموم ہوئی جبکہ گذشتہ سال یہ 27.7 فیصد کم ہوا تھا۔⁸ تاہم براہ راست ٹیکسوں میں اس کا تناسب محض 5 فیصد ہے۔

بالواسطہ ٹیکس

بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں نموم کی رفتار م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران برقرار نہ رہ سکی اور محض 1.6 فیصد رہی جبکہ پہلی سہ ماہی میں یہ 12.2 فیصد تھی۔ چنانچہ ششماہی نموم جو گذشتہ سال 16.4 فیصد تھی کم ہو کر 6.1 فیصد رہ گئی۔ بڑی کی سیلز ٹیکس وصولی کم ہونے سے آئی جس کا جزوی ازالہ کسٹم ڈیوٹی اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں مستقل نموم سے ہو گیا۔

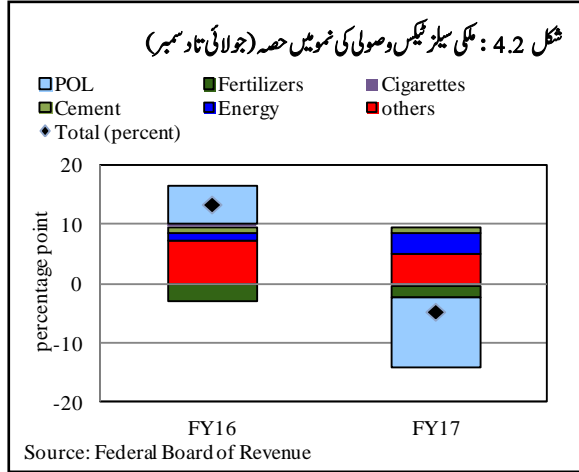
بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں سیلز ٹیکس کا تناسب 66 فیصد ہے، یہ وصولیاں م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران واجبی یعنی 0.2 فیصد کم ہو گئیں۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی سبب ملکی سیلز ٹیکس میں 4.7 فیصد کمی تھی، تاہم اس کی کاغذی ازالہ درآمدات پر سیلز ٹیکس وصولی میں 3.7 فیصد اضافے سے ہو گیا۔ ملکی سیلز ٹیکس وصولی میں کمی کا سبب محاصل کو مہیز دینے والے اہم شعبوں بشمول پیٹرولیم مصنوعات، کھاد اور قدرتی گیس میں پست وصولی تھی (شکل 4.2)۔⁹ برقی توانائی اور سینٹ کے شعبوں نے بہتر سیلز ٹیکس وصول کیا تھا تاہم اس کی نے اسے زائل کر دیا۔ بجلی کی بہتر پیداوار اور سینٹ کی فروخت میں مستقل نموم، جو سی پیک کے متعدد منصوبوں پر جاری کام کی عکاسی کرتی ہے، کی بنا پر ان زمروں سے بلند وصولی ہوئی۔ کھاد سے وصولی میں کمی کا سبب یہ تھا کہ گذشتہ سال کاشتکاروں کے لیے اعلان کیے گئے زرعی پیکیج میں سیلز ٹیکس گھٹا دیا گیا تھا۔ اسی تعلق سے، قدرتی گیس سے وصولی میں کمی کا سبب یہ تھا کہ فیڈ اسٹاک کے لیے قدرتی گیس کے نرخ کم کیے گئے تھے۔¹⁰ اس کے علاوہ سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے سے ملکی ساختہ سگریٹ کی فروخت گر گئی چنانچہ اس سے حاصل ہونے والا سیلز ٹیکس بھی کم ہوا۔

⁸ خطرے پر مبنی آڈٹ کو اس تیز رفتار اضافے کا سبب کہا جاسکتا ہے، جس میں ممکنہ طور پر ٹیکس چوری کرنے والوں کا آڈٹ کیا جاتا ہے۔

⁹ پیٹرولیم سے سیلز ٹیکس وصولی کم رہنے کا سبب حکومت کا یہ فیصلہ ہو سکتا ہے کہ عالمی نرخوں میں اضافہ برداشت کر کے ایندھن کی قیمتیں جوں کی توں رکھی جائیں۔ اس فیصلے سے ٹیکس محاصل پر دو طرح سے اثر پڑا: (الف) پیٹرولیم مصنوعات کے سیلز ٹیکس اسٹرکچر میں تبدیلی کے باعث پست محاصل ملے اور اسے معینہ شرح کے بجائے محصول بحساب قیمت کر دیا گیا (یعنی کم نرخ کا مطلب کم محاصل)، اور (ب) سیلز ٹیکس کی شرحوں میں کمی کے سبب پست محاصل۔

¹⁰ اپریل 2016ء میں اوگرانے کھاد بنانے والے اداروں کے لیے فیڈ اسٹاک کی قیمتیں 200 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سے کم کر کے 123 روپے کر دیں، اور دسمبر 2016ء میں بجلی کی فرموں کے لیے ایندھن کے نرخ 600 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو سے کم کر کے 400 روپے کر دیے۔

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کسٹم ڈیوٹی سے وصولی 22.6 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال 31.5 فیصد بڑھی تھی۔ کسٹم ڈیوٹی میں یہ پائیدار نمود درآمدات میں معقول اضافے کا فطری نتیجہ تھا: درآمدات بڑھانے میں دونوں عوامل کار فرما رہے: مشینری اور خام مال کی بلند طلب، اور اجناس، خصوصاً تیل اور کپاس کے عالمی نرخ میں اضافہ۔ اگرچہ حکومت نے سی بی کے متعلق مشینری کی درآمد پر کچھ ٹیکس



رعایتوں کا اعلان کیا تاہم مجموعی درآمدی حجم کے پیش نظر اس کا نمایاں اثر نہیں ہوا۔^{12, 11} چنانچہ کسٹم ڈیوٹی حاصل کی پیداوار کا ایک قابل بھروسہ ذریعہ بنارہا۔ مزید برآں، نرخوں میں ردوبدل (خصوصاً بلند مدارج کے) اور لوہے اور فولاد کے نرخ بڑھنے سے بھی کسٹم ڈیوٹی کی وصولی زائد ہوئی۔^{14, 13}

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی 15.9 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال 15.2 فیصد بڑھی تھی (شکل 4.3)۔ اس مستقل نمو کا اہم سبب سینٹ اور مشروبات کی زائد پیداوار ہے۔¹⁵

جیسا کہ پہلے بتایا گیا، سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح بڑھنے سے ملکی ساختہ سگریٹوں کی طلب گھٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی ٹیکس سے آزاد / اسمگل شدہ برانڈز کی طلب میں اضافہ ہو گیا، بالآخر سگریٹوں سے وصولی (جو مجموعی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی وصولی میں تقریباً

¹¹ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کی مالیت (پاکستان ادارہ شماریات) 10 فیصد بڑھ چکی ہے جس میں م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشینری کی درآمد سال 40.8 فیصد بڑھی۔

¹² م س 17ء کے وفاقی بجٹ میں مشینری اور خام مال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی 5 سے کم کر کے 3 فیصد کر دی گئی۔

¹³ م س 17ء کے وفاقی بجٹ میں کسٹم ڈیوٹی کے مدارج 5 سے کم کر کے 4 کر دیے گئے تھے: (i) 2 فیصد اور 5 فیصد کے مدارج کو یکجا کر کے 3 فیصد کر دیا گیا تھا، (ii) 10 فیصد اور 15 فیصد کے مدارج کی جگہ 11 فیصد اور 16 فیصد کے دو مدارج لائے گئے تھے، اور (iii) 20 فیصد کا درجہ جوں کا توں رکھا گیا تھا۔

¹⁴ ایف بی آر نے لوہے اور فولاد کی اشیاء کی درآمد پر استثنائی بذریعہ ایس آر او 2016 (I) 614 واپس لے لیا۔

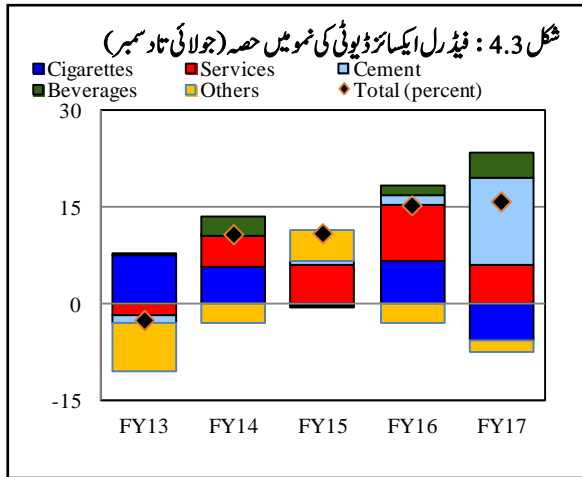
¹⁵ م س 17ء کے نصف اول میں سینٹ سے وصولی 16.2 فیصد سے بڑھ کر 28.6 فیصد ہو گئی۔ سبب بلند پیداوار کے علاوہ ڈیوٹی کی ساخت کا بدلنا بھی تھا۔ م س 17ء کے وفاقی بجٹ نے سینٹ کے خوردہ نرخوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 5 فیصد کے بجائے ایک روپیہ فی کلو گرام کی معینہ شرح کر دی۔ نیز مشروبات سے وصولی 40 فیصد سے زائد بڑھ گئی (جو ایف ای ڈی شرح اور پیداوار دونوں کے بڑھنے کا نتیجہ تھا)۔ اسی طرح فضائی سفر خدمات سے وصولی 28.6 فیصد بڑھ گئی۔

ایک تہائی بنتی ہے) م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13.3 فیصد گر گئی۔ اس کے جواب میں ایف بی آر نے غیر قانونی سگریٹوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا تاکہ اس ذریعے سے محاصل کی وصولی کے امکانات بروئے کار لائے جائیں۔¹⁶

غیر ٹیکس محاصل

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 31.8 فیصد کمی ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 5.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ تیز رفتار کمی وسیع البیناد تھی ماسوائے مارک اپ آمدنی، پاسپورٹ فیس اور دیگر میں ہونے والے اضافے کے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کا نہ ملنا بڑا سبب بنا جبکہ اسٹیٹ بینک کے منافع اور منافع منقسمہ سے آمدنی بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں خاصی کم رہی (جدول 4.3)۔

اسٹیٹ بینک کا منافع گزشتہ دو مالی سال کے دوران پست شرح سود اور سرکاری قرض گیری کے کم حجم کے باعث م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 28.4 فیصد کم ہو گیا۔¹⁷ اسی طرح مارکیٹ رپورٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری شعبے کے بعض اداروں نے م س 17ء کی پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران اپنے منافع کم ہونے کی اطلاع دی، چنانچہ منافع منقسمہ سے حکومت کی آمدنی کم ہو گئی۔



4.3 اخراجات

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی مالیاتی اخراجات تیزی سے یعنی 10.7 فیصد بڑھے جبکہ گزشتہ سال 5.0 فیصد بڑھے تھے۔ اخراجات کی نمو میں یہ اضافہ بیشتر 6.5 فیصد جاری اخراجات بڑھنے کی بنا پر ہوا جو مجموعی اخراجات کا 80 فیصد ہوتے ہیں۔ ترقیاتی اخراجات بھی بڑھے تاہم 16.7 فیصد کی نسبتاً پست شرح سے، جبکہ گزشتہ

¹⁶ ایف بی آر نے غیر قانونی سگریٹ سازی / تجارت پر قابو پانے کے لیے 6 جنوری 2017ء کو اپنی دوسری چیف کمشنر کانفرنس میں ایک مشترکہ کمیٹی بنائی (ماخذ:)

(<http://download1.fbr.gov.pk/Docs/20171271511821401DecisionsTakenRegardingTobaccoSector.pdf>)

¹⁷ حکومت نے م س 15ء اور م س 16ء کے دوران بالترتیب 434 اور 475 ارب روپے واپس کیے تھے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

سال 32.6 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔

جاری اخراجات میں بلند نمو کا بنیادی سبب دفاع اور نظم عامہ و سلامتی پر اخراجات میں اضافہ تھا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں اضافہ صرف 2.4 فیصد تک محدود رہا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران 10.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (جدول 4.4)۔ سودی ادائیگیوں میں معتدل اضافے کا سبب (پست شرح سود کے باوجود) اس عرصہ کے دوران قرضے کا بلند حجم تھا۔

جدول 4.3: نان ٹیکس حاصل ارب روپے			
م س 16ء		م س 17ء	
م س 17ء		م س 16ء	
8.9	2.2	81.1	مارک اپ (سرکاری شعبے کے ادارے اور دیگر)
12.2	31.4	85.0	منافع منقسمہ
87.8	122.6	280.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
4.6	78.2	171.0	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)
0.6	5.3	81.0	ڈاکٹرانہ اور پی ٹی اے سے منافع
24.4	31.5	43.0	گیس اور تیل پر رائلٹی
7.1	6.2	25.0	پاسپورٹ اور دیگر فیس
3.6	4.2	10.0	خام تیل پر حاصل ڈسکاؤنٹ
0.5	1.4	10.0	غیر متوقع لیوی
99.7	82.8	254.9	دیگر
249.4	365.9	1,041.0	مجموعی نان ٹیکس حاصل

ماخذ: وزارت خزانہ

سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران انفراسٹرکچر کی ترقی، بجلی کی پیداوار، اور سماجی شعبہ وفاقی حکومت کی اول ترجیح بنارہا۔ اس سلسلے میں سڑکوں اور شاہراہوں کی تعمیر کے لیے 80.1 ارب روپے، بجلی کے منصوبوں کے لیے 54.3 ارب روپے، اور ریلویز کی ترقی کے لیے 14 ارب روپے جاری کیے گئے۔ اس کے علاوہ خصوصی علاقوں بشمول آزاد جموں و کشمیر، گلگت بلتستان اور فائنا کی ترقی پر 20.8 ارب روپے خرچ کیے گئے، مزید 42.6 ارب روپے عارضی طور پر بے گھر ہونے والے افراد کی بحالی کے لیے اور

20 ارب روپے پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے جاری کیے گئے۔¹⁸

¹⁸ ماخذ: سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام 17-2016ء اجراء شدہ رقوم کی صورت حال 06 جنوری 2017ء، وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات۔ ممکن ہے کہ ان اعداد کا مجموعہ جدول 4.4 میں دیے گئے پی ایس ڈی پی کے اعداد و شمار کے مطابق نہ ہو کیونکہ ان میں صوبائی پی ایس ڈی پی بھی شامل ہے (جس کی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں)۔

جدول 4.4: پہلی ششماہی میں مالیاتی اخراجات				
ارب روپے				
فیصد نمو		حقیقی		
م 17ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	
6.5	5.8	2241.6	2104.4	حاری اخراجات
2.6	3.7	1473.5	1436.7	وفاقی
2.4	10.4	647.4	632.4	سودی ادائیگی
10.9	-8.0	336.3	303.3	دفاع
9.4	7.3	51.4	47.0	نظم عامہ اور سلامتی
-3.4	3.3	438.4	454.0	دیگر
15.0	10.7	768.1	667.7	صوبائی
16.7	32.6	497.4	426.2	ترقیاتی اخراجات
17.9	40.3	445.7	378.0	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
27.3	24.1	198.3	155.8	وفاقی
11.4	54.3	247.4	222.1	صوبائی
7.2	-7.3	51.7	48.2	دیگر بشمول (بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)
256.9	-118.8	-6.4	-1.8	خالص قرض گہری
-765.1	-110.6	57.2	-8.6	شہریاتی تفرق
10.7	5.0	2781.8	2520.2	مجموعی اخراجات

ماخذ: وزارت خزانہ

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی صوبائی فاضل رقم 90.6 ارب روپے تک پہنچ گئی جو کہ پورے سال کے ہدف 339 ارب روپے کا تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ حالیہ رقم گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کی صوبائی فاضل رقم 208.6 ارب روپے سے خاصی کم ہے (جدول 4.5)۔ پنجاب کی طرف سے 32.9 ارب روپے خسارہ مجموعی صوبائی فاضل رقم میں سال بسال کی کاسب ہے، اس کے ساتھ ساتھ سندھ اور خیبر پختونخوا نے بھی گزشتہ سال سے کم فاضل رقم حاصل کی۔

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے تو وصولیوں کی وصولی

17.2 فیصد بڑھ گئی جس کا سبب خدمات پر سیکز ٹیکس کی وصولی سے بتدریج بڑھنے والی رقم ہے، جس کے بعد اسٹامپ ڈیوٹی اور موٹر ویکل ٹیکس کی وصولی ہے۔ پراپرٹی ٹیکسوں سے وصولی توقع کے برعکس 6.8 فیصد گر گئی، یہ پنجاب میں پراپرٹی ٹیکس وصولی میں کمی کا نتیجہ ہے۔ پراپرٹی مالیت کی شرح پر نظر ثانی کے بعد مارکیٹ میں آنے والی نسبتاً مندی اس کی ایک ممکنہ سبب ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

صوبائی فاضل رقم میں کمی کا ایک بڑا سبب م س 17ء کی پہلی سشٹماہی کے دوران اخراجات میں 15 فیصد کا بڑا اضافہ ہے، سندھ اور خیبر پختونخوا میں خاص طور پر ایسا ہوا۔ اس کے علاوہ انفراسٹرکچر کے جاری ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات 10.4 فیصد بڑھ گئے۔ اس کے برعکس بلوچستان نے اپنے کم ترقیاتی اخراجات کی بنا پر بڑی فاضل رقم حاصل کی۔

جدول 4.5: صوبائی مالیاتی آپریٹرز					
ارب روپے					
پنجاب	سندھ	کے پی کے	بلوچستان	مجموعہ	
پہلی سشٹماہی م س 17ء					
503.5	293.5	159.6	107.6	1064.2	الف۔ مجموعی حاصل
410.4	220.6	136.8	99.4	867.1	وفاقی حاصل میں حصہ
71.4	64.3	7.0	3.0	145.7	ٹیکس
12.4	3.5	17.5	2.0	35.4	نان ٹیکس
9.3	5.1	-1.7	3.3	15.9	وفاقی قرضے اور مستطیاں
490.2	263.2	193.6	75.0	1022.0	ب۔ مجموعی اخراجات
348.6	210.8	146.6	68.6	774.6	جاری
141.7	52.4	47.0	6.3	247.4	ترقیاتی
13.3	30.2	-34.0	32.6	42.2	فرق (الف اور ب میں)
32.9	-37.4	-49.6	-36.4	-90.6	مالکاری (مجموعی توازن)
پہلی سشٹماہی م س 16ء					
496.8	293.0	165.0	96.2	1051.0	الف۔ مجموعی حاصل
415.6	227.1	140.0	85.4	868.1	وفاقی حاصل میں حصہ
60.7	53.9	6.0	1.8	122.4	ٹیکس
15.7	2.5	10.9	2.1	31.3	نان ٹیکس
4.7	9.5	8.1	6.9	29.2	وفاقی قرضے اور مستطیاں
453.8	215.6	148.6	77.8	895.8	ب۔ مجموعی اخراجات
312.4	178.7	116.5	66.0	673.7	جاری
141.4	38.8	32.1	11.8	224.1	ترقیاتی
43.0	77.4	16.4	18.4	155.2	فرق (الف اور ب میں)
-36.0	-88.9	-62.0	-21.7	-208.6	مالکاری (مجموعی توازن)
* مالکاری میں منفی علامت کا مطلب ہے فاضل رقم۔					
ماخذ: وزارت خزانہ					

4.5 سرکاری قرضہ

بلند مالیاتی خسارے کے باوجود م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضہ بڑھنے کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت سست ہو گئی۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ سست روی وسیع البینا تھی اور بڑی حد تک م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران خالص ادائیگیوں کا نتیجہ تھی (جدول 4.6)۔ بیرونی قرضے میں کمی کا اہم سبب باز قدر پیمائی سے ملنے والے فوائد تھے، جبکہ دوسری سہ ماہی کے دوران بینکوں میں سرکاری امانتوں میں کمی سے حکومت کی ملکی ذرائع سے قرضے کے حجم کو محدود رکھنے میں مدد ملی۔

ملکی قرضہ

جدول 4.6: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ

ارب روپے

اسٹاک		مجموعے میں تناسب		بہاؤ	
				پہلی ششماہی	م س 17ء
جنوری 16ء	دسمبر 16ء	جنوری 16ء	دسمبر 16ء	پہلی سہ ماہی دوسری سہ ماہی	م س 17ء
خام سرکاری قرضہ (ایف آر ڈی ایل اے					
1,9676.7	20,272.2	100.0	100.0	1,095.5	866.1
13,625.9	14,192.6	69.2	70.0	687.1	759.8
5,417.7	5,460.7	27.5	26.9	303.0	97.3
633.1	619.0	3.2	3.1	105.5	8.9
377.1	365.0			2.2	-1.1
17,823.2	18,385.7			706.3	458.0
103.6				562.4	

* مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء میں "مجموعی سرکاری قرضہ" کی تصریح کے لیے جون 2016ء میں ترمیم ہوئی جس کے مطابق یہ ہے "وہ حکومتی قرضہ جس کی ادائیگی مجموعی فنڈ سے ہوتی ہے، اور آئی ایم ایف سے لیے گئے قرضے"۔

** خام سرکاری قرضے میں سے وہ سرکاری ڈپازٹس منہا کیے جائیں جو بینکوں میں رکھے ہوئے ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں 566.7 ارب روپے اضافہ ہو گیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 687.1 ارب روپے قرضے سے کم ہے۔ یہ تمام اضافہ قلیل مدتی قرضے سے ہوا کیونکہ اس عرصہ کے دوران طویل مدتی قرضے کی خالص ادائیگی کی گئی۔

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے برعکس، جب حکومت نے ٹی بلوں کے ذریعے خاصی رقم جمع کر لی تھی اور پی آئی بی کی بھاری ادائیگیاں کی تھیں، زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ٹی بلوں کے حجم میں واجبی سا اضافہ ہوا اور پی آئی بی کی کم و بیش جوں کے توں رہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے عرصیت پوری کرنے والے 212 ارب روپے کے صکوک اور 94.1 ارب روپے کے ایم آر ٹی بی کی ادائیگی کی جس سے

پاکستانی معیشت کی کیفیت

ملکی قرضے میں مجموعی طور پر کمی واقع ہوئی۔ حکومت نے اپنی میزانی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں میں موجود اپنے ڈپازٹس استعمال کیے۔ جیسا کہ شکل 4.4 سے ظاہر ہے، یہ ڈپازٹس م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 407.3 ارب روپے بڑھنے کے بعد م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 374.2 ارب روپے کم ہو گئے۔

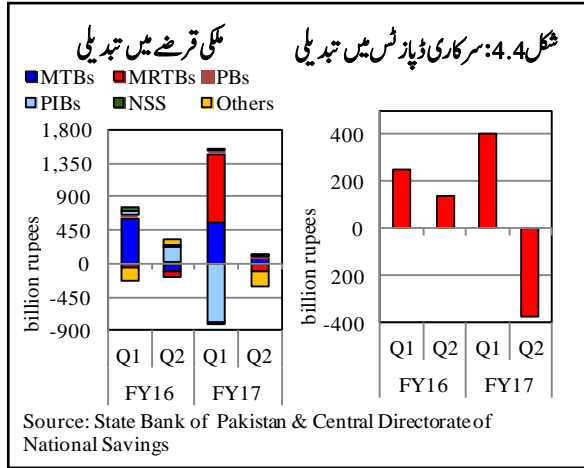
م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سرکاری تمسکات کی بولی کار بھجوانا ہے کہ مہنگائی میں سال بسال اضافے اور جاری حسابات کے بڑھتے ہوئے خسارے کے پیش نظر بینک شرح سود میں اضافے کی توقع کر رہے تھے۔ اس تناظر میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پی آئی بی میں بینکوں نے صرف 234.6 ارب روپے کی پیشکش

جدول 4.7: پی آئی بی اور ٹی بلوں کی تیلای کا خاکہ •

ارب روپے

ہدف	پیشکش	قبولیت	عرصیت **
پہلی سہ ماہی م س 17ء			
ٹی بلز	3,065.9	1,680.4	1,178.0
پی آئی بی	995.3	678.5	1,683.9
مجموعہ	4,061.2	2,358.9	2,861.9
دوسری سہ ماہی م س 17ء			
ٹی بلز	1,695.8	1,048.4	1,058.4
پی آئی بی	234.6	0	35.5
مجموعہ	1,930.4	1,048.4	1,093.9
م س 17ء کی پہلی ششماہی کا کل مجموعہ	5,991.6	3,407.3	3,955.8

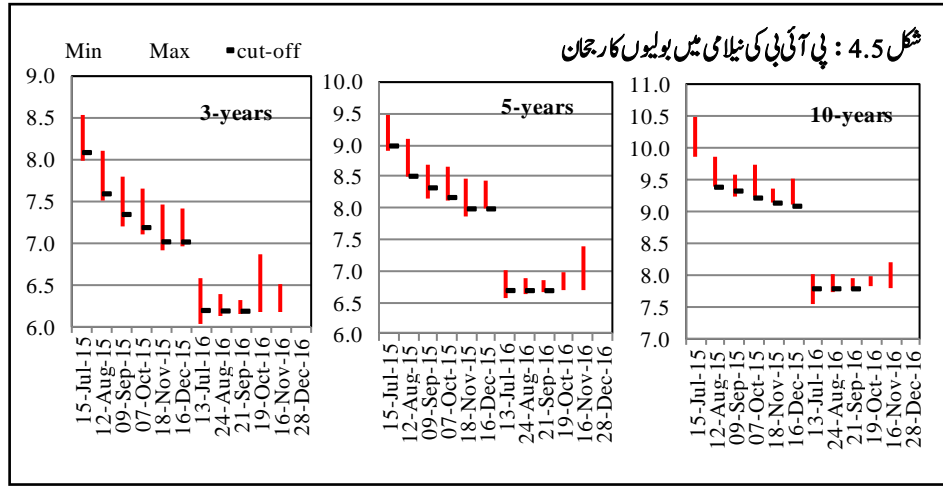
* صرف عرفی مائیت اور مسابقتی بولیاں، ** اصل رقم جمع کو پن ادائیگیاں پی آئی بی کے لیے ماخذ: اسٹیٹ بینک



کی جبکہ اسی مدت کے دوران ٹی بلوں کے لیے انہوں نے 1.7 ٹریلین روپے کی بولی لگائی (جدول 4.7)۔ ٹی بلوں میں تقریباً دو تہائی رقم تین ماہی مدت کے لیے پیش کی گئی۔

یہ بات قابل فہم ہے کہ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ہونے والی دونیلا میوں میں بینکوں کی طرف سے دیا گیا کم از کم ریٹ گذشتہ قاطع شرح سود سے زائد تھا (شکل 4.5)۔ پی آئی بی کی ان

نیلا میوں میں پیشکش کی کوئی بھی قبولیت طویل مدتی شرح سود میں کمی کا اشارہ کرتی جو نتیجتاً مارکیٹ کی قلیل مدتی شرح سود کی توقعات کے لیے مضمرات کا سبب بنتا۔



قومی بچت کے ذریعے جمع کی گئی رقم

غیر رقتی قرضہ جو بنیادی طور پر قومی بچت اسکیموں سے آتا ہے، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بدستور گھٹتا رہا (جدول 4.8)،

کیونکہ بیشتر اسکیموں پر منافع گزشتہ

برسوں کے مقابلے میں کم تھا۔ م س

17ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت

نے قومی بچت اسکیموں سے مجموعی طور پر

338 ارب روپے اکٹھا کیے جو م س 16ء

کی پہلی ششماہی میں جمع کیے گئے 412

ارب روپے سے خاصے کم ہیں۔

قومی بچت اسکیموں کی تفصیلات سے پتہ

چلتا ہے کہ بہود سیونگ سرٹیفکیٹ کا

حصہ سب سے نمایاں تھا۔ یہ بات قابل فہم ہے کیونکہ اس اسکیم میں منافع نہ صرف نسبتاً زیادہ ملتا ہے بلکہ یہ ود ہولڈنگ ٹیکس اور زکوٰۃ

کٹوتی سے بھی مستثنیٰ ہے۔

جدول 4.8: قومی بچت اسکیموں کے تحت وصولیوں

ارب روپے

مہلی ششماہی م س 17ء		مہلی ششماہی م س 16ء		مہلی ششماہی م س 15ء		
خالص	خام	خالص	خام	خالص	خام	
13.4	25.2	1.1	13.3	8.6	23.7	ڈینس سیونگ سرٹیفکیٹ
-5.2	41.1	4.9	87.1	28.0	124.0	اسٹیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ
-15.9	24.8	-5.3	35.3	40.3	85.3	ریگولر انکم سرٹیفکیٹ
31.2	75.5	39.5	80.3	26.5	68.0	بہود سیونگ سرٹیفکیٹ
18.2	38.0	25.3	77.1	54.6	96.9	اسٹیشنل سیونگ اکاؤنٹ
12.2	133.4	11.8	119.0	9.6	107.6	دیگر
53.8	338.0	78.9	412.1	167.5	505.4	مجموعہ

ماخذ: مرکزی محلہ قومی بچت

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.9: پاکستان کا بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات
ملین ڈالر

پہلی ششماہی	مئی 17ء	مئی 16ء	دسمبر 16ء	جون 16ء	دسمبر 15ء	جون 15ء	
بیرونی سرکاری قرضہ	129.8	2,312.8	61,486.5	61,356.7	56,985.4	54,673.6	
حکومتی قرضہ	385.1	1,514.4	52,098.7	51,713.7	48,375.6	46,861.2	
آئی ایم ایف	-137.3	885.6	5,905.6	6,043.0	4,988.6	4,103.0	
بیرونی واجبات	-117.9	-88.2	3,482.1	3,600.0	3,621.2	3,709.4	

ماخذ: اسٹیٹ بینک

دوسری اکیسویں میں ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ میں اس عرصے کے دوران زیادہ رقم آئی جس کا جزوی سبب یہ ہے کہ طویل مدتی عرصے میں اس پر منافع زیادہ ملتا ہے۔¹⁹ اگرچہ حکومت پی آئی بی کی متعلقہ شرحوں کے برابر لانے کے لیے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی شرحیں اکثر کم کرتی رہتی ہے تاہم یہ اب بھی طویل مدتی پی آئی بی پر مارکیٹ کی شرح منافع سے زائد ہیں۔

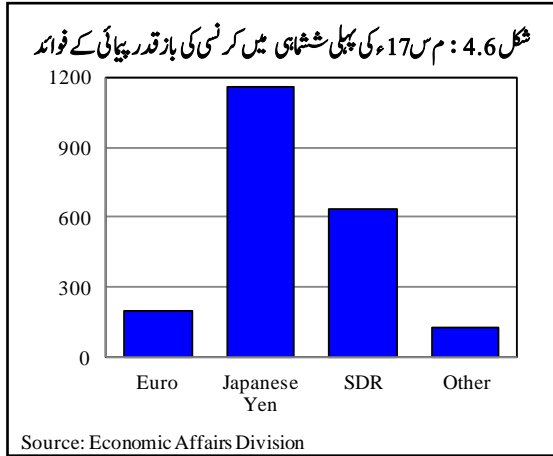
بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات

مئی 17ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے بیرونی سرکاری قرضے کی نمو خاصی سست رہی، جس کا اہم سبب کرنسی کی باز قدر پیمائی سے حاصل ہونے والے فوائد تھے۔ چنانچہ بیرونی قرضہ محض 129.8 ملین ڈالر بڑھا حالانکہ حکومت نے سکوک بانڈ، کمرشل قرض گیری اور چین کے قرضے سے مجموعی طور پر 2.7 ارب ڈالر حاصل کیے (جدول 4.9)۔

نئی بیرونی قرض گیری کا اثر مئی 17ء کی پہلی

ششماہی کے دوران باز قدر پیمائی سے ہونے والے

تقریباً 2.1 ارب ڈالر کے فائدے کی بنا پر بڑی حد تک زائل ہو گیا۔ اس میں سے بڑا حصہ ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر میں کمی سے حاصل ہوا (شکل 4.6)۔



¹⁹ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ابتدائی پانچ سال میں کم منافع اور آخری پانچ سال میں بلند منافع دیتا ہے۔

جدول 4.10: حیرتی قرضے کا اجرا			
ملین ڈالر			
مطلق فرق	پہلی ششماہی س 16ء	پہلی ششماہی س 17ء	مطلق فرق
67.2	674.6	607.4	ایسائی ترقیاتی بینک
-522.6	72.3	594.9	آئی ڈی اے
-9.1	30.2	39.3	اسلامی ترقیاتی بینک
91.3	127.5	36.2	عالمی بینک
-166.1	212.4	378.5	اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی)
291.6	848.0	556.4	چین
16.3	42.8	26.5	جاپان
500.0	1000.0	500.0	یورو / صکوک بانڈ
-56.1	900.0	956.1	کمرشل بینک
-46.8	45.1	91.9	دیگر
165.7	3952.9	3787.2	مجموعہ

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

کثیر الفریق اداروں کی طرف سے رقوم کی آمد اگرچہ س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران گھٹ گئی تاہم حکومت نے کمرشل بینکوں سے خاصی قرض گیری کی۔ حکومت نے صکوک سے 1.0 ارب ڈالر جمع کرنے کے علاوہ بیرونی کمرشل بینکوں سے 900 ملین ڈالر قرض لیا (جدول 4.11)۔ اس کے علاوہ چین سے رقوم کی فراہمی گذشتہ سال کی نسبت 286 ملین ڈالر بڑھ گئی اور س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 848

ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ یہ پیش رفت ملک میں سی پیک سے منسلک اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی آنے کے ساتھ ہوئی۔

کمرشل قرض گیری پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عالمی مالی منڈی میں پست شرح ہائے سود کے موجودہ ماحول کا فائدہ اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ خصوصاً حالیہ برسوں میں بانڈ کے اجراء سے قرضے کی واپسی کی مجموعی لاگت نہ صرف کم ہوئی ہے بلکہ اس سے مستقبل میں ریاستی بانڈز کے اجراء کے لیے نشانیہ بھی حاصل ہوا ہے (بکس 4.1)۔

بکس 4.1: بین الاقوامی منڈی میں پاکستانی بانڈ کی یافت کو بہتر بنانا

مالی سال 14ء سے پہلے پاکستان اپنی میزانی ضروریات پوری کرنے کے لیے بڑی حد تک ملکی قرض گیری پر انحصار کرتا تھا۔ آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے تحت لازمی اصلاحات پر عمل درآمد سے سرمایہ کاروں کا اعتماد عموماً اور قرض گاہروں کا اعتماد خصوصاً بہتر ہوا۔ رقوم کے کثیر الفریق اور دو طرفہ بہاؤ کی بحالی کے ساتھ ساتھ پاکستان نے مجموعی طور پر 4.5 ارب ڈالر مالیت کے طویل عرصیت والے ریاستی بانڈ بھی جاری کیے (جدول 4.1.1)۔

جدول 4.1.1: ریاستی بانڈز کا اجرا

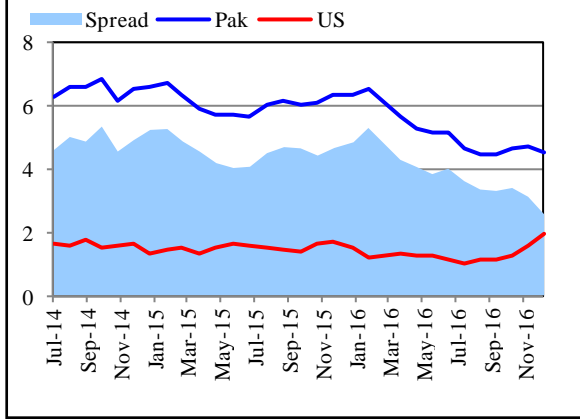
مالیت: ملین ڈالر، یافت فیصد میں

سال اجرا	بانڈ	میعاد	عرصیت	مالیت	اجراء یافت	31 دسمبر 2015ء کو یافت	31 دسمبر 2016ء کو یافت
س 14ء	یورو	پانچ سالہ	اپریل 19ء	1000	7.3	6.2	4.7
س 15ء	صکوک	پانچ سالہ	دسمبر 19ء	1000	6.8	6.2	4.5
س 16ء	یورو	دس سالہ	ستمبر 25ء	500	8.3	7.8	6.8
س 17ء	صکوک	پانچ سالہ	اکتوبر 21ء	1000	5.5		5.0

ماخذ: بلومبرگ

پاکستانی معیشت کی کیفیت

شکل 4.1.1: پانچ سالہ پاکستانی بانڈ کی یافت بلحاظ امریکی ٹریڈری



اس مجموعے میں سے 3 ارب ڈالر دس سالہ عرصیت کے ہیں جبکہ بقیہ کی عرصیت پانچ سال ہے۔ تمام بانڈز bullet باز ادائیگی کی خصوصیات کے حامل ہیں اور اجراء کے وقت ان کی خریداری حد سے تجاوز کر گئی تھی۔ ہر بانڈ پر علامتی ادائیگیاں ششماہی عرصے میں کی جاتی ہیں، اور علامتی شرحیں عالمی حالات، عرصیت، اور ملک کی اقتصادی صورت حال اور اجراء کے وقت کریڈٹ ریٹنگ کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔

ایک طرف ریاستی بانڈز پر علامتی ادائیگی متعین ہے دوسری طرف ثانوی بازار میں قیمت مارکیٹ کی صورت حال کے مطابق اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے جیسے موجودہ شرح سود، مارکیٹ کی سیالیت، جاری

کٹندہ ملک کا منظر نامہ، اور بانڈ کی عرصیت۔ اجراء کے بعد پاکستانی بانڈ اجرائی قیمت سے زائد قیمت پر خریدے جارہے ہیں اور اسی لحاظ سے ان کی یافت کم ہوتی جارہی ہے (شکل 4.1.1)۔

جدول 4.1.2: پاکستان کی ریاستی درجہ بندی

تاریخ	درجہ بندی	صورت حال
موڈی		
27 اپریل 16ء	بی 3	مستحکم
11 جون 15ء	بی 3	مثبت
25 مارچ 15ء	بی 3	مثبت
14 جولائی 14ء	بی 3	مستحکم
25 نومبر 13ء	بی 3	منفی
30 اکتوبر 16ء	بی 3	مستحکم
5 مئی 15ء	منفی بی	مثبت
یکم اگست 13ء	منفی بی	مستحکم
ماخذ: بلومبرگ		

بانڈ کی یافت گرنے کے اسباب کیا ہیں؟

• 2008ء کے عالمی معاشی بحران کے بعد بین الاقوامی بانڈ کا اجراء کمیزی سے بڑھنے لگا۔ ایک طرف ترقی یافتہ ممالک شرح سود کم کر رہے تھے تاکہ مجموعی طلب بڑھ سکے، دوسری طرف سرمایہ کار بلند یافت والے اثاثوں کی تلاش میں تھے۔ اسی وقت متعدد ترقی یافتہ ممالک کی معیشت چٹکولے کھا رہی تھی: اس کے نتیجے میں سرمایہ کاروں کا سرمایہ ترقی یافتہ ملکوں سے نکل کر ترقی پذیر ملکوں کی طرف گیا۔

• اس پیش رفت سے بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں کافی سیالیت دستیاب ہو گئی جس نے سرمایہ کاروں کا حوصلہ بڑھایا کہ وہ نسبتاً پرخطر اثاثوں پر سرمایہ لگائیں۔²⁰ چنانچہ بہت سے ترقی پذیر ملکوں نے پست شرح سود کے ماحول سے فائدہ اٹھانے کے لیے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں سے رجوع کیا۔

• پاکستان کے معاملے میں کریڈٹ ریٹنگ میں بہتری نے بھی نسبتاً پست شرحوں پر وسائل اکٹھے کرنے میں مدد دی۔ جدول 4.1.2 سے معلوم ہوتا ہے کہ کریڈٹ ریٹنگ کے اداروں نے پاکستان کا ریاستی درجہ بلند کر دیا، اور وہ موڈیز اور اسٹینڈرڈ اینڈ پورز کی طرف سے بالترتیب بی 3 اور بی 3 کر دیے گئے۔²¹ تقریباً تمام بانڈ کے اجراء

²⁰ مالی بحران کے دوران جب سرمایہ کار حضرات پر خطر اثاثوں سے گریزاں تھے، تب ریاستی قرضے کی اجرائیوں میں نمایاں کمی آگئی تھی۔

²¹ کریڈٹ ریٹنگ ادارے چونکہ ملک کی موجودہ معاشی حالت اور آئندہ کے امکانات کا تجزیہ کرتے ہیں اس لیے درجے میں اضافے سے سرمایہ کاروں کو مثبت پیغام ملتا ہے۔

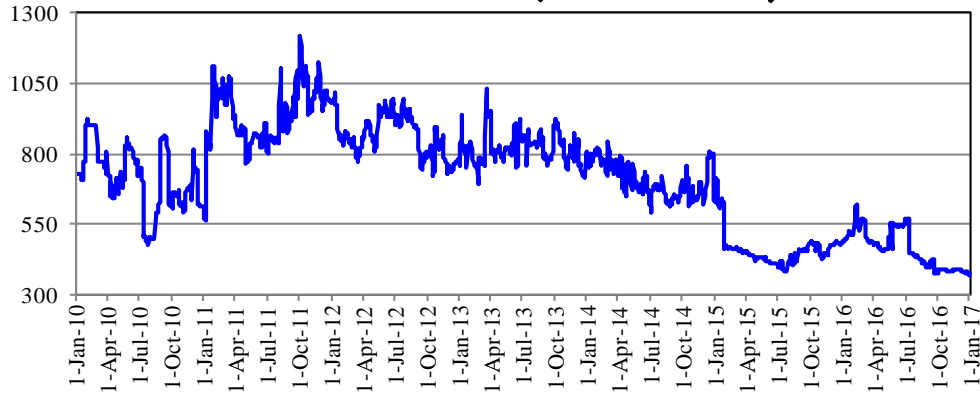
دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

میں حد سے زیادہ خریداری یہ ظاہر کرتی ہے کہ پاکستان اس کم از کم کریڈٹ ریٹنگ کو حاصل کر چکا ہے جو سرمایہ کاروں کے اطمینان کے لیے درکار ہوتی ہے، اس طرح مستقبل کے بانڈ کے اجراء کی راہ بھی ہموار ہو گئی۔

• آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے تحت پاکستان کی معاشی مہدیات بہتر ہوئیں۔ خاص طور پر مالیاتی اور بیرونی کھاتوں میں بہتری اور پست مہنگائی نے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھایا جو ریاستی بانڈ پر یافت میں کمی کا سبب بنا۔

کسی ملک کے دیوالیہ ہونے کے خطرے کا ایک اور پیمانہ کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) ہے جس میں نمایاں طور پر کمی آئی (شکل 4.1.2)۔²² یہ بات اہم ہے کہ جنوری

شکل 4.1.2: پاکستان کا کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ



2017ء میں پاکستان کا سی ڈی ایس 368 ہے جو 2011ء کی بلندی یعنی 1,219 بی پی ایس سے خاصی کم ہے۔²³ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، بعض یورپی ملکوں میں معاشی اٹھل پھٹل اور امریکہ کی طرف سے مقداری زمی (کیو ای) کے باعث خاصی سیلیت کے نتیجے میں سی ڈی ایس میں بحیثیت مجموعی کمی آئی۔ تاہم اس 16ء کی دوسری ششماہی کے دوران جب امریکی فیڈ نے اپنا فیڈرل فنڈ ریزٹ بڑھایا تو سی ڈی ایس میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔

بین الاقوامی منڈی میں سنے اجراء کے تناظر میں یہ خوش آئند تبدیلیاں ہیں۔ تاہم بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں بدلتے ہوئے رجحانات مستقبل پر کچھ مضمرات ڈال سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ میں زری پالیسی کی حالیہ سختی سے ریاستی بانڈز کی قیمتیں متاثر ہو سکتی ہیں۔ اس سے حالیہ اجراء پر یافت بھی بڑھ سکتی ہے اور اس لیے نئے بانڈ کی اجراء یوں کی شرائط پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

²² کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ مالی تبدل کا یہ معاہدہ ہے کہ قرضے کی نابدہنگی کی صورت میں فروخت کار خریدار کو تلافی پیش کرے گا۔

²³ سی ڈی ایس پر ہمارا تجزیہ 5 سالہ سی ڈی ایس سے متعلق ہے جو مارکیٹ کا سب سے سیال جز ہے۔

5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کے نہ ملنے اور برآمدات و ترسیلات زر میں کمی کے ساتھ درآمدی ادائیگیوں میں معقول اضافے کے نتیجے میں جاری کھاتے کے خسارے میں خاصا اضافہ ہو گیا۔¹ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے درآمدی بل میں نامیہ لحاظ سے 1.2 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جس میں 995 ملین ڈالر کی نان آئل درآمدات کا حصہ زیادہ تھا (جدول 5.1)۔ تیل کی ادائیگیوں میں لگاتار گزشتہ آٹھ سہ ماہیوں سے کمی ہو رہی تھی لیکن مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ رجحان بدل گیا اور پہلے سے بڑھے ہوئے نان آئل درآمدات کے بل میں مزید اضافے کا سبب بنا۔ اس کی وجہ سے مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا سہ ماہی خسارہ بڑھ کر 2.2 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ گیا، جس سے مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کا مجموعی خسارہ بڑھ کر 3.5 ارب ڈالر ہو گیا۔²

خوش قسمتی سے خاصی رقوم (بیشتر حکومتی قرض گیری اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر مشتمل) دستیاب تھیں³ جن سے جاری کھاتے کے بلند خسارے کو پورا کرنے میں مدد ملی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی بیرونی توازن فاضل ہو گیا جبکہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 129 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر 18.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس سے اسٹیٹ بینک کو جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق کی صورت حال میں بین بینک منڈی میں احساسات کا مؤثر انتظام کرنے میں مدد ملی: آخر ستمبر اور آخر دسمبر 2016ء میں پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات کسی تبدیلی کے بغیر 104.6 پر رہی اور اس مدت میں اتار چڑھاؤ 104.5 اور 104.9 کے درمیان رہا۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 0.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔

¹ تاہم مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 550 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

² پورے تقابلی سال میں ایسا رجحان نمایاں رہا۔ جاری کھاتے کا خسارہ سال 2016ء میں بڑھ کر 4.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو سال 2015ء میں 2.1 ارب ڈالر تھا۔

³ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں دو مقامی کمپنیوں (ایک جزوی اور مکمل) کی دو اہم بیرونی کمپنیوں کی جانب سے تحویل کے نتیجے میں ملک کو 587.7 ملین ڈالر کی خالص رقوم حاصل ہوئیں۔ اس کے نتیجے میں سہ ماہی کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 806 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں 575 ملین ڈالر تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ						
ملین امریکی ڈالر						
پہلی ششماہی			دوسری ششماہی			
مطلق تبدیلی	م 17ء	م 16ء	مطلق تبدیلی	م 17ء	م 16ء	
-1,662	-3,527	-1,865	-948	-2,234	-1,286	جاری کھاتے کا توازن
-1,448	-10,809	-9,361	-1,098	-5,707	-4,609	تجارتی توازن
-242	10,534	10,776	64	5,527	5,463	برآمدات
1,206	21,343	20,137	1,162	11,234	10,072	درآمدات
214	4,998	4,784	578	2,649	2,071	پیٹرولیم مصنوعات (بشمول ایل این جی)
995	16,348	15,353	587	8,588	8,001	نان آئل
-456	-1,731	-1,275	94	-821	-915	خدمات کا توازن
-713	0	713	0	0	0	اتحادی سپورٹ فنڈ
-230	9,458	9,688	38	4,760	4,722	کارکنوں کی ترسیلات زر
103	1,081	978	230	806	575	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
527	744	217	798	626	-172	پاکستان میں بیرونی بزدانی سرمایہ کاری
500	1,000	500	1,000	1,000	0	یورویونڈ/سکوک
-1,189	1,521	2,710	-1,272	710	1,982	زرمبادلہ قرضے (خالص)
-850	102	952	-500	0	500	آئی ایم ایف
2,388	18,272	15,884	2,388	18,272	15,884	ایسٹ پیٹک کے زرمبادلہ کے ذخائر (آخر مدت)
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

مجموعی درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کا اہم سبب ایندھن اور سرمایہ جاتی سازوسامان کی بھاری خریداریاں تھیں۔ یہ بات قابل فہم ہے کیونکہ پاکستان کم معاشی نمو سے بلند معاشی نمو کے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے اور توانائی اور انفراسٹرکچر کے رسدی مسائل سے نمٹنے کے لیے کوشاں ہے۔ ان حالات کے مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر مضبوط اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر پیٹرولیم کی تمام مصنوعات (خصوصاً ہائی اسپیڈ ڈیزل اور پیٹرول) کی درآمدی مقدار میں خاصی نمو ہوئی ہے (جدول 5.2)، جس سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی کی نشاندہی ہوتی ہے (باب 2)۔ اس کے ساتھ ساتھ بسوں اور بھاری کمرشل گاڑیوں کی درآمدات میں بھاری اضافہ بھی ہوا ہے۔⁴

⁴ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بسوں، ٹرکوں اور دیگر بھاری گاڑیوں (مکمل ساختہ یونٹوں اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں) کی درآمدی ادائیگیاں 186.7 فیصد (244 ملین ڈالر) کے بھاری اضافے کے ساتھ 344.1 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس طرح بھاری گاڑیوں کی درآمدات کا اس مدت کے دوران پاکستان کے درآمدی بل میں ہونے والے مجموعی اضافے میں 18.6 فیصد حصہ تھا۔ بسوں کی بلند درآمدات کا ایک جزوی سبب عوامی ٹرانسپورٹ کی بڑھتی ہوئی طلب کو پوری کرنے کی کوششیں ہو سکتی ہیں جبکہ کمرشل گاڑیوں کی خریداریاں اندرون ملک تجارتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاس ہیں (جنہیں جزوی طور پر سی پیک سے متعلق منصوبوں سے تحریک ملی ہے)۔

جدول 5.2: پیٹرولیم مصنوعات کی پاکستانی درآمدات (بیلی ششماہی)

فیصد نمو	مقدار ہزار میٹرک ٹن میں				
	م 15ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
بائی اسپنڈ ڈیزل	1,548.8	1,306.8	1,837.2	-15.6	40.6
فرنس آئل	3,210.1	3,000.2	3,733.6	-6.5	24.4
خام تیل	3,941.8	4,640.1	4,261.1	17.7	-8.2
موٹر اسپرٹ	1,300.1	2,068.7	2,526.4	59.1	22.1
دیگر	32.4	58.5	61.2	80.6	31.7
کل	10,032.2	11,074.2	12,419.5	10.4	12.1

ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل

اسی طرح، مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں فرنس آئل سے بجلی کی پیداوار بڑھنے سے ایندھن کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا۔⁵ کسٹمز کے اعداد و شمار کے مطابق درآمدات میں اضافہ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کا مرہون منت ہے (سیکشن 5.5)، جبکہ مالی سال 17ء کی

پہلی ششماہی میں بجلی کے شعبے کے معین آمدنی قرضوں میں بھی مضبوط اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (باب 3)۔⁶ ان رجحانات سے بھی ملک میں انفراسٹرکچر کی ترقی پر مبنی معاشی نمو اور توانائی کے سرگرم انتظام کے متعلق ہماری رائے کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اس سے قطع نظر بیرونی شعبے کو درپیش حقیقی چیلنج مالکاری کا ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی تک تیل کی درآمدی ادائیگیوں سے ہونے والی بچت بڑھتی ہوئی نان آئل درآمدات کے اثرات زائل کر رہی تھی اور اس سے جزوی طور پر برآمدات میں کمی کی تلافی بھی ہوئی ہے۔ بڑھتی ہوئی ترسیلات زر (مالی سال 16ء تک) سے بیرونی کھاتے کو زیر مبادلہ کی مناسب اعانت ملی اور بالواسطہ طور پر زیر مبادلہ کے ذخائر کو بھی تقویت حاصل ہوئی۔ تاہم، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اب اس اعانت میں کمی آنا شروع ہو چکی ہے۔ دسمبر 2016ء میں اوپیک اور اہم غیر اوپیک اراکین کے درمیان رسد میں کٹوتی پر سمجھوتے طے پانے کے بعد تیل کی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کے درآمدی بل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

⁵ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کی پیداوار میں ہونے والے 2,153 گیگاواٹ آور اضافے میں فرنس آئل سے 1,172 حاصل ہوا (ماخذ: نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی)۔

⁶ پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کا حصہ 38.4 فیصد (یا 816 ملین ڈالر) تھا۔ دوسری جانب، اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق اس مدت کے دوران ان درآمدی اجزاء کی درآمدات میں کمی (0.4 فیصد یا 2.1 ملین ڈالر) واقع ہوئی ہے۔ اسٹیٹ بینک اور پاکستان دفتر شماریات کے درآمدی اعداد و شمار کے درمیان موجود فرق پر بحث کے لیے دیکھیے باکس 5.1۔

درآمدی بل پر دباؤ کسی حد تک کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فروری 2017ء میں 400 سے زائد اجزاء کی درآمدات پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کر دی، جن میں سے بیشتر صارفی اجزاء ہیں۔⁷ توقع ہے کہ اس سے معاشی نمو کو بڑھانے والی اشیائے سرمایہ اور خام مال کی مالکاری کے لیے کچھ گنجائش پیدا ہو سکے گی۔⁸ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے ضوابطی اقدامات اپنی بہترین صورت میں بھی بڑھتے ہوئے درآمدی بل کو زیادہ ریلیف فراہم نہیں کر سکتے۔ بیرونی کھاتے کے وسط تا طویل مدتی استحکام کے لیے اب یہ بات پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہو چکی ہے کہ برآمدات اور بیرونی سرمایہ کاری سے زرمبادلہ کی وصولیوں میں اضافہ کیا جائے۔

جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، پاکستان کی بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل برآمدات پر کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے اثرات ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔⁹ تاہم یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں تیار ملبوسات اور برسر کی

چادروں جیسی بلند قدر اضافی والی ٹیکسٹائل

مصنوعات کی برآمدات بڑھ چکی ہیں؛ یہ اضافہ

برآمدی مقدار میں اضافے کی بدولت ممکن ہوا

(شکل 5.1)، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اہم

برآمدی منڈیوں میں پاکستانی مصنوعات کی طلب

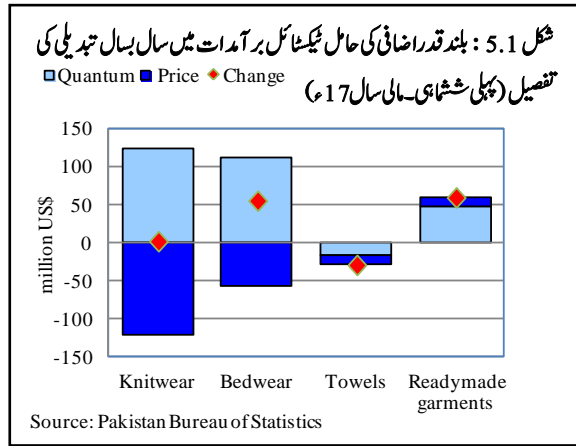
موجود ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یورپی یونین کی

ٹیکسٹائل مارکیٹ میں جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء

کے دوران بھارت اور چین جیسے اہم برآمد کنندگان

کے مقابلے میں پاکستان کے حصے میں اضافہ ہوا

ہے (سکشن 5.5)۔ مالی سال 17ء کی دوسری سہ



ماہی میں کچھ ملبوسات اور ہوم ٹیکسٹائل، اور بحری غذا، پھل اور پلاسٹک جیسے غیر روایتی اجزاء کی بڑھتی ہوئی برآمدات کے بل بوتے پر مجموعی برآمدی وصولیوں میں 1.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہو سکا۔ جس سے بالآخر 10 سہ ماہیوں تک مسلسل کمی کے سلسلے کو روکنا ممکن ہوا۔

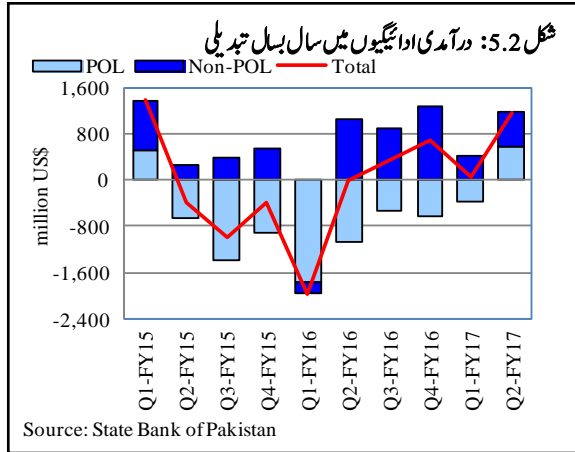
⁷ پی پی آر ڈی کے 2017ء کے سرکلر نمبر 2 کے ذریعے وہ اہم درآمدی اجزاء جن پر اپریل سی مارچ کی شرائط کا اطلاق کیا گیا ہے ان میں موٹر کاریں (مکمل ساختہ یونٹوں اور الگ الگ پوزوں کی شکل میں)، موبائل فون، سگریٹ، زیورات، کاسمیٹکس، ذاتی نگہداشت کا سامان، گھریلو برقی آلات اور اسلحہ و گولہ بارود شامل ہیں۔

⁸ آخر ستمبر اور آخر دسمبر 2016ء کے دوران ملکی زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 220 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔

⁹ مارچ 2016ء میں کم ترین سطح پر پہنچنے کے بعد کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (باب 3)۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپاس کی اوسط قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً 13 فیصد بلند تھیں (ماخذ: عالمی بینک)۔

تاہم کچھ مثبت رجحانات کا تسلسل ضروری ہے۔ اس تناظر میں ہمیں یقین ہے کہ حکومت کی جانب سے حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج سے اہم برآمدی شعبوں خصوصاً ٹیکسٹائل کے لیے نقد رقوم کی آمدورفت میں آسانی پیدا ہوگی۔ جہاں تک بیرونی سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کا تعلق ہے، آٹوموٹیو ڈویلپمنٹ پالیسی 2016ء تا 2021ء سے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں: اس ضمن میں متعدد غیر ملکی کارساز اداروں نے پاکستانی منڈی میں داخل ہونے اور بڑے مقامی اداروں کے ساتھ مشترکہ منصوبوں پر کام کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ لہذا دیگر شعبہ جاتی صنعتی پالیسیاں (مثلاً زرعی کاروبار، بشمول گوشت اور ڈیری، آلات جراحی وغیرہ جیسی صنعتوں سے وابستہ ایس ایم ایز کے لیے) بھی وضع کی جاسکتی ہیں تاکہ غیر روایتی مصنوعات کے برآمدی امکانات سے مکمل استفادے کے ساتھ ساتھ انہیں بیرونی سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش بنایا جاسکے۔

مختصر یہ کہ گذشتہ تین برسوں میں حاصل ہونے والے بیرونی شعبے کے استحکام کو برقرار رکھنے کا دارومدار ملک میں خاطر خواہ زرمبادلہ آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت پر ہوگا تاکہ معاشی نمو کے نتیجے میں بڑھنے والے درآمدی بل کی مالکاری ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے برآمدات اور بیرونی سرمایہ کاری کے حالیہ مثبت رجحانات کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے اور جہاں ضرورت ہو وہاں پالیسی اعانت فراہم کی جائے۔ فی الوقت اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر (آخر دسمبر 2016ء تک) ملک کے تخمین شدہ سامان تجارت کی پانچ مہینوں تک کی درآمدات کی مالکاری کے لیے کافی ہیں۔



5.2 جاری کھاتہ: تیل کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں

سے تجارتی خسارہ بڑھ گیا

پہلی سہ ماہی مالی سال 15ء تا پہلی سہ ماہی مالی سال 17ء کے تین برسوں میں تیل کی ملکی ادائیگیوں میں مجموعی طور پر 7.3 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔

اس کا سبب تیل کی قیمتوں میں ڈرامائی کمی تھی

کیونکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں

اس مدت کے دوران اضافہ ہوتا رہا ہے (جدول

5.2)۔ اس سے ملک کو بیرونی کھاتے پر دباؤ ڈالے بغیر بڑھتی ہوئی نان آئل درآمدات (بشمول بجلی کی پیداوار اور سی پیک منصوبوں کے لیے تعمیرات سے متعلق مشینری) کی مالکاری کا موقع ملا (شکل 5.2)۔

لیکن مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال بنیادوں پر تیل کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں کے باعث مجموعی درآمدی بل 11.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 11.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ ایسا مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد دیکھنے میں آیا ہے۔ اگرچہ برآمدات میں کئی برسوں سے جاری کمی کا رجحان تبدیل ہو گیا اور ان میں 1.2 فیصد (5.5 ارب ڈالر) اضافہ ہوا تاہم یہ اضافہ درآمدی بل میں اضافے کی تلافی کے لیے ناکافی تھا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ 23.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 5.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو کسی سہ ماہی میں تجارتی فرق کی دوسری بلند ترین سطح ہے۔¹⁰ اس سے نصف سال کا تجارتی خسارہ 10.8 ارب ڈالر (جوامالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 9.4 ارب ڈالر تھا) جبکہ جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر تقریباً 3.5 ارب ڈالر ہو گیا۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کو منہا کرنے کے بعد خدمات کے کھاتے میں بہتری دیکھی گئی، جو خوش آئند ہے۔¹¹ زیادہ تحریک ٹیلی کام خدمات سے ملی، جس کی برآمدات اس مدت کے دوران 59.4 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 255 ملین ڈالر ہو گئیں۔ تیل اور گیس کی فرموں کی جانب سے منافع کی کم واپسی کی بدولت بنیادی آمدنی کھاتے کی صورت حال میں بھی بہتری آگئی۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کا رجحان رہا اور اس کی رقوم 2.4 فیصد کمی کے ساتھ 9.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔ اب تک تمام اہم راہداریوں (جیسے خلیج، امریکہ اور برطانیہ) سے کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم یہ کمی پہلی سہ ماہی تک مرکوز تھی کیونکہ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران رقوم کی آمد میں 0.8 فیصد کی معمولی نمو ہوئی۔

5.3 مالی کھاتہ: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور کمرشل قرض گیری میں اضافہ

بیرونی سرمایہ کاری رقوم (سرکاری ونجی دونوں) میں اضافے اور دوطرفہ وکثیر فریقی فنڈنگ کے تسلسل سے مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق کی مالکاری کی گئی۔ اس میں بیشتر سرگرمی دوسری سہ ماہی میں ہوئی جس میں اسٹیٹ بینک

¹⁰ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند ترین تجارتی خسارہ (6.1 ارب ڈالر) ریکارڈ کیا گیا۔ تیل کی ادائیگیوں میں کمی کے باوجود دیگر غذائی اجزاء (جیسے سیلاب سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کے باعث دالیں اور روغنی بیج)، لوہا اور فولاد اور ٹیلی کام سازوسامان (کیونکہ فرموں نے تھری / فور جی لائسنسوں کے اجراء کے بعد اپنے انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کیا تھا) کی بلند درآمد مجموعی درآمدات کو بڑھانے کا سبب بنی۔

¹¹ اتحادی سپورٹ فنڈ کو منہا کرنے کے بعد مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے کھاتے کا خسارہ کم ہو کر 279 ملین ڈالر رہ گیا۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں ملک کو اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 713 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے لیکن مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس مد میں کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔

کو زرمبادلہ کی اہم وصولیاں ان ذرائع سے حاصل ہوئیں: (i) 1.0 ارب ڈالر کے صکوک (ii) چین سے 382.2 ملین ڈالر کے قرضے؛ اور (iii) ایشیائی ترقیاتی بینک کی 333.4 ملین ڈالر کی فنڈنگ۔¹² اس سے مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں خام سرکاری مالی رقوم کی آمد 4.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جو پورے مالی سال کے لیے 7.8 ارب ڈالر کے میزانی تخمینے کا تقریباً 52.6 فیصد بنتی ہے۔¹³

ان سرکاری رقوم کے علاوہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو دو اہم کارپوریٹ اداروں کی تحویل / جزوی حصے کی فروخت کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچنے سے بھی فائدہ ہوا؛ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں 806 ملین ڈالر کی خالص بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں ان کا مجموعی حصہ 587.7 ملین ڈالر تھا۔¹⁴ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن کو برقرار رکھنے میں ان رقوم نے کلیدی کردار ادا کیا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری: بالآخر پاکستان کو انضمام و تحویل کی عالمی سرگرمیوں سے فائدہ پہنچ گیا

عالمی سطح پر بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والے حالیہ اضافے میں انضمام و تحویل کے سودوں کو سہقت حاصل رہی ہے جبکہ کاروبار میں توسیع کے لیے مجموعی سرمایہ کاریوں میں سست رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے۔¹⁵ تاہم قبل ازیں بظاہر پاکستان کو اس رجحان سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ سکا تھا۔

تاہم مالی سال 17ء کے دوران یہ صورت حال تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ انضمام و تحویل کے کئی سمجھوتے طے پا چکے (اور مزید کا اعلان کر دیا گیا ہے) ہیں، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ پیشہ ورانہ لحاظ سے مستحکم اور اختراع کی حامل پاکستانی فرمیں اب ان بیرونی سرمایہ

¹² مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے لیے چین اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضوں کی تقسیم کے اعداد و شمار اور واپسی کا خالص اقتصادی امور ڈویژن کے اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔

¹³ مالی سال 17ء کے میزانی تخمینوں کے مطابق حکومت یورو بانڈ اور صکوک سے 1.75 ارب ڈالر اور کمرشل قرضوں سے 2.0 ارب ڈالر جمع کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے 1.0 ارب ڈالر کے صکوک جاری کیے اور خام کمرشل قرضوں کی مد میں 900 ملین ڈالر جمع ہوئے۔¹⁴ ملک کو ایک ترک فرم کی جانب سے پاکستانی برقی آلات کی ایک نجی کمپنی کی تحویل سے نومبر 2016ء میں 127.7 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ دسمبر میں غذائی شعبے سے وابستہ ایک بڑی ڈیجیٹل کمپنی نے 458 ملین ڈالر میں پاکستانی فوڈ پروسیسنگ کمپنی کے اکثریتی حصے کی خریداری کا عمل مکمل کر لیا۔

¹⁵ مثلاً، 2015ء میں عالمی سطح پر سرحد پار انضمام و تحویل کے سمجھوتے 66.9 فیصد اضافے کے ساتھ 721 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس کے مقابلے میں پیداواری گنجائش میں اضافے کے لیے اعلان کردہ سرمایہ کاریوں کے منصوبے 8.0 فیصد کی معمولی نمو کے ساتھ 766 ارب ڈالر کی سطح پر تھے (ماخذ: عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2016، تجارت و ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس)۔

کاروں کی نظر میں آچکی ہیں جو 194 ملین افراد کی مضبوط منڈی میں اپنے قدم جمانے کے خواہش مند ہیں۔^{17,16} زیادہ اہم بات یہ ہے کہ چین کے علاوہ دیگر ممالک سے بیرونی سرمایہ کاری بھی پاکستان کا رخ کر رہی ہے، جس سے ملک کی معاشی نمو کے امکانات کے متعلق سرمایہ کاروں کی مثبت رائے کی عکاسی ہوتی ہے۔

چین کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری صرف بجلی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں تک ہی محدود نہیں: چین کی فرمیں مختلف صنعتوں میں سمجھوتے کر چکی ہیں یا پھر اس عمل سے گز رہی ہیں۔ جن صنعتوں میں سرمایہ کاری آرہی ہے ان میں مالی خدمات (پاکستان اسٹاک ایکسچینج)، شیشہ سازی اور پیکجنگ میٹریل وغیرہ شامل ہیں۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ وسط تا طویل مدتی تناظر میں انضمام و تحویل کے ان سمجھوتوں کے مثبت اثرات محض زرمبادلہ کی آمد تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اس کے نتیجے میں کارپوریٹ پیداواریت اور کارکردگی، ہنر اور ٹیکنالوجی کی منتقلی، اختراعی مصنوعات متعارف کرانے اور قابل برآمد مصنوعات کی نئی منڈیوں تک رسائی میں مدد ملے گی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان سمجھوتوں سے خواہش مند پاکستانی صنعت کاروں کو سخت مسابقت کی حامل عالمی قدری زنجیر میں قدم رکھنے کے مواقع حاصل ہوں گے۔ تاہم ایسا اسی صورت میں ممکن ہو گا کہ بیرونی کمپنیاں ملک کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کی کوششوں کے بجائے معیشت کے برآمدی شعبوں میں سرمایہ کاری کریں۔¹⁸

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی اور الیکٹرونکس کمپنیوں کے حصے کی فروخت کی مدد سے ملک میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 10.4 فیصد اضافے کے ساتھ 1.1 ارب ڈالر ہو گئی۔¹⁹ تحویل کی آمدنی کو منہا کیا جائے تو سال کی پہلی ششماہی کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 49.7 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ چین سے رقوم کی آمد 54.0 فیصد کمی کے بعد 204 ملین ڈالر رہ گئی؛ اس کے ساتھ بجلی کے شعبے میں آنے والی بیرونی سرمایہ کاری میں 53.8 فیصد کمی واقع ہوئی (جس کی مالیت تقریباً 211 ملین ڈالر تھی)۔ موجودہ مالی سال میں اب تک چینی سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی کسی حد تک حیران کن ہے کیونکہ اس سے ملک میں جاری سی پیک سے متعلق نمایاں اور اہم سرگرمیوں کی وسعت کی درست عکاسی نہیں ہوتی، خصوصاً بجلی کے شعبے میں (باکس 5.1)۔

¹⁶ فوڈ پروسیسنگ اور الیکٹرونکس کے شعبوں میں ہونے والے تحویل کے دو سمجھوتے مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں پایہ تکمیل کو پہنچے تھے، ان کے علاوہ انضمام و تحویل کی سرگرمی بجلی، گاڑیوں اور دواسازی کی صنعتوں میں بھی نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

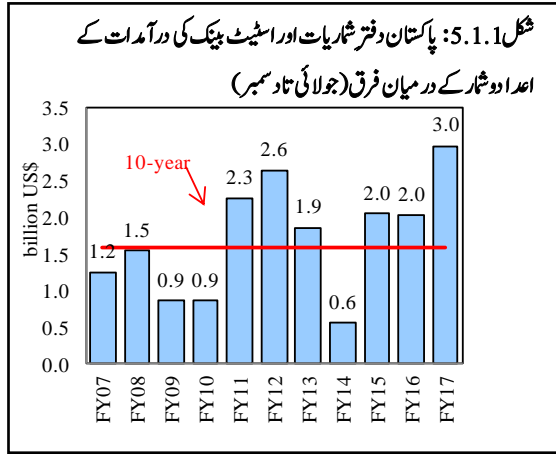
¹⁷ اقتصادی سروے پاکستان برائے 16-2015ء (شمار پاتی ضمیمہ، جدول 1.1) میں پاکستان کی آبادی کا تخمینہ 193.6 ملین لگایا گیا ہے۔

¹⁸ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ برائے 15-2014ء میں خصوصی سیکشن بعنوان، 'پاکستان کی برآمدات کیوں منجمد ہوئیں؟'۔

¹⁹ یہاں پر اس بات کی نشاندہی ضروری ہے کہ نو سرمایہ کاری آمدنی کو منہا کرنے کے بعد مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 62.2 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔

بکس 5.1: سی پیک درآمدات کی مالکاری: اعداد و شمار میں فرق کے مسئلے کا حل

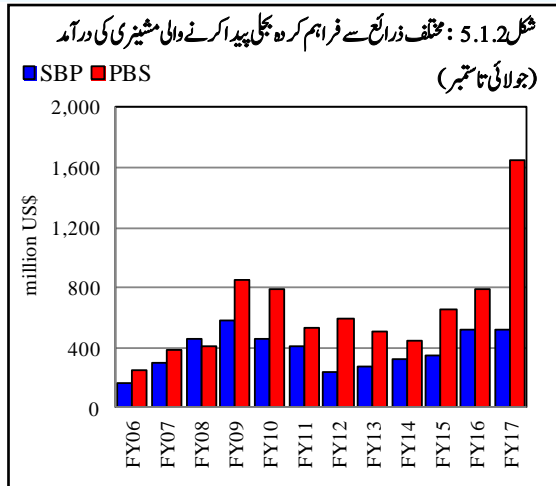
پاکستان میں اشیاء کی درآمدات کے متعلق اعداد و شمار کو دو مختلف حکومتی ادارے مرتب کرتے ہیں۔ ایک پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) ہے جو کسٹم حکام کے رپورٹ کردہ اعداد و شمار (جو اس وقت درآمدات کو درج کرتا ہے جب اشیاء مادی طور پر ملک کی سرحد میں داخل ہوتی ہیں) کو مرتب کرتا ہے۔ دوسرا ادارہ اسٹیٹ بینک ہے جو کمرشل بینکوں سے اس



وقت اعداد و شمار حاصل کرتا ہے جب درآمد کنندگان ایل سیز پر ادائیگیاں کرتے ہیں۔ کئی عوامل (جیسے مؤخر ادائیگیاں پر درآمدات، فریٹ اور بیمہ وغیرہ) کی وجہ سے ڈیٹا کے دونوں مجموعوں میں فطری طور پر فرق پایا جاتا ہے۔ مثلاً، مؤخر ادائیگیاں کا نتیجہ کسٹمز کی جانب سے درآمدات کے اندراج اور ان کی اسٹیٹ بینک کو رپورٹنگ کے درمیان تاخیر کی صورت میں نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس میں سونے اور گاڑیوں (سیکچر اسکیم کے تحت) جیسے بعض اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں جن کی ادائیگی کا بوجھ بین البینک منڈی کو نہیں اٹھانا پڑتا۔

عموماً، پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے کسی بھی مدت کے لیے ریکارڈ کیے گئے درآمدی اعداد و شمار اسٹیٹ بینک کے دستیاب ڈیٹا کے مقابلے میں بلند ہوتے ہیں: دونوں ڈیٹا کے درمیان دس سالہ اوسط

فرق 1.6 ارب ڈالر (جولائی تا دسمبر کے لیے) ہے۔ تاہم، مالی سال 15ء سے اس فرق میں خاصا اضافہ ہوا ہے اور جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء میں یہ 3.0 ارب ڈالر کی غیر معمولی سطح تک پہنچ گیا (شکل 5.1.1)۔



اس فرق کے ایک بڑے حصے کا سبب بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں اضافہ ہے، جس کا ریکارڈ کسٹمز رکھتا ہے لیکن یہ اسٹیٹ بینک کے پاس دستیاب درآمدی مالکاری کے اعداد و شمار میں مکمل طور پر نظر نہیں آتا (شکل 5.1.2)۔ بجلی کی پیداواری مشینری کے درآمدی ڈیٹا کے فرق میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں بھی ڈرامائی اضافہ دیکھنے میں آیا اور یہ بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ دس برسوں میں اس کی اوسط صرف 193 ملین ڈالر رہی تھی۔ چونکہ ملک میں بجلی کے شعبے میں پیشتر سرگرمیاں سی پیک کے تحت انجام دی جا رہی ہیں، اس لیے اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ درآمدی اعداد و شمار کے دو مجموعوں کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کا تعلق چین پاکستان اقتصادی راہداری سمجھوتے سے ہے (جس پر اپریل 2014ء میں دستخط کیے گئے تھے)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک عام طور پر درآمد کنندگان کی جانب سے ایل سیز کی ادائیگیوں کے بعد اسٹیٹ بینک کو درآمدی مالکاری کے اعداد و شمار مہیا کرتے ہیں۔ تاہم گزشتہ ڈھائی برسوں میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات کا معاملہ مختلف ہے؛ کمرشل بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو ایل سی کی سطح پر جتنی اعداد و شمار میں اس نوع کی درآمدات میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ چنانچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مشینری کی درآمدات کے بڑے حصے کی مالکاری پاکستانی بینکاری ذریعے سے باہر کی جارہی ہے۔ اس خیال کو بین الینک منڈی پر کسی بڑے دباؤ کی عدم موجودگی سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے (جس کا ہونا تقریباً یقینی تھا، اگر پاکستان دفتر شاریات کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران ملک کے درآمدی بل میں مزید 3.0 ارب ڈالر کا اضافہ ہو جاتا، مالکاری رقوم میں اتنے ہی اضافے کے بغیر)۔

اس فرق سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملک میں سرمایہ جاتی ساز و سامان کی درآمدات، چین سے ایف ڈی آئی اور قرضوں کی ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار میں مکمل طور پر عکاسی نہیں کی جارہی ہے۔

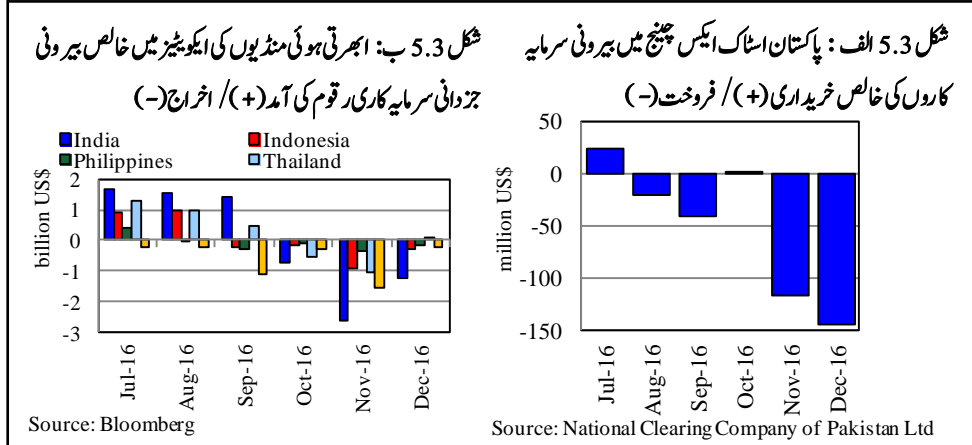
اسٹیٹ بینک نے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ملک میں کمرشل بینکوں کے پاس کارپوریٹ اداروں کے زرمبادلہ کھاتوں سے متعلق رپورٹنگ کی شرائط میں اضافہ کر دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ای پی ڈی سرکلر نمبر 14 (7 دسمبر 2016ء کو جاری کردہ) کے ذریعے تمام کمرشل بینکوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ واضح طور پر درج کریں کہ آیا ان کے پاس خصوصی زرمبادلہ کھاتہ رکھنے والا ہر منصوبہ / کمپنی سی پیک کا حصہ ہے یا نہیں۔ بینکوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ان کھاتوں میں ہونے والے زرمبادلہ کے ہر سودے (جیسے درآمدی ادائیگیاں، قرضوں کی تقسیم اور واپسی، منافع منقسم کی بیرون ملک واپسی، بیرونی سرمایہ کاری کی بے سرمایہ کاری اور بونس حصص وغیرہ کا اجرا) کی نوعیت کو واضح طور پر درج کریں۔ اس سے یہ واضح کرنے میں مدد ملے گی کہ آیا سی پیک سے متعلق سرمایہ جاتی درآمدات کی مالکاری قرضوں (کمرشل اور / یا بیرونی اسپانسرز) اور ایکویٹی سرمایہ کاری (نقد یا کس قسم کی) کی شکل میں آ رہی ہے۔

اسٹیٹ بینک سی پیک سے متعلق درآمدی مالکاری کے اعداد و شمار کو چین سے ملنے والے قرضوں اور بیرونی برادرست سرمایہ کاری کی رقوم کو بروقت اپڈیٹ کرنے کے لیے دیگر حکومتی محکموں (بشمول وزارت خزانہ، منصوبہ بندی کمیشن اور بورڈ آف انویسٹمنٹ) کے ساتھ بھی تعاون کر رہا ہے۔ ایسا ہونے سے ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار پر مستقبل میں نظر ثانی کے بعد خاصا اضافہ ممکن ہے۔ اگرچہ اس سے تجارتی و جاری کھاتے کے خسارے بڑھ (برآمدات کی بلند سطح کے باعث) سکتے ہیں تاہم اگر حالات جوں کے توں رہے تو مالی کھاتے کے قرضوں اور / یا بیرونی برادرست سرمایہ کاری میں مساوی اضافے سے اس کی صورت حال میں بہتری آجائے گی اور اس مدت میں ملک کے ذخائر کی پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری: سرکاری رقوم کی آمد نے بیرونی افراد کی جانب سے ایکویٹی کی فروخت کی تلافی کردی

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 745 ملین ڈالر کے ساتھ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں سرکاری رقوم کو بلا دستی حاصل رہی۔ زیادہ تر یک اکتوبر 2016ء میں حکومت کی جانب سے 1.0 ارب ڈالر مالیت کے صکوک کے اجرا سے ملی۔ اس نے مقامی ایکویٹی منڈی سے سرمایہ جاتی رقوم کے اخراج کی تلافی کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا؛ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں اس رجحان میں تیزی دیکھی گئی (شکل 5.3 الف)۔ بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے ایکویٹی کی فروخت خارجی عوامل کی مرہون منت معلوم ہوتی ہے جس نے کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں پر یکساں اثرات مرتب کیے ہیں (شکل 5.3 ب)۔

امریکی مرکزی بینک فیڈرل ریزرو کی جانب سے 12 مہینوں میں دوسری بار شرح سود میں اضافے کی توقعات کے پیش نظر بیرونی فنڈز نے بظاہر ستمبر 2016ء سے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی ایکویٹی کی فروخت شروع کر دی ہے۔ لیکن نومبر 2016ء کے اوائل میں ہونے



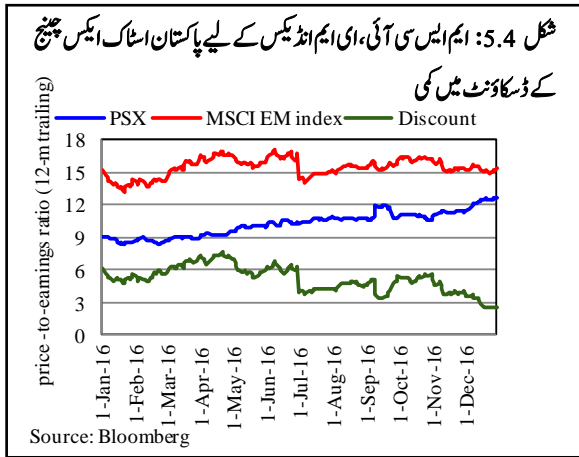
والے امریکی صد ارقى انتخابات كے نتائج كے باعث فيڈرل ريزرو كى جانب سے فيڈرل فنڈز كى شرح (دسمبر ميں) ميں اضافے سے قبل ہى فروخت كے عمل ميں تيزى آگى تھى۔ بين الاقوامى فنڈز نے مستقبل ميں امريكہ ميں مہنگائى ميں اضافے كو پيش نظر ركھنا شروع كر ديا تھا (كيونكہ نئى انتظاميہ نے ضوابطى ماحول ميں نرمى، كارپوريٹ ٹيكسوں ميں خاصى كٹوتى اور انفراسٲر كچر اخراجات ميں اضافے كا وعدہ كيا تھا)؛ اس كے پيچھے يہ سوچ كارفرما تھى كہ مذكورہ اقدامات كے نتيجے ميں قيمتيں بڑھ جائیں گى اور بالآخر مركزى بينك كى زرى پاليسى كو مزيد سخت كرنے كا سبب بنیں گى۔ اس صورت حال نے سرمایہ كاروں كو محفوظ پناہ گاہوں (خصوصاً امريكى ٹريژرى بلز اور سونا) اور ابھرتى ہوئى منڈيوں كے پرخطر اثاثوں دونوں كو ترك كرنے كى ترغيب دى؛²⁰ اور انہوں نے ڈى ريگوليشن اور انفراسٲر كچر كى ترقى جيسے تصورات پر انحصار كرتے ہوئے امريكى ايكويٲى ميں سرمایہ لگانا شروع كر ديا۔²¹

²⁰ دراصل، 10 سالہ پوائس ٹريژرى كى يافتيں 7 نومبر كے 1.83 فيصد سے بڑھ كر آخر دسمبر 2016ء تك 2.44 فيصد تك پہنچ گئیں (ماخذ: بلومبرگ) كيونكہ سرمایہ كار طويل مدتى بانڈز پر بلند پريميم كا تقاضا كر رہے تھے تاكہ امريكہ ميں مستقبل ميں مہنگائى بڑھنے كے باعث ان كى قدر ميں كسى قسم كى كمي كا اثر زائل كيا جا سكے۔ چونكہ 10 سالہ پوائس ٹريژرى كى يافت كا شمار ان نشانيوں ميں ہوتا ہے جنہيں عالمى سطح پر طويل مدتى معين آمدنى تمسكات كى قيمتوں كا تعين كرنے كے ليے استعمال كيا جاتا ہے اور اس كے نرخوں ميں مسلسل اضافہ پاكستان جيسى ابھرتى منڈيوں كو متاثر كر سكتا ہے، جو بين الاقوامى سرمایہ منڈيوں ميں ڈالر پر مبنى رياستى بانڈز جارى كرنے پر غور كر رہے ہيں۔

²¹ 7 نومبر تا 31 دسمبر 2016ء كے دوران ڈاؤ جونز كى صنعتى اوسط 8.2 فيصد اضافے كے ساتھ 19,762.6 پوائنٹس (20 دسمبر كو 19,974.6 پوائنٹس كى تاريخ كى بلند ترين سطح تك پہنچنے كے بعد) ہو گى، جبكہ وسيع تر ايس اينڈ 5.0 فيصد بڑھ كر 2,283.8 پوائنٹس تك پہنچ گيا (ماخذ: بلومبرگ)۔ اگرچہ منڈى ميں تيزى وسيع البنياد تھى تاہم مالى خدمات كى فرموں كے اسٹاكس نے كافى اچھى كار كر دى كى دكھائى (ان توقعات پر كہ نئى انتظاميہ مالى شعبے كى ڈوڈ فريك اصلاحات ميں خاصى نرمى كرے گى جس سے صنعتوں كا منافع بڑھ جائے گا)۔

دنیا بھر میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کو سرمائے کے اخراج کا سامنا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران مقامی ادارہ جاتی اور خردہ سرمایہ کاروں نے پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں بھرپور خریداری کرتے ہوئے بیرونی سرمایہ کاروں کی فروخت کردہ ایکویٹی کو پاکستانی جذب کر لیا۔ اس کے نتیجے میں 2016ء میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا 100 انڈیکس دنیا کی پانچ سرفہرست ایکویٹی منڈیوں میں شامل ہو گیا تھا اور سال کے دوران 45.7 فیصد کا بھاری منافع دیا گیا۔

تاہم اس کے نتیجے میں انڈیکس کی قدر پیمائی بیرونی فنڈز کی پاکستانی اسٹاکس میں بھاری سرمایہ کاری میں رکاوٹ بن سکتی ہے کیونکہ بیرونی سرمایہ کار ایم ایس سی آئی، ای ایم انڈیکس کے مقابلے میں پی ایس ایکس کے قیمت و آمدنی کے بھاری ڈسکاؤنٹ کے سبب متوجہ ہوئے تھے (شکل 5.4)۔²²



5.4 شرح مبادلہ

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے برعکس مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں استحکام دیکھا گیا۔ درحقیقت اس کی قدر میں 0.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس کی قدر 2.8 فیصد کم ہوئی تھی۔ جاپانی ین کے مقابلے میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی

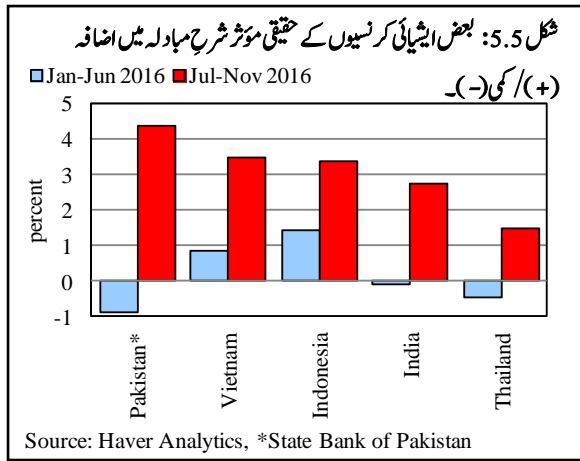
روپے کی قدر میں 13.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اس کی قدر میں 4.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی عالمی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ سے کئی کرنسیوں کے مقابلے میں محفوظ سمجھی جانے والی کرنسی (جاپانی ین) کی قدر کو مضبوط بنانے میں مدد ملی۔

اسی مدت کے دوران دواہم واقعات کی وجہ سے امریکی ڈالر کو خاصا فائدہ پہنچا: (الف) نومبر 2016ء میں امریکی صدارتی انتخابات نے ان توقعات پر ڈالر کی قیمت میں اضافہ کر دیا تھا کہ نو منتخب صدارتی انتظامیہ مالیاتی تحریک کے ذریعے ملکی معاشی نمو میں اضافہ کر سکتی ہے

²² خصوصاً پاکستان اسٹاک ایکسچینج (p/e) کا ایم ایس سی آئی ایمرجنگ مارکیٹس انڈیکس جو سال 2016ء کے آغاز پر 6.1 فیصد تھا، سال کے آخر میں کم ہو کر 2.6 فیصد تک پہنچ گیا۔

اور (ب) دسمبر 2016ء میں فیڈرل ریزرو کی جانب سے نرخوں میں اضافے سے ان فوائد کو مزید تقویت حاصل ہوئی اور یورو اور جاپانی ین جیسی ترقی یافتہ ممالک کی کرنسیوں کی قدر کم ہو گئی۔²³

حقیقی لحاظ سے ایشیائی کرنسیاں سال 2016ء کی پہلی ششماہی میں قدرے مستحکم رہیں تاہم جولائی 2016ء سے ان کی قدر میں اضافہ شروع ہو گیا؛ اور پاکستانی روپے کو بھی ایسی ہی صورت حال کا سامنا تھا (شکل 5.5)۔ سال 2016ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے دوران قدر



میں 0.9 فیصد کمی کے بعد جولائی تا نومبر 2016ء میں حقیقی لحاظ سے روپے کی قدر میں 4.4 فیصد اضافہ ہو گیا۔ ویت نام، انڈونیشیا، بھارت اور تھائی لینڈ جیسی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں میں بھی اس مدت کے دوران حقیقی لحاظ سے اضافہ ہوا ہے۔

5.5 تجارتی کھاتہ²⁴

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی

خسارہ 21.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا کیونکہ درآمدات میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا اور برآمدات میں سست رفتاری جاری رہی۔ درآمدات میں اضافے کا اہم سبب مشینری اور پیٹرولیم درآمدات میں اضافہ تھا: مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی درآمدات کو بڑھانے والا اہم عامل مشینری تھا جبکہ دوسری سہ ماہی کی درآمدات بڑھانے میں پیٹرولیم مصنوعات نے خاصا اہم کردار ادا کیا (جدول 5.3)۔ بنیادی طور پر درآمدات میں مشینری، برقی مشینری، توانائی سے متعلق مصنوعات، ایلومینیم کی بھرت جیسی اشیائے سرمایہ کے بڑھتے ہوئے حصے سے ملکی درآمدات کے اجزائے ترکیبی میں نموپر مینی تبدیلی کی عکاسی ہوتی ہے۔ بجلی، انفراسٹرکچر اور تعمیرات میں بھاری سرمایہ کاری سے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا بلکہ ملک میں توانائی کی قلت پر قابو پانے میں بھی مدد ملے گی۔

²³ ڈالر کا اشاریہ (جس میں دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی مضبوطی کی پیمائش کی جاتی ہے) دسمبر 2016ء میں 14 برسوں کی بلند ترین سطح 103 پر پہنچ گیا۔

²⁴ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ کسٹم کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں دی گئی معلومات ادا انگلیوں کے ڈیٹا کے اندراج سے مماثلت نہیں رکھتی، جنہیں سیکشن 5.1 میں دیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے ان دو سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے براہ مہربانی دیکھیے ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.3: بیرونی تجارت					برآمدات
ارب ڈالر					
تجارتی خسارہ	برآمدات	برآمدات	م س 16ء	م س 17ء	مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران
5.5	10.6	5.1	م س 16ء	پہلی سہ ماہی	برآمدات میں 3.9 فیصد (مالی سال 16ء کی پہلی
7.0	11.7	4.7	م س 17ء	دوسری سہ ماہی	ششماہی میں 14.5 فیصد کی کے مقابلے میں) کی
6.4	11.6	5.2	م س 16ء	پہلی ششماہی	کاسب پہلی سہ ماہی میں ہونے والی 9.3 فیصد کی
7.5	12.7	5.2	م س 17ء	فیصد نمو	تھی۔ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں
11.9	22.2	10.3	م س 16ء	پہلی سہ ماہی	برآمدات میں 1.6 فیصد نمو ہوئی کیونکہ بعض
14.5	24.4	9.9	م س 17ء	دوسری سہ ماہی	ٹیکسٹائل مصنوعات کی بین الاقوامی قیمتوں میں
				پہلی ششماہی	بحالی اور یورپی یونین میں پاکستانی ٹیکسٹائلز کی طلب
					بڑھنے سے سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات
					میں 3.4 فیصد اضافہ ہو گیا تھا۔ ٹیکسٹائل برآمدات

ماخذ: پاکستان دفتر تجارت

کے جن اجزاء کی طلب میں اضافہ ہوا ان میں تیار ملبوسات اور بستری چادریں شامل ہیں۔ مزید برآں، مچھلی، پھلوں، مسالہ جات، تمباکو، پلاسٹک اور نیفتھا وغیرہ جیسے غیر روایتی اجزاء کی برآمدات بھی بڑھ گئیں۔

ٹیکسٹائل

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات 1.7 فیصد کی کے ساتھ 6.2 ارب ڈالر پر آگئیں (گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.1 فیصد کی ہوئی تھی)۔ یہ کی زیادہ تر مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھی گئی کیونکہ دوسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل کی ترسیل بحال ہو گئی تھی۔ کم اور بلند قدر اضافی دونوں زمروں کی برآمدات کا بڑھنا خوش آئند ہے (جدول 5.4)۔

مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں 13.6 فیصد کے قابل ذکر اضافے نے ممکنہ طور پر کپاس اور سوئی دھاگے کی برآمدات کو بالترتیب 14.3 فیصد اور 9.2 فیصد تک بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔ تیار ملبوسات جیسے اجزاء کی برآمدات کی برآمدی قدروں کو قیمت میں اضافے کے ساتھ ساتھ بلند مقدار سے بھی فائدہ پہنچا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

جدول 5.4: ٹیکسٹائل برآمدات ملین ڈالر								
مالیت				فیصد نمو				
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
م س 16ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 17ء	م س 17ء
3,220.8	3,039.0	3,018.3	3,136.1	-6.3	3.2	-9.1	-1.7	پہلی سہ ماہی
55.5	16.1	17.5	18.4	-68.5	14.3	-37.0	-49.9	پہلی سہ ماہی
383.0	318.2	307.0	347.5	-19.9	9.2	-29.3	-6.7	پہلی سہ ماہی
561.0	549.4	547.6	502.8	-2.4	-8.5	-10.2	-5.4	پہلی سہ ماہی
132.6	155.2	131.3	141.8	-1.0	-8.7	-15.4	-5.1	پہلی سہ ماہی
75.7	72.3	39.7	60.6	-47.6	-16.1	-21.8	-32.2	پہلی سہ ماہی
630.4	561.1	592.3	592.0	-6.0	5.5	-3.7	-0.6	پہلی سہ ماہی
514.4	482.7	528.9	527.7	2.8	9.3	-7.1	6.0	پہلی سہ ماہی
214.5	190.6	178.6	201.4	-16.7	5.6	6.4	-6.2	پہلی سہ ماہی
506.1	534.0	524.4	575.3	3.6	7.7	3.4	5.7	پہلی سہ ماہی
147.7	159.4	151.1	168.7	2.3	5.9	-2.5	4.2	پہلی سہ ماہی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

خاص طور پر یورپی یونین کی اہم منڈی میں پاکستان کی کارکردگی قابل ذکر ہے۔ ملک یورپی بلاک کو تیار ملبوسات، نٹ ویئر اور بستری کی چادریں برآمد کرتا ہے، جن کا ملک کی ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء میں یورپی یونین کی ملبوسات کی مجموعی درآمدات میں کمی واقع ہوئی لیکن پاکستان ان چند ممالک میں شامل تھا جن کی یورپی یونین کو ٹیکسٹائل برآمدات بڑھی ہیں۔ درحقیقت پاکستان (بنگلہ دیش اور ویت نام کے ساتھ) اس مدت میں یورپی یونین کی ٹیکسٹائل مارکیٹ میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہا ہے (جدول 5.5 اور 5.6)۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بعض پاکستانی برآمد کنندگان جی ایس پی پلس اسکیم کے تحت، دیگر منڈیوں کو رسد کی فراہمی منقطع کیے بغیر یورپین یونین کی مارکیٹ تک حاصل ڈیوٹی فری رسائی کو مؤثر انداز میں استعمال کر رہے ہیں۔

تاہم امریکی منڈی میں بے یقینی کی کیفیت برقرار ہے اور اس مدت میں ملک کی مجموعی کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل درآمدات میں کمی دیکھی گئی۔²⁵ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ کو پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں مالیت اور مقدار دونوں لحاظ سے کمی واقع ہوئی۔²⁶

²⁵ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی امریکی درآمدات میں مقدار کے لحاظ سے 0.7 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 9.0 فیصد کمی واقع ہوئی (ماخذ: دفتر برائے ٹیکسٹائل و ملبوسات، امریکی محکمہ برائے کامرس)۔ مزید برآں، جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران امریکہ کی مجموعی درآمدات میں 0.3 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.5: اہم ممالک سے یورپی یونین کی کپڑوں کی درآمدات					
ملین ڈالر					
مالیت		فیصد نمو		فیصد حصہ	
م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
چین	19,147	17,665	-13.4	40.2	38.0
بنگلہ دیش	7,527	8,041	4.3	15.8	17.3
بھارت	2,480	2,413	-7.8	5.2	5.2
ویت نام	1,767	1,789	5.0	3.7	3.8
پاکستان	1,289	1,365	4.4	2.7	2.9
کل	47,618	46,484	-7.6	100.0	100.0

ماخذ: یورواسٹیٹ

کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں حالیہ بحالی کے باعث پاکستانی برآمد کنندگان کے پاس یہ اچھا موقع ہے کہ وہ اپنے آپریشنز میں بہتری کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل مشینری کی 17 لاکھ ہوئے خود کو زیادہ جاذبِ لاگت بنا کر اپنی آمدنی بڑھائیں۔ اس پس منظر میں مالی سال درآمد ایک خوش آئند علامت ہے۔ مزید برآں، حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی ٹیکس (بشمول ایف او بی مالیتوں پر رری بیٹ میں اضافہ) سے برآمد کنندگان کو درپیش نقد رقوم کے مسائل میں کمی آئی چاہیے۔ کپاس، انسانی ساختہ مصنوعی ریشہ (پولی ایسٹر کے بجائے) اور ٹیکسٹائل مشینری پر عائد کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس میں نرمی سے درآمدی خام مال پر انحصار کرنے والے ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کو کچھ ریلیف مل سکتا ہے۔

جدول 5.6: اہم ممالک سے یورپی یونین کی گھریلو ٹیکسٹائل برآمدات (جولائی تا دسمبر)					
ملین ڈالر					
مالیت		فیصد نمو		فیصد حصہ	
مالی سال 16ء	مالی سال 17ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
چین	2,137	2,122	-7.0	41.0	40.4
بنگلہ دیش	176	183	-17.4	3.4	3.5
بھارت	596	585	-10.5	11.4	11.1
ویت نام	111	118	-10.5	2.1	2.3
پاکستان	813	865	-5.5	15.6	16.5
کل	5,210	5,250	-8.3	100.0	100.0

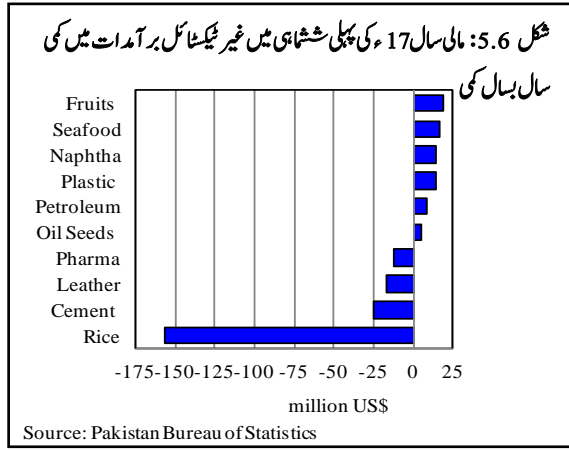
ماخذ: یورواسٹیٹ

²⁶ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران امریکی منڈی کو پاکستان کی ٹیکسٹائل اور کپڑے کی برآمدات میں مقدار کے لحاظ سے 8.8 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 10.7 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: دفتر برائے ٹیکسٹائل و بلوسات، امریکی محکمہ برائے کامرس)۔

غیر ٹیکسٹائل اجزا

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکسٹائل اجزا میں سی فوڈ، پھل، نیفتھا اور دیگر پیٹرو لیوم مصنوعات اور پلاسٹک کی برآمدات میں اضافہ ہوا جبکہ اس مدت میں چاول (باسمتی وغیرہ باسمتی دونوں)، سینٹ، چمڑا اور دواسازی جیسی اہم مصنوعات کی ترسیل میں کمی آگئی (شکل 5.6)۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں مچھلیوں اور مچھلی کی مصنوعات کی برآمدات 10.3 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 183.5



ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 166.3 ملین ڈالر تھیں۔ اس نمو کی وجوہات یہ ہیں:

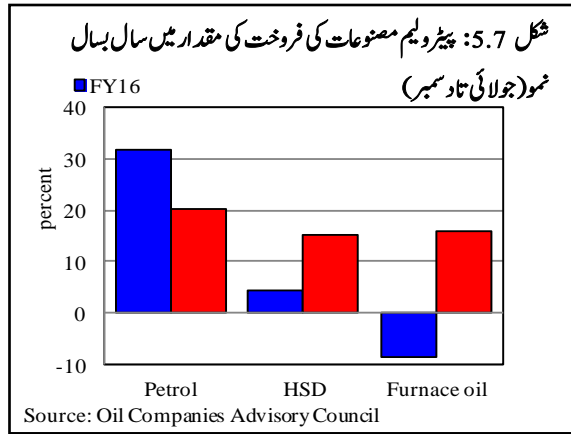
(i) چین، ملائیشیا اور متحدہ عرب امارات کو ترسیل میں اضافہ اور (ii) سامن، کیکڑے، جھینگے اور قیرمانی (squid) کی برآمدات کے حجم میں نمایاں اضافہ۔ اس مدت میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے مقامی ریفائنریوں کے لیے نیفتھا اور دیگر پیٹرو لیوم مصنوعات کی برآمدات کو قابل عمل بنا دیا۔

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم برآمدی اجزا میں سے باسمتی وغیرہ باسمتی چاول دونوں اقسام کی ترسیل میں 18.0 فیصد کمی آئی۔ اس سے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور فلپائن جیسی اہم منڈیوں کی طلب میں تبدیلی کی عکاسی ہوتی ہے، جو پاکستانی چاول کے بجائے اسے دیگر ممالک سے درآمد کر رہے ہیں۔ ایک اور اہم عامل افریقہ میں چاول کی مسلسل دوسری اچھی فصل تھی جو اس خطے سے درآمدی طلب کو محدود کرنے کا باعث بنی۔

سینٹ کی برآمدات میں کمی کاربحان جاری رہا اور مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والی 14.4 فیصد کمی میں بیشتر حصہ جنوبی افریقہ اور افغانستان کی دو منڈیوں میں طلب کے گھٹنے کا تھا۔ بھارت کی جانب سے پاکستانی سینٹ کی مضبوط طلب کا تسلسل اطمینان بخش ہے کیونکہ اس سے دونوں اہم منڈیوں میں ہونے والی کمی کی جزوی تلافی ہو گئی تھی۔²⁷

درآمدات

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کی درآمدات میں 9.9 فیصد نمو ہوئی جس میں بڑا حصہ مشینری اور پیٹرولیم مصنوعات کا تھا جس کے بعد غذا، ٹرانسپورٹ اور دھاتوں کا نمبر آتا ہے (جدول 5.7)۔



پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں اضافہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کی پیٹرولیم درآمدات میں 11.5 فیصد نمو ہوئی۔ اس اضافے کا اہم سبب فرنس آئل اور ہائی اسپید ڈیزل کی درآمدات کا بلند حجم تھا، جس کا سبب بجلی اور ٹرانسپورٹ کے شعبے میں طلب کی بلند سطح تھی۔ بجلی کے جزیروں کی بڑھتی ہوئی طلب نے بھی ہائی اسپید ڈیزل کی طلب بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔²⁸

یاد رہے کہ اعلیٰ معیار کے حامل پیٹرول (92 RON) کے استعمال کی پالیسی پر منتقلی بھی پیٹرول کی بلند درآمدات کا باعث بنی (شکل 5.7) جبکہ مقامی ریفائنریاں اپنے موجودہ سیٹ اپ کو اپ گریڈ کرنے میں مصروف رہیں تاکہ عبوری مدت میں نئی مصنوعات کے معیارات کو اختیار کیا جاسکے۔ اس کے نتیجے میں اس مدت کے دوران خام تیل کی درآمدات اور پیٹرولیم مصنوعات کی مقامی پیداوار میں بھی کمی آگئی (باب 2)۔

²⁷ جولائی تا دسمبر مالی سال 17ء کے دوران افغانستان اور افریقی ممالک (زیادہ تر جنوبی افریقہ کو) کو سینٹ کی برآمدی مقدار میں مجموعی طور پر 402,000 میٹرک ٹن کمی ہوئی، جبکہ اسی مدت میں بھارت کو ترسیل میں 295,000 میٹرک ٹن کا اضافہ ہو گیا (ماخذ: آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن)۔
²⁸ جولائی تا اکتوبر مالی سال 17ء کے دوران (دستیاب تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق) ملک نے مختلف گنجائش رکھنے والے 15,250 ڈیزل کے جزیروں درآمد کیے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6,995 یونٹس درآمد ہوئے تھے۔

معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے باعث مشینری اور ٹرانسپورٹ کی درآمدات بڑھ گئیں

مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی تعمیرات میں تیزی، انفراسٹرکچر کے میگا منصوبوں پر پیش رفت اور سی پیک سے متعلق اقتصادی سرگرمیاں مشینری اور کمرشل گاڑیوں کی طلب کو بڑھانے کا باعث بنیں۔ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشینری کی

درآمدات 40.9 فیصد کے خاصے اضافے سے بڑھ کر 5.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو کہ مجموعی درآمدی بل کا تقریباً 23.2

فیصد بنتا ہے۔ چھ مہینوں کے دوران

درآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے

میں مشینری کے اجزا کا بڑا حصہ تھا جو اس کا

73.3 فیصد بنتا ہے۔ مشینری میں بجلی کی

پیداوار، ٹیکسٹائل اور تعمیرات سے متعلق

مشینری کی درآمدات میں اس مدت کے

دوران اضافہ دیکھا گیا جبکہ ٹیلی کام آلات

میں کمی دیکھی گئی (جدول 5.7)۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے

غذائی اشیاء کی درآمدات بڑھ گئیں

غذائی اجزاء، خصوصاً پام آئل، کی عالمی

قیمتوں میں نمایاں بحالی غذائی درآمدات کا

بل بڑھانے کا باعث بنی۔ مالی سال 17ء کی

پہلی ششماہی کے دوران پام آئل کی اوسط عالمی قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 28.1 فیصد زیادہ تھیں۔²⁹ مالی سال 17ء

کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان کی پام آئل کی درآمدات میں 29.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 17.8 فیصد

تک کم ہوئی تھیں۔ پست ملکی پیداوار نے ادراک، ٹماٹر اور دیگر سبزیوں (جو ”دیگر غذائی اجزاء“ کے زمرے میں شامل ہیں) جیسی بعض

جدول 5.7: اہم زمروں کی درآمد (جولائی تا دسمبر)					
ملین ڈالر					
مالیت	فیصد نمو	م 15ء	م 16ء	م 17ء	م 17ء
غذائی گروپ		2,810.1	2,626.6	2,865.1	9.1
پام آئل		953.4	829.9	843.7	-12.9
دالیں		187.2	268.8	371.2	43.6
دیگر		1,669.5	1,527.9	1,650.3	-8.5
مشینری گروپ		3,644.0	4,023.5	5,669.2	10.4
بجلی کی پیداوار		658.1	790.2	1,680.4	20.1
ٹیکسٹائل		211.8	232.4	258.8	9.7
تعمیرات		132.5	161.9	250.7	22.2
برقی		594.3	892.4	959.7	50.2
دیگر		2,047	1,946.7	2,519.7	-4.9
ٹرانسپورٹ گروپ		1,290.5	1,322.3	1,406.9	2.5
بیٹرولیم گروپ		6,946.9	4,488.6	5,002.7	-35.4
بیٹرولیم کی پیداوار		4,304.8	2,704.4	3,205.7	-37.2
خام تیل		2,642.1	1,476.2	1,165.6	-44.1
ایل این جی		-	228.1	511.7	124.4
ٹیکسٹائل گروپ		1,249.3	1,558.1	1,364.4	24.7
زرعی و پیکل گروپ		3,842.4	3,768.3	3,594.3	-1.9
دھاتی گروپ		1,798.3	1,906.8	1,960.3	6.0
متفرق		2,563.6	2,467.9	2,489.0	-3.7
مجموعی درآمدات		24,145.1	22,162.1	24,351.9	-8.2

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²⁹ ماخذ: عالمی بینک۔

تلف پذیر اجناس کی درآمد بڑھانے پر مجبور کر دیا تھا۔ تاہم چائے کو استثناء حاصل ہے کیونکہ اس کی درآمدات میں ہونے والی کمی کا، ہم سبب اس کی کم بین الاقوامی قیمتیں تھیں؛ اس مدت کے دوران چائے کی درآمدی مقدار میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) جی ڈی پی: اصل جی ڈی پی اعداد و شمار نہ ہونے کے باعث اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ یہ تناسب معلوم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجزیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نسب نما استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر با معنی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) گرانی: گرانی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط گرانی، (ii) سال بسال یا سالانہ گرانی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ گرانی۔ مدت کی اوسط گرانی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال گرانی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ گرانی سے مراد کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ گرانی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{Ht}) = \left(\frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{YoYt}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{MoM_t}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں I_t سے مراد سال کے t^{th} مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔

(3) قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری: سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری اعداد و شمار کا حساب لگاتے وقت قرض گیری کی بینکاری نظام میں حکومت کی امانتوں سے تطبیق کی جاتی ہے، (ii) قرضے کے اسٹاک میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے، اور (iii) مختلف دیگر ملکوں کی باہمی شرح ہائے مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بھی امریکی ڈالر کی قیمت پر اثر انداز ہوتا ہے جس سے بیرونی قرضے میں روپے کی قدر پر اثر پڑتا ہے۔

(4) حکومتی قرض گیری: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض: وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے 'ویز اینڈ میز ایڈوانس' (Ways and Means Advance) کے راستے یا مارکیٹ ریلیٹڈ ٹریژری بلز (ایم آر ٹی بیلز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز ایڈوانس حکومتی قرض کے طور پر سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر دیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہ وزن اوسط یافت پر ششماہی ایم ٹی بیلز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تعین ٹریژری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیفربیلنس (اور ڈرافٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود ششماہی ایم ٹی بیلز کی سہ ماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اور ڈرافٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہر جانہ لیا جاتا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض: یہ قرض زیادہ تر سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیلز) کی پندرہ روزہ نیلامی کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان، 3، 5، 10، 15، 20 اور 30 سال کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی کے ذریعے بھی قرض لیتی ہے۔ صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) اجناسی مالکاری: وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

(5) اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات: مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شاریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شاریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ اس کی بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

(الف) بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار): وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زری سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شاریات): توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شاریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شاریات مبادلہ کے ریکارڈ پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زر مبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شاریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک برآمدات اور درآمدات دونوں کو بطور فری آن بورڈ (fob) درج کرتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شاریات کی برآمدات کے اعداد و شمار فری آن بورڈ کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور درآمدات میں کرائے بھاڑے کی لاگت اور بیمہ (cif) شامل ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں درآمدی اعداد و شمار میں فرق کوریج کے اختلافات کی بنا پر بھی ہوتا ہے مثلاً اسٹیٹ بینک کے درآمدی اعداد و شمار میں غیر مقیم پاکستانیوں کی ناقابل واپسی سرمایہ کاریاں (NRI)¹، بیرونی امداد کے تحت ہونے والی درآمدات اور افغانستان سے زمینی درآمدات وغیرہ شامل نہیں کی جاتیں۔ برآمدی اعداد و شمار میں یہ اختلافات اس لیے ہوتے ہیں کہ پاکستان دفتر شاریات کے ڈیٹا میں افغانستان کو جانے والی برآمدات، ممکنہ خریداروں کو برآمد کنندگان کی طرف سے بھیجے گئے برآمدی نمونے، ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز کی برآمدات وغیرہ شامل نہیں ہوتیں۔

¹ ناقابل واپسی سرمایہ کاری (NRI) میں ملک سے باہر خریدی گئی مشینری ملک میں لانے والے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے چھوٹی سرمایہ کاریاں اور ڈیوٹی فری شاہیں سے کی گئی خریداریاں شامل ہیں۔

فرہنگ (انگریزی-اردو)

ad-valorem tax	محصول بحساب قیمت	interbank	بین ال بینک
benchmark	نشانہ	large-scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
collection on demand	مطالبے کے تحت وصولی	liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت	maturity	عرصیت
current account	جاری کھاتہ	monetary aggregates	زری مجموعے
current expenditures	جاری اخراجات	net domestic assets	خالص ملکی اثاثے
dividends	منافع منقسمہ	net foreign assets	خالص بیرونی اثاثے
drawdown	کمی	off-take	استعمال
exchange rate	شرح مبادلہ	OMOs	بازار زر کے سودے
export receipts	برآمدی وصولیاں	overnight rate	شبہینہ شرح
external sector	بیرونی شعبہ	portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
face value	عرفی مالیت	remittances	ترسیلات زر
financial account	مالی کھاتہ	retail trade	خرده تجارت
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ	revaluation	باز قدر پیمائی
foreign direct investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	subsidy	زراعات
indicator	اظہاریہ	value chain	قدری زنجیر

فرہنگ (اردو-انگریزی)

subsidy	زر اعانت	off-take	استعمال
monetary aggregates	زری مجموعے	indicator	اظہاریہ
liquidity	سیالیت	OMOs	بازار زر کے سودے
overnight rate	شبینہ شرح	revaluation	باز قدر پیمائی
exchange rate	شرح مبادلہ	export receipts	بر آمدی وصولیاں
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت	large-scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
maturity	عرصیت	foreign direct investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
face value	عرفی مالیت	external sector	بیرونی شعبہ
value chain	قدری زنجیر	interbank	بین البینک
drawdown	کی	remittances	ترسیلات زر
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ	current expenditures	جاری اخراجات
financial account	مالی کھاتہ	current account	جاری کھاتہ
ad-valorem tax	محصول بحساب قیمت	portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
collection on demand	مطالبے کے تحت وصولی	net foreign assets	خالص بیرونی اثاثے
dividends	منافع منقسمہ	net domestic assets	خالص ملکی اثاثے
benchmark	نشانہ	retail trade	خرده تجارت